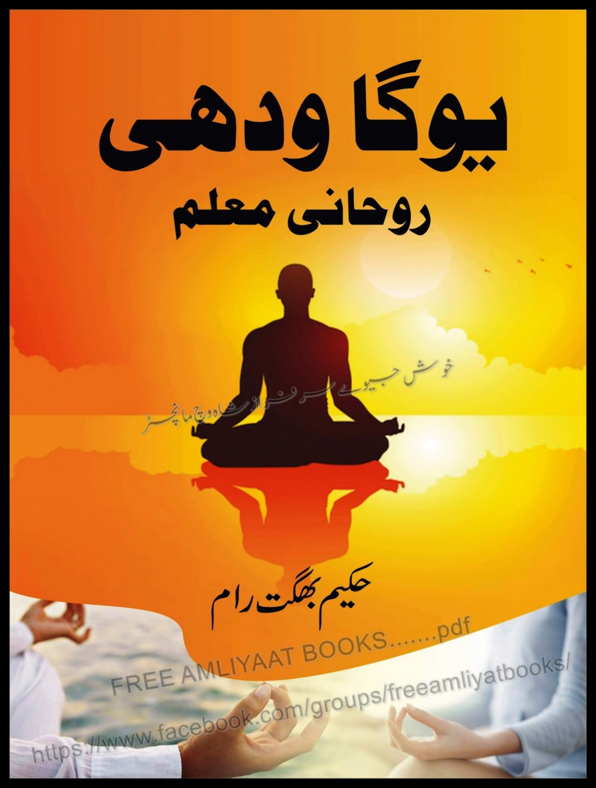

یوگا ودھی
روحانی معلم
حکیم بھگت رام
FREE AMLIYAAT BOOKS.......pdf
https://www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks/

# یوگا ودیا

# روحانی معلم

جسمیں علم یوگ کی تمام شاخوں کا مکمل بیان، علم التسخیر ہمزاد، یکشنی ریدیا، جادو، سحر، مسمریزم وغیرہ کی اصلی حقیقت اور خواص کی عملیات کے آسان طریقے درج کئے ہیں۔

مصنفہ

حکیم جگت رام مصنف جام جہاں نما، ہمہ داں طبیب، لوک شاستر، گنج قارون، گھر کا شناسی۔ رسالہ جریان۔ دودھ اور اس کی حقیقت وغیرہ وغیرہ متعدد کتب طبی

# دیباچہ

## یوگیشور

معشوق ہوں یا عاشق معشوق نما ہوں
بلبل میں گلشن چمنوں میں بو ہو کے بسا ہوں

انداز ہیں سب عاشق و معشوق کے مجھ میں
سوز جگر دل ہوں کبھی ناز ادا ہوں

گوش شنوا ہو تو میری رمز کو سمجھے!
حق یہ ہے کہ میں ساز حقیقت کی صدا ہوں

معمولی انسانی عقل تو میرے ساز کو چھو بھی نہیں سکتی اور جن کو کچھ ادراک ہوتا ہے ان کی دوڑ بھی میرے گرد و پیش ہی رہتی ہے۔ میری تہ کو پا لینا کسی وجہ تو بینائی کا کام ہے۔ وہ بصیرت کی آنکھیں جب کھلتی ہیں جبکہ انسان دنیا کی طرف سے آنکھیں بند کر لیتا ہے۔ بند کے غور میں کستہ، تخم ہیں کوئی گنتی تو کرے! ان کا شمار کیا کوئی کر بھی لے مگر وہ شخص یہ اندازہ لگا سکتا ہے کہ ان کی وسعت کہاں تک ہے۔

اس ہر ایک تخم میں دنیا کو دیسا سمجھ بڑ کا پیڑ سمایا ہو سکتا ہے؟ کیوں ہے کہ نہیں۔ اب اگر کوئی ضدی اعتراض کرے کہ ہم تو وہی بات مانیں گے جس کو عقل سلیم بھی تسلیم کر لے گی تو ذرا تکلیف کر کے اس سے دریافت تو کیجئے کہ اس خشخاش سے باریک تخم اتنا موٹا اتنا فراخ اتنا اونچا درخت کیونکر چھپ سکتا ہے اب یہ بات عقل کے قیاس میں تو نہیں آ سکتی مگر کون دعوے کر سکتا ہے کہ وہ اس رائی بھر تخم میں سارا درخت بڑ کا نہیں ہے۔ اگر عقل کو ذرا دور تک دوڑا دو تو آپ کو واضح ہو گا کہ اسی ایک درخت میں بڑ کے لاکھوں شجر موجود ہیں۔ یعنی ایک درخت ہو گا اور جب اس میں پھل آئیں گے تو ان میں کروڑوں تخم ہوں گے ان ہر ایک تخم میں تمام درخت۔ جس طرح اسی قسم کے سائے میں یوں ہی اگر یہ سلسلہ بڑھاتے جاؤ تو معلوم ہو گا

کہ وہ ذرا سا دانہ وہ بے پایاں قدرت رکھتا ہے لیکن وہ تمام طاقت سارا یہ جادو کا کھیل میرے جوگ کی برکت کا نتیجہ ہے۔

اسی طرح ایک ایک شے میں میرا وارد ہونا، ہوتے میری اصلیت کو۔ تمہارے جسم میں جو خون ہر آن دوڑ رہا ہے اس کے اندر ایک قطرے کو دیکھو گے تو لاکھوں ہی نہیں بلکہ کروڑہا زندہ اجرام موجود ہیں۔

وہ زندہ کیڑے ایک ایک شریان کو لا متناہی دنیا سمجھتے ہیں جسم کے اندر ہی ان کے مکانات شہر و بازار ہیں بلکہ یہ بھی تحقیق کر لو گے تو آئندہ ان کے جسم میں بھی خون دوڑتا ہے اس کے اندر بھی ویسی ہی مخلوق پائی جاتی ہے غرضیکہ میری اس ہستی کی کوئی انتہا نہیں۔

انسانی عقل بالکل بھدی اور محدود ہے یہ سمجھتا ہے کہ میں ہی عجیب و غریب سامان رکھتا ہوں میرے تعمیر شدہ کیسے دلآویز مکان ہیں میں گھوڑوں پر سوار ہی ہوتا ہوں میں بادشاہی کر سکتا ہوں۔ گائے بھینس پال کر دودھ پیتا ہوں مگر یہ تو ادنے باتیں ہیں چیونٹی کو انسان … سمجھتا ہے مگر ان کے مکانات شہر و بازار و نظام سلطنت انسانوں سے بھی اعلیٰ ہیں وہ بارش اور … تک کے تمام آنے والے حالات پیشتر ہی جان لیتی ہیں، ایک ایک چیونٹی اپنی ضروریات زندگی ایسی خوش اسلوبی سے مہیا کرتی ہے کہ انسان کی عقل اسکا سلیقہ دیکھ کر دنگ رہ جاتا ہے چیونٹیاں بھی ہماری طرح افواج بنا کر جنگ و جدل کرتی ہیں ان کے بھی گورنمنٹ ہاؤس اور شہر بڑے عالیشان مکان ہوتے ہیں۔ شہروں میں بستیاں … بھینسوں کی طرح شیر دار جانور پالتی ہیں، جیسے ہی … اور باتیں اگر تم سب ادنیٰ جانور کی تم کو معلوم ہوں تو اس کی عقل پر حیران ہو جاؤ گے۔

اور جب ان چھوٹے چھوٹے جانداروں کی حقیقت کو معمولی انسان سمجھ نہیں سکتا تو وہ میری اصلیت کو کیسے پا سکتا ہے۔

جو … ذات کو … انسان … میری … کی فضیلت سمجھ ہی نہیں سکتا اور جب وہ اسکو کوئی نئی شے محسوس کرتا ہے تو اس کا دماغ … ہو جاتا ہے منہ سے گالی و گندا … کہ ہم نے خوب ترقی کی۔ اور دل

مگر ابھی تک انسان کا علم بالکل کثیف ہے اور کتنی ہی تعلیم خواہ حقیقت حاصل کر لے بدون انسانی گرہ کشائی کے کچھ نہیں جان سکتا اور معمولی باتوں میں بھی انسان کی عقل چکرا جاتی ہے۔

ہم ایک چار انچ لمبا گھاس کا تنکا دیتے ہیں اس ذرا سے حد تک تنکے کو خواہ کتنا ہی پڑھا لکھا ہو ٹکڑے نہیں کر سکتا۔

وہ اول اسکو ہاتھ سے آدھا کریگا آدھے کو اور باریک باریک حصص میں توڑتا چلا جائے گا بعد ازاں مقراض سے کتریگا باریک ہونے پر گلشری بنا لے اوزار اور خورد بینوں سے کام لیتا ہوا بھی انجام میں تھک کر ہار جائیگا اور آخر کہہ کر چھوڑ دیگا کہ بس اس سے آگے مجھے تو کاٹا ہی نہیں جاتا۔ یہ ہے انسان کا کمال اور اسی پر نازاں ہے۔

انسان تو ذرا ہی ایک سمت چلتا ہے اور آپ ہی اس اصل رخ کو بتا نہیں سکتا بجز اسکے سورج پیش نظر رہے۔ ستارے سمت معلوم کرنے کو رہنما ہیں مگر ان سے بھی اس کو حل کرنا دشوار ہے [illegible] قطب نما بنائے ہیں اور شعف یہ کہ جہاں پر خصوصاً قطب نما کا تعلق ہے وہاں پر بھی انسان کو صحیح راستہ چلنے کا رخ معلوم نہیں ہوتا۔ جہازوں میں قطب نما سے سمت دیکھی جاتی ہے [illegible] فرض کرو کہ ایک جہاز مغرب سے مشرق کو جا رہا ہے اس میں شخص جہاز کے منہ کی جانب سے پشت کی طرف بھاگنا شروع کرتا ہے اس کی رفتار جہاز کی رفتار کے برابر ہے۔ ہم پوچھیں گے کہ اس شخص کی حرکت واقعی کس طرف کو ہے اگر یہ کہو کہ وہ مشرق سے مغرب کی طرف بڑھ رہا ہے تو یہ غلط ہے کیونکہ جہاز اس کو مشرق کی طرف لئے جاتا ہے اور یہ بھی نہیں کہتے کہ وہ مشرق کی جانب جا رہا ہے کیونکہ اس کا منہ اور دوڑ مغرب کو ہے پس یہ بلحاظ جہاز کی خارجی اشیاء کے اس کی حرکت جانب غرب ہے اور جہاز کی بیرونی حقیقت سے [illegible] رفتار جہاز کے برابر ہے [illegible] حرکت [illegible] مگر یہ بھی [illegible] درست نہیں ہے کیونکہ زمین کی محوری حرکت کا حساب کرو تو یہ شخص ایک ہزار میل فی گھنٹہ کے حساب سے مشرق کی طرف جا رہا ہے مگر یہ جواب بھی صحیح نہیں ہے

کیونکہ زمین کی ایک حرکت آفتاب کے گرد ہماری حسی پر ہوتی ہے یہ حرکت تخمینہ ۔ ہزار میل فی گھنٹہ ہے پس ۷۰ ہزار میل فی گھنٹہ کے حساب سے [illegible] ہے مگر اب تک اس کی حرکت کا ہمیں پتہ نہیں ہے ۔ چونکہ تمام نظام شمسی مجموعہ نجوم ہرکیولز کی طرف بڑھتا جاتا ہے پس نہ اس شخص کا علم صحیح جو جہاز کے اندر سے دیکھ رہا ہے اور نہ اوس شخص کا جو جہاز کے باہر سے اسکا معائنہ کر رہا ہے اسپر ہم اس رائے پر پہنچتے ہیں کہ انسانی علم کی رو سے کسی بات کا قطعی جواب دینا غیر ممکن ہے ۔ لیکن اگر یہی انسان یوگ میں وصل پاتا ہے یعنے جب دوئی اور غیریت کا شیشہ چور کر دیتا ہے تو نیچر کی ہر ایک رمز کا سمجھنا اس کے لیئے ذرا بھی دشوار نہیں رہتا ۔

اور تفریق جبھی تک رہتی ہے جبتک کہ میں اور تو کی ہستی جدا جدا ہوتی ہے جب ایک ہی واحد ذات کا اتصال ہو جائے تو شغل و شاغل دو نہیں رہتے ہم اوران کتاب میں شاگرد و استاد کی حیثیت سے ہر ایک بات کی توضیح کرینگے کیونکہ ہماری تحقیق جدیدہ ویدانت کیطرح محض باتونی نہ ہوگی کہ ہم صرف زبان سے کہکر ہم بتا دیں تے بلکہ ہم جب آنند کا جس رمز شناسی تا وقتیکہ [illegible] گے ۔ اس کو ہم [illegible] کر دینگے کہ جو شخص ہمارے حسب ایما تہ دل سے عامل یوگ کا پابند ہو جائیگا وہ ضرور اپنی معراج کی سیڑھی پر پہنچیگا ۔

## یوگ کا لطف

یوگ کے آنند کا ذوق کیوں مبارک ہے اور اس کے حصول کے لیئے جان و مال دین و ایمان کیوں قربان کرنا واجب ہے اس سوال کو ذیل کی روایت ضرور حل کرے گی ۔

ایک [illegible] کو ایک روز خیال کی بیتی اس کے دل میں بچپن سے ہی یہ خیال پیدا ہو گیا کہ وہ کیسی لذت ہے جس کے حصول کے لیئے تمام عورتیں خاندان ماں باپ پیار سے بھائی تک چھوڑ کر خاوند کے ساتھ یو کی ہو جاتی ہیں ! وہ کیا لطف ہے ۔ وہ کیا ! لذت ہے جس پر معلوم نہیں کب سے یوں ہی تمام دنیا

مفتون ہوتی چلی آتی ہے! آہ وہ کیسا پریم ہے جو بغیر کسی سوچ بچار کے بڑی بڑی پارسا عورتیں پتی کے ساتھ بکھی چل دیتی ہیں۔ میں تو جب تک اس رمز کو سمجھ نہ لونگی ہرگز شادی نہ کروں گی۔

الغرض راجہ کی دختر نیک اختر نے یہ خیالات ضمیر میں منصوبہ بنا لیے اور ان کے جستجو راز میں کوشاں ہو گئی۔

وزراء امراء کی ہم عمر چند کنواری لڑکیاں سہیلی بنالیں اور ان کو بہت عرصہ اول ہی اس راز کے انکشافات کے لیئے تیار کرنے لگی ہر وقت یہی معمول کیا کرتے ہر ایک کو سمجھایا کرے کہ جب تمہاری شادی ہو خاوند سے مل کر واپسی پر مجھے تمام حقوق کھول کر سمجھا دینا تاکہ میں معلوم تو کر لوں کہ وہ کون سی ایسی شئے ہوتی ہے جو لائق عورتیں محض ایک دوسرے کے نقش قدم پر پہنے سنانے سب پر ہی اپنا پرانا گھر چھوڑ چھاڑ کر غیر مرد کے ساتھ اٹھ بھاگتی ہے۔

چنانچہ جس لڑکی کا سب سے اول بیاہ ہونے والا تھا اس کو شب و روز ہر وقت خلوت میں بٹھا کر منصوبہ کیا کرتی کہ خبردار محفوظ رکھو اس ہو کر جس وقت کو جوان ہا جبکہ خاوند تجھے پیار کرے گا وہ تمام باتیں ہو بہو مجھے کو خبر بتا دینا۔

آخر وہ دن آیا جب اس لڑکی کا عقد قرار پایا اور وہ شوہر کے ساتھ چند یوم اس کے گھر میں جا کر رہی واپسی پر ساج کنیا نے نہایت تپاک سے بڑے اشتیاق سے تنہا بیٹھ کر ماجرا بیاہ کی ساری خوشیاں پوچھنے لگی۔

نئی دلہن نے ابتداء سے انتہا تک جیسا جیسا موقعہ پیش آیا تھا سچ سچ کھول کر بیان کر دیا جس طرح ان کا عقد ہوا تھا جس جس طرح پہلے دن اس کے سسرال کے جانے پر مبارکبادیاں سنائی گئی تھیں جس جس طرح سے چھوٹی چھوٹی بھی باتیں ہوتی تھیں ایک ایک کو بلا اختصار اور کسی سقم کے بالتشریح بیان کر دیا۔

جبکہ وصل کا تذکرہ آیا تو ہر طرف اشتیاق کی آتش کا اول ہی دونوں دونوں میں مشتعل ہونا بتلایا اور ساتھ ہی کہا کہ گو میرے دل میں شرم و حیا وغیرہ کی ایک حجاب تھے گو میرے دل میں نئے تعلقات ہونا تک کی نہ دیکھی سی کیفیت واقع ہونے کی جھجک بھی پیدا ہوتی تھی لیکن وقت تو خوف و دہشت

سے جسم جھنجھنا اٹھتا تھا مگر یہ خیال آجاتا تھا کہ تمام زمانہ اس لذت کو تو تمام دنیا کے خوشگوار تصور کرتی ہے پھر یہ قدرت کی دین میں بھی اس حقیقی لطف سے مالامال ہوں گی تو پھر یہ گھبراہٹ اور خوف و خطرہ کوئی معنے نہیں رکھتا۔ القصہ رات ہوئی اور گھڑیوں منٹوں میں وہی وقت آ پہنچا کہ جس کے لیے وہ تمام شادیانے بجائے گئے تھے جس کے لیے کہ مقدر دھوم دھام و اہتمام بجایا گیا تھا اب اس لڑکی کی زبان سے ہے کہ جب دولہا آیا تو اس کی نورانی و پسندیدہ صورت میرے من بھاتی مگر کسی اندرونی خوف سے میری حالت دگرگوں ہونے لگی جب اس نے چارپائی پر قدم رکھا تو میرا عجیب حال تھا خوف سے وحشت سے تعجب سے جسم تھراتا تھا اسے شرم کے عرق عرق ہو گئی کہ تو تو جسم سے پھوٹ نکلے۔

شوہر نے محبت بھری باتوں میں رجھایا بہلایا۔ نہایت شفقت و انس سے … پیار کیا۔ … کی یہ کیا دو کہا۔ … … … … … … … … … … … … … … … پھر کیا جو لطف نصیب ہوا … … … … … … … الفاظ نہیں جن سے … نشہ … کے تم … ہے … گذشتہ … وقت ہے کہ … لذت … … … … … … !!

دوپہر ہو پھر لطف بیان کرنے لگے جوں جوں وہ تو عروس اپنی رام کہانی سناتی اس کی سہیلی راجہ کی لڑکی اس کی گول مول سی بات پہیلی سی من ہی من کچھ نہ سمجھی ہوئی جاتی تھی آخر اس سے نہ رہا گیا اور کہنے لگی کہ افسوس میں نے تجھے اپنی بہنوں سے زیادہ محبت … سمجھا ہوا تھا مگر حیف کہ تو کیسی بے وفا مکار نکلی جس بات کے لیے میں نے تجھے تیار کیا تھا کہ تمام عورتیں وہ اصلی راز نہیں بتاتیں … ہے کہ تو مجھ سے ہرگز پردہ پوشی نہ کرے گی مگر افسوس کہ تو بھی ناانصاف نکلی۔

جب وہ لڑکی … قسمیں کھاتی سو سو طرح سے اسے یقین دلاتی کہ وہ لذت ہی ایسی ہے جس کو کسی بشر کے امکان میں نہیں ہے کہ وہ اس کی

کہ حقہ حقیقت تم کو کسی تصویر نہیں سمجھا سکے ۔۔۔۔ اور وہ لطف لفظوں میں
بندش میں لاکر تم کو منتقل کرا سکے۔

غرضیکہ جیسے اس لڑکی نے اپنی سچائی کا یقین دلایا، ویسے فخر رابعہ کی پیشانی
شرم سے زرد ہو گئی۔ انجام کار اس سہیلی سے ہمیشہ کے لیے قطع تعلق کر لیا اور بعد
ازاں ایک اور لڑکی کو جس کے ایام برات قریب آرہے تھے اپنا ہمراز بنایا۔

اس کی بھی شادی ہوئی وہ بھی یونہی پتی سے ہم وصل ہوئی مگر جب شاہ
زادی مستفسر ہوئی بیان کرنے لگی تو سابقہ سہیلی سے زیادہ اس نے بھی ایک نغمہ
بیان کیا اور جب حین خاوند سے خلوت کی ملاقات کا وقت آیا اور اصلی راز
بتلانے کا موقع پیش ہوا تو اتنا ہی کہہ کر چپ ہو گئی کہ یہ ایسی لذت ہے جس کو تقریر
سے ادا کرنا میری عقل و فراست سے باہر ہے۔

چنانچہ اس لڑکی سے بھی بادشاہ کی دختر کا عقدہ حل نہ ہوا اور اس سے بھی
ناراض ہو کر تیسری ایک اور لڑکی کو محرم راز بنایا غرضیکہ متعدد تجربہ کرتے گئے تیرہ
کئی نئی بیاہیاں خاوند ان سے مل کر آئیں مگر کسی نے تسلی نہ کی۔

سب کے بعد اس کے والد بادشاہ کے وزیر اعظم کی بیٹی جس سے اس کا
[illegible]
ہوا کہ یہ لڑکی تو ہرگز مجھ سے اس خبر کا پردہ نہ رکھے گی۔

چنانچہ جب وہ خاوند سے ملنے کے بعد آئی تو دونوں ایک علیحدہ مکان میں
چھپ کر باتیں کرنے لگیں وہیں سے الف سے ی تک ایک ایک بات عرض
کردی اور ان لڑکیوں کی طرح ہی سارا تذکرہ بیان کیا۔

جب وہ خاص قربت کا بیان کرنا تھا تو شروع میں سب کچھ ان کی زبان
کا کہا ہوا دوہرایا مزید یوں کہا کہ جس طرح نشے کا سرور بن پیئے معلوم نہیں
ہوتا [illegible] جیسے طرح خاوند
پیٹ بھر کر گڑ کھائے پر بھی "گڑ کا مزا نہیں بتا سکتا۔

ایسے ہی اگر تجھے جوش ہے اگر سچ مچ اس لذت کے چکھنے کی تمنا ہے تو
اول والدین سے تمام عمر کی جدائی کی قربانی کر، عزیز و اقربا کا رشتہ یک لخت

توڑ دے۔ پدری ورثہ اور شاہی جاہ و حشمت پر تھوک اور عزت و ایمان و خودی کو خاوند کے قدموں پر صد قے کر دے۔ اور ہاں اس وقت تو اس لطف کو حصول کرنے کی حقدار ہو گی۔

"یوگی کا مقصد" یوگی کا اعلان بھی یہی ہے کہ کسی شخص کو سچے دل سے اس آنند کی چاہ ہے تو اس نثر کی کے نتیجہ پر پہنچے وہ تمام شکوک شیشہ قلب سے محو کر دے۔ اور پھر وہ میری رمز کو پا سکتا اور اسکا لطف حصول کر سکتا ہے۔

# یوگ کی عظمت

علم یوگ کو مختلف معانی میں تاویل کیا جا سکتا ہے۔ اکثر لوگ سانس روکنے کو یوگ کہتے ہیں بعضوں کے نزدیک روح پر قبضہ پانے کا نام یوگ ہے کئی لوگ دماغی قوتوں کے ایک مرکز پر جمع ہونے کو یوگ کہتے ہیں۔ بعض اشخاص کی رائے میں آتما پرماتما سے وصال، اور بعضوں کے خیال میں یوگ ایک خاموشی کی عبادت ہے۔ اگرچہ سب لوگ کسی نہ کسی طرح کی غلطی پر ہیں اور درحقیقت یوگ چیت کی درتیوں کے نرودھ روک کا نام ہے۔ یعنی یوگ ایسے سادھنوں کی مشق کو کہتے ہیں جن کے ذریعہ من کے خیالات یکسو کئے جاتے ہیں۔

جب دل کو یکسو کر کے خیالات کی فوج اور خواہشات کے تلاطم کو مغلوب کیا جاتا ہے تو آئینہ قلب پر نور کل کا عکس پڑتا اور آپ سے آپ سچائی کا علم حاصل ہونے لگتا ہے۔

دنیا کی مصیبت صرف مادی تعلقات کی وجہ سے ہے ورنہ روح بالذات رنج و راحت و غلبات سے مبرا ہے اس لئے جب ایک یوگی کامل مشق سے ہر قسم کے خیالات محو کر کے علم الیقین کے مدارج سے بالا ہو کر عین حق الیقین کی منزل پر پہنچتا ہے تو اس کی او نچے درجے سے قدرت کے تمام مخفی راز نیچر کے اندرونی پردوں کے اسرار اس پر خود بخود عیاں ہونے لگتے ہیں۔

آج باوجودیکہ ہندوستان قریباً تمام دنیا میں حشمت و ثروت اور جسمانی طاقت سے ضعیف ہے صدہا انسانی کمزوریاں ہیں دوسرے ممالک میں ..

ہندی لوگ حقیر نظروں سے دیکھے جاتے ہیں مگر ہندی علوم ہیں [illegible] خصوصاً یوگ
دنیا میں آج بھی بھارت ورش دنیا بھر کا ممتاز استاد مانا جاتا ہے علم یوگ کی
برکت و عظمت سے ہند کا ایک ادنیٰ فقیر تمام مذاہب عالم میں [illegible] اعلیٰ تسلیم
کیا جاتا ہے۔ سوامی وویکانند، رام تیرتھ مرحوم در حقیقت وہ کوئی بڑے عامل
یوگی بھی نہ تھے مگر امریکہ وغیرہ میں ان کی جس قدر عزت اور ناموری ہوئی ہے تمام
عالم میں روشن ہے امریکہ کے بڑے بڑے مذہبی سوامی تیرتھ کو مجسم خدا تک
مانا کرتے ہیں۔ ان کا شہنشاہ [illegible] اور [illegible] مذکور کرکے اب
تک گیت گاتا نہیں تھکتا۔

پرانے رشیوں اور یوگی راجاؤں کے حیرت انگیز کارنامے پڑھ کر عقل دنگ رہ
جاتی ہے اور جب ہم نتیجتاً ان لوگوں کا کوئی واقعہ بیان کرتے ہیں تو موجودہ
زمانے کے چند روزہ بجلی کے لیمپوں کی چمک دیکھے ہوئے نوجوان آنکھ والے
اشخاص کے کان اسے خاموش سن کر محض فضول اور گپ سمجھتے ہیں۔ اور جس طرح اندھوں
کو دیکھا ہوا ہاتھی مختلف قیاسوں سے ہر ایک معترض کے ذہن میں [illegible] شکل
و صورت جچتی ہے ویسے ہی [illegible] روشنی سے [illegible] ان لوگوں کے
بڑے بڑے دقیق کام اپنے منطق میں اور فرضیوں پر خیالی تصور کرتے ہیں۔

اگر آج ریل گاڑی موٹر کار اور برقی تاریں نہ ہوتیں تو ایسی چیزوں کا کوئی شخص
پچھلے لوگوں کو [illegible] بیان کرتے تو ہرگز کوئی ماننے پر تیار نہ ہوتا [illegible]
کا ایک دن میں [illegible] پہنچنا [illegible] قیاس [illegible] جب [illegible] آج فرانس یا [illegible]
سے ایک انگریز گاڑی بیڑا پر سوار ہو کر دو چار گھنٹہ میں [illegible] میلوں کا سفر
کر لینا ایمان اور عقل میں درست مانا جاتا ہے کیونکہ یہ چشم دید چیز ہے۔

لیکن یوگ کی نسبت ہم دعوے سے کہہ سکتے ہیں کہ ایک کامل یوگی [illegible] بیٹھے
بدون کسی غبارہ وغیرہ کی امداد کے گھنٹوں منٹوں میں ہزاروں کوس کا سفر
بالکل معمولی بات ہے مگر چونکہ اب کوئی انسان ایسا نمونہ سامنے میں دکھا نہیں
سکتے اس لئے عوام [illegible] کو یقین دلانا مشکل امر ہے۔
کنوئیں کا مینڈک ہرگز سمندر کے پیٹ کو کنوئیں کے شکم سے بڑا نہیں

مانند اور انگور کا چھلکا، بڑ کے میوہ میں تہ بہ تہ ہیئتیں لئے ہوتا ہے اور وہ نگاہوں
سے نہیں کھانے پر بھی گودے سے الگ ہرگز کوئی ہستی ہی نہیں تسلیم کرتا ورنہ اصل میں
دنیا میں کوئی شے نرالی یا عجوبہ نہیں ہے جس بات کا ہم کو علم نہیں ہوتا وہ سنتے
پہلے مثل کر ہم چکت ہو جاتے ہیں دوربین اور خوردبین وغیرہ کو ایجاد ہوتے ہی
عجیب و غریب معلومات حاصل ہوتی ہیں مگر بغیر ان چیزوں کی امداد کے جب ہم کسی
خواندہ شخص کو پانی یا خلا میں ہر وقت لاکھوں کروڑوں جانداروں کا موجود ہونا
بتلائیں تو کوئی ماننا نہیں ہے پچاس میل کی شے جو بدون دوربین کے اور کسی طرح
نظر نہیں آسکتی انسانی آنکھوں سے کوئی اس کی ہستی تسلیم نہیں کرتا مگر جب اسکی
آنکھوں پر دوربین لگا دی جاتی ہے تو اسکو مطلق چون و چرا کی جرأت نہیں ہوتی
ٹھیک ایک اسی قسم کا آلہ سمجھو جسکی عظمت و برکت سے ایک جوگی چند انسان
ہزاروں میلوں سے ایک ایک ذرہ دیکھ سکتا ہے یوگ کے فیض سے صدہا
میل کی مسافت [illegible] بدون کسی مادی طاقت کی مدد کے جہاں چاہے
حاضر و موجود ہو سکتا ہے۔

یوگی کے بڑے بڑے نام غائب ہو جانا یا ایک سے دوسرے جسم میں روح کو
حلول کرنا معمولی باتیں ہیں یوگی ہزاروں خود سر اور متکبر اور شریر انسانوں کی طاقت
نابود و کمزور کر سکتا ہے یوگی کے لیے ناممکن کو ممکن کر دکھانا بالکل آسان بات ہے
[illegible] رامچندر جی نے کمان توڑ کے اسقدر مضبوط اور وزنی
دھنش توڑ دیا تھا جو ہزاروں انسانوں سے اٹھ بھی نہ سکتا تھا۔

یوگ کا ہی کمال تھا جس نے کرشن چندر کو تمام عالم میں معزز و ممتاز بنوا دیا تھا
اور اب تک ان کی یوگ فلاسفی کی مستند کتاب گیتا دقیقہ رس نظروں میں قابل
پرستش اور مقبول ہے جس یوگیشور کرشن چندر جی کی طاقت سے بڑے بڑے
پہلوانوں اور عالیجاہ شہنشاہوں کا زہرہ آب ہوتا تھا ان کی ہر ایک بات اپنے
مخبروں میں ہر شخص کو بسر و چشم منظور ہوتی تھی مہابھارت کی لڑائی میں

لے زمانہ میں آجکل کی طرح کے جنگلے بنگلے والے بڑے بڑے نام یوگی نہ تھے بلکہ بڑے بڑے جلیل القدر
شاہان ہند اس علم کے شامل ہوا کرتے تھے۔

آنے پر جب انکی تعلیم ارجن کو ناگوار معلوم ہوئی اور وہ جنگ سے پہلو تہی کرنے لگا تو آپ نے یوگ کی شکتی سے ارجن کی آنکھیں اپنے نفس مضمون پر ایسی مرکوز کیں کہ وہ انکا منہ کھلا ہوا اندر سے عجیب و غریب منظر دیکھتا حیران رہ گیا چنانچہ ارجن نے دیکھا کہ کرشن جی کے منہ کے اندر بڑا وسیع میدان کارزار ہے اور تمام بڑے جنگ آزما نامور کمان افسر کٹتے مرتے جا رہے ہیں یہ حیرت انگیز دیکھ کر ارجن کا جسم تھرا گیا اور یوگیشور کی عظمت دل میں ایسی ثبت ہوئی کہ انکا جسم بجائے معمولی جسم کے ایک ہیبتناک لمبا چوڑا گرانڈیل خلا میں محیط تصور کر لیا اور ہیبت سے کانپ کر قدم بوس ہوا اور جیسا ان کا ارشاد تھا عمل میں لایا۔

یوگی جب خیالات کا انتشار روک کر پانچوں حواس کی طاقت بڑھا لیتا ہے تو اس سے کوئی بات پوشیدہ یا دشوار نہیں رہتی۔

ہر ایک جاندار کے حواس جس جس طرف زیادہ مائل رہتے ہیں خصوصاً اسی شے کا پورا پورا علم حاصل کر سکتے ہیں۔ درندوں میں حس شامہ سب جانداروں سے زیادہ ہے گرگٹ سے بھی زیادہ ہے جیسے وحشی انسانوں میں کثیر پائی گئی ہے بلکہ تمام عمر جنگلوں میں رہ کر ہر ایک جانور سے تعلق رکھتے ہیں وہ گزرے ہوئے گھنٹوں کے گزرے ہوئے جاندار کے پاؤں کی صرف زمین ہی سونگھ کر اس کا فاصلہ تک معلوم کر لیتے ہیں یوگی جب اندرونی و بیرونی حواس اپنے قابو میں لاتا ہے تو اسکے لیے تمام محسوسات کا کماحقہ راز معلوم کر لینا بچوں کا کھیل ہو جاتا ہے۔

علم یوگ کی واقفیت سے ہزاروں سال زندہ اور تندرست رہنا ایک ادنیٰ امر ہے یوگ کی ان علم طاقت سے ایسی ایسی غیر محدود قابلیتیں حاصل ہو جاتی ہیں جو اور تمام دنیا کے علوم و فنون سیکھنے سے بھی میسر نہیں ہو سکتیں۔

یوگ کے جاننے سے ہر ایک انسان کو اور ان کے عنصریات سے روح جان لیتا ہے کارخانہ الٰہی کے اسرار اور بھیدوں سے واقف ہو سکتا ہے اسی علم کی برکت سے دل تسخیر اور علم غیب ہو جاتے ہیں انسان کے جانی دشمن و دوست پر اس کی اہمیت و اصلیت معلوم کر کے مہلک سے مہلک جو ارض نکتوں میں دور کر دیتا ہے زبردست انسانوں و خونخوار درندوں کی حرکت و جنبش تک سلب کر سکتا ہے۔

پوشیدہ ان باتوں ... بالتفصیل بیان کرنے کا ... اس لیے ہم یہاں پر مزید خامہ فرسائی سے اجتناب کرتے ہیں۔

# پوگ کی دلچسپیاں

تم نیچر نے ہر جگہ یہی قانون حاوی و مضبوط پاؤ گے! یعنی ہر ایک جاندار کی جس شے سے خاص محبت ہو جاتی ہے وہی چیز اسکو تمام دنیا سے پیاری اور دلچسپ معلوم ہوتی ہے۔

یہ زمانے کا دستور ہے دلچسپی اور محبت انسان کی خود پیدا کردہ۔ محبت کی دلچسپی ہے انسان کا منشیات کا غلام ہونا جیسا کہ ان اشیاء کا دلدادہ و شیدا ہونا محض ان چیزوں سے محبت ہو جانے کی وجہ سے ہے ورنہ اگر ایک نظر سے دیکھا جائے تو کیا کیف کے بھوت شراب یا بھنگ افیون میں کوئی شے کشش کرنے والی ہے۔ اور کیا عورت کے پاؤں جام میں لذت شراب ہوتی ہے! رام رام نعوذ باللہ!!! ہرگز ہرگز نہیں وہ تو صرف جنت پرستی کے گرد دائرہ ایک گرداب کی لذت ہے ورنہ کسی بھی مادی شے میں حقیقتاً کوئی لذت نہیں ہے کتے کو ہڈی کا شوق ... کو خشک ہڈی اور بدبودار سے چاٹتے ہوئے اپنے ہی مسوڑھوں کا خون لذت دیتا ہے کو کچھ رس مت عشق کرنے والے دیکھنے والی آنکھیں بھی ضرور ہوتی ہوں تو وہ خود ہی بہی محض کی قسمت ہے ورنہ تو یہ اگر کسی اصلی شے میں ذائقہ ہوتا تو ہر ایک کو یکساں دلچسپی ہوتی مگر ایسا بالکل نہیں ہوتا اس لیے یہ صاف واضح ہوتا ہے کہ خود ہی انسان اور خواہش کی تصور کر وہ لذت محسوس کرتا ہے۔

عشق لگن، آرزو، تصور اور امید میں وہ قوت جاذبہ اور کشش مقناطیسی موجود ہے جو کہ ہزاروں کوس پر بیٹھی پیاری شے کا احساس دلا دیتی ہے ۔ خون رگ مجنوں سے نکلا فصد لیلیٰ کی جو لی ۔ عشق میں تاثیر ہے پر جذب کامل چاہیے ۔ جس شے کی ہر وقت دھن رہے وہ چیز خواہ کتنی ہی ... کشش کا دلچسپ مرکز بن جاتی ہے اور عاشق کو وہ معشوق خوبصورت اور مفید بھی ہو تو اس کے عشق کا اندازہ نہیں رہتا۔

یوگ کی دلچسپیاں نہایت ہی راحت بخش خوشیاں ہیں۔ (جیسا بیان کیا گیا ہے
ویسے جب ہم کسی شے کو سکھ کا منبع قیاس کر لیتے ہیں تو اس ادنیٰ چیز میں
بھی اسکے حصول کا اشتیاق پیدا ہو کر اسکو دلآویز کر دیتا ہے۔ اور اسکی طرف
تمام دیگر خیالات محو کر کے طبیعت کا راغب ہونا اس چیز کو تمام لذات کا فرض کیا
ہوا "مخزن" خود بخود دلچسپ بنا دیتا ہے۔

ایک انگریزی پڑھا ہوا کسی اخبار میں دو سو روپیہ ماہوار کی نوکری کا اشتہار
دیکھتا ہے سات سو میل پر وہ اسامی خالی ہے وہ اپنے کو اسکے قابل تصور کر کے
اس ڈیوٹی کے لیے درخواست دیتا ہے وہاں سے فوراً منظوری کا تار آتا اور وہ
جھٹ پٹ طلب کیا جاتا ہے آپ نے پیسہ تو ایک بھی نہیں دیا مگر اس کے دل بہت
پوچھیے کیسا خورم ہے منٹوں گھڑیوں میں اسکے روبرو انجانے سے بیٹھا
ہے کپڑوں میں پھولا نہیں سماتا۔ اس کے متعلق احباب عزیز و خویش تمام متاثر
و بشاش ہو جاتے ہیں۔ اگرچہ فقط دل کی تسلی کی مدت و راحت نہیں تو اور کیا ہے
گہری نیند میں جب انسان دنیا و مافیہا کو بھول جاتا ہے اور سو کر اٹھتا بار بار
خوشی سے کہتا ہے کہ میں بڑا ہی آنند سے سویا۔ تب تو وہ اسکو کس چیز نے آنند
دیا ہے؟!! وہ فقط چت برتی کے نرودھ (یوگ) کا مطلب ہے وہ صرف محسوسات
سے ایک لحظہ تک جو ہوتا ہے کہ استغراق کی لذت ہے
اور جب یوگی تمام مادی اشیا سے کے خطوط سے لاپرواہ ہو کر ہر قسم کی دنیاوی
راحتیں اور تمنائیں خالص دل سے بھلا دیتا ہے تو اسکو اپنے آتما میں پرماتما کے
وصال کو وہ لطف نصیب ہوتا ہے جس کو کوئی نفسانی لذت نہیں پہنچتی
ورنہ قادر کو پیدا ہے کہ اس پریم آنند کی تعبیر کر سکے۔

یوگی کے لیے خود اشتیاق پیدا کرنا ابتدائی منزل میں ضروری ہے جب
ہوتا جائیگا جیسے آپ سے آپ ہی علم دلچسپ ہوتا تمام بیرونی اشیا سے متنفر کر دیگا
جیسے شخص ایک نوجوان لڑکی کی دھن میں خاص کر استغنا کب ہوا جب

۱۔ جبتک وہ منزل میسر نہ ہو پرکرتی کی ذات جدا رہتی ہے جب دوئی دور ہو جاتی ہے پھر تو ہم ہو جاتے
تو ایک ہی ذات ہے۔ اسواسطے وہ ہر کو بنانا ہے

[illegible] دنیا کے ہر شعبے اور نفسانی [illegible] حاجات
[illegible] سے دھو دیتا ہے کیونکہ اسکو
[illegible] کی آرزو حاصل کرنا اور بعد میں [illegible]
[illegible] مگر اپنے مواضع سے گیسے نہیں دیتا
ایسے ہی یوگی کو اپنی ریاضت و شغل میں بہت کچھ ایثار و محنت سے کام لینا پڑتا ہے
اسکو معمولی انسانوں سے بیگانہ تمام شہنشاہوں کے [illegible] اقبال پر تھوک
دینا پڑتا ہے۔ وہ ایک طرح کی نہایت ہی محنت کی منازل طے کرتا ہوتی ہیں مگر وہ
[illegible] سے انکار رہتا ہے۔ سو وقت اسکو یہی نقشہ آنے والی [illegible] اور کمال کا
[illegible] ہر وقت مست و مگن رکھتا ہے اپنے تکمیل میں لگائے رکھتا ہے۔

جب [illegible] یہ انسان کو ہیچ کے فوائد ذہن نشین ہو جاتے ہیں تو وہ کسی بازاری
[illegible] پرستی [illegible] نہیں ہوتا۔ وہ خواب میں بھی کسی تیرہ و فعلی کو [illegible] نہیں
کرتا کیونکہ اسے خوش [illegible] ہے کہ یہی ہیچ ہیں تمام منقول و غیر منقول جائداد
ہے۔ [illegible] ایسی ہی کام کا نہ رہوںگا
اور اگر یہ حشمت، اکسیر اعظم سنبھال رکھو تو سب پایان تن راحت اعزند کا حقدار
[illegible] حشمت اور رعب [illegible] مقابلہ نہ کر سکے گا۔

اسی طرح یوگی کو تنبیہ ہے کہ علم یوگ کی تحصیل میں تو زندگی [illegible] ہاتھ
دھو بیٹھے۔ [illegible] لاسکے طاق رکھے [illegible] انجام جب اسے [illegible]
کی سیڑھی پر اعلیٰ ہونگا تو پھر کوئی خوشی کوئی راحت و ثروت ایسی نہیں ہے جو
میری قدرت و ملکیت کی [illegible] چیز نہیں گی وہ کونسی آرزو ہو گی جو فقط میرے
[illegible] ہی حاضر ہو جایا کرے گی۔

[illegible] سے کہاں کسی اور جگہ درج کیجئے اتنا ہی منع کر دیتے ہیں کہ
[illegible] کی مشقت اور تکلیف یا یوگ کا خیال چھوڑ دینے کی
[illegible] کرتی ہے جو طبیعت پر جبر کرکے [illegible] منازل طے کر لیتا ہے
[illegible] خود [illegible] لگتی ہے۔

یوگیشور جب اپنے حواسوں میں سب سے اندر طاقت پیدا کر لیتا ہے تو اسکے

اور وہ ہر قسم کے کشف و کمال، خرق عادات، وغیرہ نیکیوں کے تکمیل ہو جاتے ہیں،
وہ مردہ کو آن واحد میں زندہ کر سکتا ہے۔ اسکی نگاہیں خورد بین و دوربین سے
بڑھکر اسرار دیکھ جاتی ہیں۔

یوگی روح ہر ایک وحش و طیور میں نکلکر اس گلشن عالم کے کسی کونے کا
خاطر خواہ سیر کر سکتی ہے وہ دنیا کی دنیا اپنی مرضی پیدا کر سکتا ہے اور چاہے
تو ہر ذرہ یا مخلوق کا قطرہ میں نیا منہ کر سکتا ہے۔

غرضیکہ یوگ کی دلچسپیاں نہایت ہی دل خوش کن ہیں علم یوگ ایک ایسی
زبردست قوت ہے جس کا کوئی طاقت کوئی قانون کوئی معجزہ کوئی مخلوق
مقابلہ نہیں کر سکتی یوگ واقعی قدرت کا کیمیائی جوہر ہے یوگ گنجینہ اسرار و علم
تسخیر کا خزانہ ہے۔ یوگ ہی تمام کمالات کا منبع ہر قسم کی راحت شہرت عزت
دولت و خوشحالی کا اعلیٰ ذریعہ ہے۔
جس کے مطابق کوشش ہی دنیا کی کوئی شے شمہ بھی نہیں پہنچ سکتی۔

## یوگ کی کمیابیت کا راز

علم یوگ بالکل عملی فلسفہ ہے یوگ میں دلیل و حجت عبث ہے تکرار و مباحثہ
محض بے سود اور اعتراض لاحاصل ہے۔

چونکہ خود پیشہ ور یوگی بہت کم ہوا کرتے ہیں کیونکہ یہ علم بہت مشکل ہے
بلکہ آج کل کے کمزور ارادہ و متلون مزاج انسانوں کے لیئے یوگ کی مشق
محال ہے اور اسکی تکمیل کے راز بہت بڑے دماغ کی سمجھ کے قابل ہیں نیز
عوام الناس کا اس فلسفے کی طرف رجحان کم ہے یوگ کی کتابیں اکثر دقیق اور صرف
سنسکرت میں ہیں اس کے سوا تر دلیل کا مدعا اور اسرار معلوم کرنا اہم ہے اور
بدون عامل و شاغل ہونے کے یوگ کی تدریس سمجھ میں آ ہی نہیں سکتی لیئے
عام یوگ یوگیوں کے کشف و کرامات کے پاس نہیں گئے اور کمال کے
راز نہیں جانتے ہیں۔

یوگ کی تکمیل کے لیئے ہر وقت مندرجہ ذیل چھ امور مد نظر رکھنے چاہیئں

سب سے اوّل یہ کہ دل میں کامل عشق ہونا چاہیئے
دوسرے یہ کہ کامل ہونا اسکی قوت ارادی کے استقلال پر ہے۔
تیسرے یہ کہ علم سیکھنے کیلئے کامل استاد کا تلاش کرنا ضروری ہے۔
چوتھے وحدت کا علم ہونا ہوگا۔ کہ جیسا اس میں معاون ہے۔

یہ چاروں لازم و ملزوم ہیں۔
دل یہ تحقیق شدہ راز ہے کہ انسان کو جس شے کا حقیقی عشق پیدا ہو جائے وہ چیز اسکو ضرور دستیاب ہو جاتی ہے ہم دوسرے ایک مضمون میں مفصل بیان کریں گے کہ انسان کے جسم میں اس قسم کی جاذبہ کشش موجود ہے کہ جب ہم تمام عالم کو فراموش کر کے یکسوئی سے اگر کسی کی لگن ہو جاتے ہیں تو وہ چیز آپ سے آپ کھنچی ہوئی کوسوں سے ہمارے پاس چلی آتی ہے ایک شخص کا ذکر ہے کہ اسکو کچھ عرصے سے عشق الٰہی کی خواہش پیدا ہوئی کچھ دنوں محبت کی ابتدا رہی بعد ازاں کئی سال خواہش پیر مرشد کی جستجو کی تگ و دو کی مگر کوئی بھی عقدہ کشا میسر دستیاب نہ ہوا ایک دفعہ سخت پریشانی کی حالت میں کسی جنگل کی خاک چھانتا تھا کہ کسی مست فقیر نے چلتے چلتے اس کے کان میں پھونک دیا [illegible] سوائے دوست تیرے کے کوئی مزہ نہ دیگا لیکن اگر سچے دل سے محبوب حقیقی کی طلب ہو تو خواہ بیمار ہو یا [illegible] ایک ہی جگہ بیٹھ جائے خود بخود [illegible] پہنچ گئے بس فقیر کی اس تاثیر بھرے [illegible] نے جان بنا لیا اور ایک بیابان جنگل میں جا بیٹھ گیا ایک روز دریا کی لہروں کی [illegible] آرام حرام کر دیا اور ایک ہی معشوق کی آرزو میں خاموش ٹوٹ کر بیٹھ گیا۔
کئی دن کی فاقے اٹھاتے دھوپ و جاڑے کے مصائب سے پریشانیاں برداشت کیں مگر عشق کو خفیف نہ ہونے دیا۔
ان دنوں اس دیار میں [illegible] کے کامل پیر ایک حضرات شیخ [illegible] کے فرمانروا تھے آپ ایک دن کسی کام کو گھوڑے پر سوار آپ بھی مسافت پر جا رہے تھے کچھ خدم و حشم کے مصاحب بھی پاس تھا راستہ چلتے چلتے گھوڑے نے ایک دم جنگل کا رخ کر لیا دو چار [illegible] سمت اسپ کی عنان اپنے

رستہ پر موڑنی مگر وہ اپنے ارادے سے باز نہ آیا۔ آخر شیخ نے ہنس کر باگیں ڈھیلی چھوڑ دیا
کہاں چلیں وہ جہاں جی چاہتا ہے۔ تمام ملک میرا ہے تو اپنا آپ ہے۔ چنانچہ گھوڑا
سرپٹ دوڑتا ہوا اُلٹا اسی جگہ آ پہنچا جہاں وہ عاشق صادق و بد نصیب کی
حالت میں بیٹھا تھا۔ شیخ نے اول کھانا کھلایا پانی پلایا اور بعد ازاں جو جو شکوک اس
حقیقی طالب کے دل میں تھے تمام دفع کر دئے اور آخر کہا کہ میرا کام ختم ہوا ہے
اور اگر آج کے بعد پھر کبھی شبہ وارد ہو تو ابتدا وہیں آ جانا۔

بے نیاز عاشق بولا: اب تم کو کون لینے گیا تھا اب ہم نے راز پا لیا ہے اگرچہ
اب ہم کہیں آنے جانے کے نہیں ہیں اگر آئندہ کبھی کوئی پردہ حائل ہوگا تو
کوئی اور تمہاری طرح ہی گردن سے پکڑ لائے گا۔

ایسے ہی جس شخص کو علم یوگ کی تہ دل سے آرزو پیدا ہو جاتی ہے اُسے
اس شغل کے تمام سامان میسر ہونے آسان ہیں۔

دوسرے کمالات کا دار و مدار قوت ارادی کے استقلال پر ہے۔

نپولین بونا پارٹ کہتا ہے کہ ناممکن کا لفظ احمقوں کی ڈکشنری (لغات)
میں رہنے کے قابل ہے ورنہ کوئی کام نہیں جس کو ہم تکمیل نہ کر سکتے۔

علم یوگ کا شائق جب مستقل طبیعت سے یوگ کی ریاضتوں کا شاغل ہو جاتا ہے
تو اس کا اپنے ارادے میں مضبوط رہنا ہر ایک بات کی منزل میں اس کی کامیابی
کا موجب بن جاتا ہے۔

مضبوط ارادہ ہر ایک بات کی تکمیل کا تیر بہدف نسخہ ہے اکثر لوگوں کا خیال
ہے کہ بعض انسان نیچرل ہی ذہین یا کند ذہن یعنی فطرت سے ہی لائق یا نالائق
پیدا ہوتے ہیں مگر ہم اس دلیل کے خلاف ہیں۔

ہم کہتے ہیں کہ ہر ایک شخص پکے ارادے سے لگ جائے تو جس کام میں
کمال کرنا چاہے کر لیتا ہے۔

ایک چیونٹی کسی دیوار پر چڑھتے گرتی ہے بار بار گرتی ہے مگر جب اپنے
ارادے کو نہیں چھوڑتی تو کوئی مشکل اس کے روبرو سدراہ نہیں رہتی یہی شرح
جو شخص اپنے ارادہ میں ڈھیلا نہیں ہوتا اس کے لئے ہر بات میں کامیاب ہونا

باکمال [illegible] ہے۔

تیسرے یوگی کی تمیز کے لئے کاش گرو کی اشد ضرورت ہے دوا سکے سوں کی ترکیب ہم نے اوپر پہلے اہرشنا ثبت دی ہے۔

چہارم وحدت کا علم ہونا علم یوگ کے طالب کے لئے ضروری ہے کیونکہ استاد شاگرد کی تدریس تو دیکھتا ہے مگر حق الیقین کا مقصود جانا خود انسان کے اپنے بس کی بات ہے۔ اور ہر وقت ہر شے میں ایک ہی اپنا آپ یقین کرنا یوگی کے باکمال ہونے میں بہت حد تک باکمال ہے۔

یوگی جب دیکھتا ہے کہ میری ہی ذات ہر رنگ میں جلوہ فشاں ہے تو اس کے لئے ہر ایک شے کا خود جاننا اور اس پر مقبوض ہونا بالکل معمولی بات ہے۔

جس طرح ہوا، پانی، مٹی، آگ۔ نور وغیرہ ایک ایک چیز جدا جدا نباتات و مکانات میں مختلف دکھائی دیتی ہیں لیکن ان کی وحدت میں فرق نہیں آتا اور جب ایک بچہ کو مختلف شکلیں جسامت کی آہنی یا مٹی کی چند اشیاء دکھلا دیجاتی ہیں اور اسے ذہن نشین کرا دیا جاتا ہے کہ یہ سب جدا جدا صورتیں ایک ہی مادے کے عدد ہیں تو وہ ہر جگہ ہر مکان میں ان چیزوں کو اسی بصارت سے دیکھتا ہے وہ برتنوں کی مختلف بناوٹ کی پرواہ نہیں کرتا اور اصل شے کی ماہیت کا قیاس کرتا ہے اسی طرح یوگی کی نظر بھی وحدت کے تصور سے ہر جاندار پر اصل روح کی ذات کا علم رکھتی ہے اور وہ جدا جدا اجسام کی ہیئت کو نظر انداز کر دیتا ہے اور اپنی ہی اصل ایک وحدت ہر رنگ میں مضبوط پاتا ہے۔

کمال کا اصل راز یہی ہے کہ اپنے آپ کو لامحدود ذات تصور کیا جائے یوگی جانتا ہے کہ ہمیشہ جس چیز میں کوئی چیز رکھی جاتی ہے وہ ہضم کرنے والی سے دوسری شے ضرور بڑی ہوتی ہے اور اسے ہر آن خیال رہتا ہے کہ جب میری آنکھوں میں تمام ارض و سما رہتا ہے تو میں ان سب سے بڑا اور میں ہی ان کا خالق ہوں میری ہی ہستی سے ان کی ہستی کا قیام ہے۔

## یوگ ابھیاس

علم یوگ کی مشق کو "یوگ ابھیاس" کے نام سے تعبیر کیا جاتا ہے دو قسم کی

یوگ دیا ہے ایک کو راج یوگ، اور دوسری کو ہٹ یوگ بولا جاتا ہے۔

## راج یوگ کی آٹھ منازل ہیں

یم نیم۔ آسن۔ پرانایام۔ پرتیاہار۔ دھارنا۔ دھیان۔ سمادھی۔ یم نیم سے جملہ اقسام کی اخلاقی تعلیم مکمل کیجاتی ہے ہر دو کے پانچ پانچ اصول ہیں اور جب ان دسوں اصولوں کی پوری پیروی کر لی جائے تو یوگ کا طالب یوگ کا مستحق یعنے اس علم کا حقدار ہوتا ہے۔

## یم کے پانچ اصول ہیں

اہنسا۔ ست۔ استے۔ برہم چریہ۔ اپری گرہ۔

اہنسا یعنی کسی جاندار کو بھی دل سے خیال سے کسی طرح کی نقصان خواہشات کی سیری کے لیے متعلق تکلیف دے کا خیال بھی کیا جائے یہ اہنسا یعنی دیا ایک نہایت اعلیٰ روحانی صفت ہے اور جب انسان دل سے ہر ایک ذی حیات کو بچاتا ہے اور کسی کو بھی دکھ دینے کا ارادہ تک نہیں کرتا تو کوئی بھی شے اسکو گزند نہیں پہنچا سکتی یہی وجہ ہے کہ ایسے عارف لوگوں کے پاس آکر چیتے بڑے شریر انسان اور درندے وموذی حیوانات بھی رحم کی صفت سے موصوف ہو جاتے ہیں۔

ست یعنی راست باز ہونا! جب آدمی ست یعنی کرم سے ہرگز دروغ کا پہلو نہیں لیتا یعنی کسی لالچ میں پھنسکر راستی سے منحرف نہیں ہوتا تو اسکے اندر روشن ضمیری کی صفت پیدا ہونے لگتی ہے جو شخص زمانہ ماضی۔ حال یا مستقبل کی بابت غور سے سچ ہی کہنے کی کوشش کرتا ہے اسکی زبان میں ایسی اثر پیدا ہو جاتی ہے کہ جو کچھ اس کے منہ سے نکل جائے وہی پتھر کی لکیر ہو جاتا ہے۔

استے سے مراد یہ ہے کہ کوئی بدون اجازت مالک کے نہ لیا جاوے۔ اور جب انسان اس عہد کا پورا پورا قائل ہو جاتا ہے تو ہر ایک چیز اسکی طلب سے پہلے ہی خود بخود اس کے پاس حاضر ہو جاتی ہے۔

برہم چریہ یعنی بیرج کا محفوظ کرنا اور تعلیم مکمل کرنا۔

ان برہمچریہ کی تکمیل۔ انسان کا جسم تمام امراض سے بے خطر رہتا ہے اور حواس و قویٰ لطیف ہوتے ہیں۔ اعلیٰ قابلیتیں پیدا ہو جاتی ہیں انسان کی خوبصورتی اور ہر قسم کی طاقت بے اندازہ بڑھ جاتی ہے۔

اپری گرہ کا مطلب یہ ہے کہ نفس امارہ کو قابو میں کیا جائے یعنی باوجود صاحب اقبال ہونے کے بھی یوگی اپنی ضروریات کو کم رکھے۔

خدا کو کسی چیز کی ضرورت نہیں ہے وہ سب سے افضل ہے۔ بیشک یوگی بھی جب اپنی ضروریات کم کرتا جاتا ہے خدا کے قریب ہوتا جاتا ہے حتیٰ کہ جب کسی شے کی بھی تمنا نہیں رکھتا تو وہی بنجاتا ہے۔

پانچ ہی نیم کے اصول ہیں۔

سوچ، سنتوش، تپسیا، سوادھیائے، ایشور پرنیدھان۔

سوچ پاک و صاف ہونے کا نام ہے جب ہم روزانہ دیکھتے ہیں کہ بادجود نہانے دھونے اور منجن وغیرہ کرنے کے بھی تھوڑی دیر کے بعد جسم کے مسامات سے غلاظت باہر آجاتی ہے تو یہی خیال دوسروں کے جسم کی بابت یقین میں آجاتا ہے۔ یوگی کو تو صفائی کا زیادہ پابند ہو جاتا ہے اور دوسروں کے جسم سے متعلق چھونے تک کا خیال نہیں کرتا جس سے اس کی طبیعت میں آپ سے آپ یکسوئی کا خیال سما جاتا اور اس میں ایکاگرتا یعنی آنند محسوس ہوتا ہے۔

سنتوش سے مراد یہ ہے کہ جو چیز موجود نہ ہو اس کا احساس ہی پیدا نہ ہو جو ناکھوں کروڑوں روپیہ کی اشیاء ہیں وہ لطف نہیں ہے جو کہ فقط کسی شے کی تمنا ہی نہ پیدا ہونے سے میسر ہوتا ہے۔ اسی واسطے عارفوں نے سنتوش کے سکھ کو مکتی و نجات کے سکھ کے برابر واضح کیا ہے۔

تپسیا یعنی ہر قسم کے جسمانی جذبات کو روکنا۔

ہر وقت اوم کے شبد کا جپ کرنا اور نے خیالات کی طرف مائل ہی نہیں ہونے دینا۔ برت وغیرہ و ارکان صحیح ہی اور ہر قسم کی ورزشیں تپ کے اصول میں شامل ہیں جب ہر وقت ایشور کی طرف دل متوجہ رہے اور ورزش سے دل اور دماغ صحیح رہے تو ہمیشہ سچی اور پاک جذبات سے لغزت رہتی ہے۔

سوا دھیان کے سے غرض یہ ہے کہ سونے اور ورزش کرنے کے سوا ہر وقت مطالعہ میں لگا رہے۔

علم کے ذریعہ اپنی اصلی ہستی معلوم کرکے طبیعت بہت بشاش و بشاش رہتی ہے جب انسان کے سب عقدے حل ہو جاتے ہیں تو اسکو نہایت سرور و آنند حاصل و نصیب ہوتا ہے۔

حقیقت میں انسان کے اندر سچے علم کا سرچشمہ موجود ہے مگر تنگ و تاریک جنگل (دنیائے دوں) سے گذر کرنے سے آب حیات کے منبع تک پہنچنا ہوتا ہے عالم شخص علم کی روشنی سے ان خار دار ببول جھاڑیوں پر عبور پاتا ہے تو چراغ کے آگے میں بعض چیزیں دلکو مفتون کرنے والی بھی ہوتی ہیں۔

بعض اوقات دنیا کی نام آوری بڑائی اور آرام کی خواہش وغیرہ کے دلدل میں پھنسنے کا بھی خوف ہوتا ہے جس سے اس امرت رس سے محروم رہنا پڑتا ہے مگر کامل مرشد کی ہدایت اور اسکی لاٹھی کے سہارے سے اور ہر وقت مطالعہ سے آنند و امرت پانے کے شغل سے منزل مقصود تک پہنچ جانا بھی یقینی ہے۔

ایشور پرندھان۔ جس کا مدعا یہ ہے کہ سوائے پرماتما کے چنتن کرنے والے خدا کے اور کسی پر کسی قسم کی امید یا بھروسہ نہ کیا جائے۔

جب یوگی کی صرف اس ایک کل سے تمام امیدیں وابستہ ہو جاتی ہیں تو اسکی تمام ضروریات و ارادے آپ سے مکمل ہو جاتے ہیں۔

شاغل ان ہر دو کی مشق کے بعد تیسری منزل آسن پر قیام کرتا ہے آسن کئی اقسام کے ہیں آسن سے غرض محض دیر تک ابھیاس پر بیٹھنے سے ہے اور یہ مستند ہے کہ انسان جس نشست پر زیادہ عرصہ بیٹھنے کی مشق کرتا ہے اسی پر آرام معلوم ہونے لگتا ہے۔

مختلف آسنوں کی پریکٹس سے کئی طرح کے امراض دور ہو جاتے ہیں اور ہمیشہ تندرستی میں مدد ملتی ہے۔

عام یوگی سدھ و پدم آسن کو پسند کرتے ہیں۔

بائیں پاؤں کو موڑ کر اس کی ایڑی کو ران کے آخر میں رکھکر چار زانو بیٹھے

اور باقی حصہ جسم کا سان کر رکھے یہ سدھ آسن کہلاتا ہے۔

پدم آسن: بائیں پاؤں کو داہنی ران پر، اور داہنیں کو بائیں کے اسی مقام پر رکھے، اور دونوں پاؤں کا انگوٹھا بائیں ہاتھ سے، بائیں کو داہنے ہاتھ سے پکڑے ہوئے۔ اول آسن کی مشق گراں بار معلوم ہوتی ہے، رفتہ رفتہ کئی گھنٹے ایک ہی نشست پر بیٹھنے کی عادت ہو جاتی ہے۔

## پرانایام

جب سدھ پدم وغیرہ تینوں منازل کمل ہو جائیں تو یہ عمل کیا جاتا ہے۔

پرانایام سانس باہر رکھنے مراد ہے سانس دو حصہ کے تین بھید ہیں جنکو ریچک پورک اور کمبھک کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔

پورک کا مقصد پران اور ریچک کا پران کہلاتا ہے۔

کمبھک کے جبس نفس سے یوگی بغیر مدد کسی اشیاء خوردنی اور نوش کے زندگی کو حسب خواہش برقرار رکھ سکتا ہے۔

یم نیم کے اصولوں کے علاوہ پرانایام کی مشق میں منہ دجہ ذیل باتوں کا عمل پیش نظر رکھنے کے لئے استدعا ضروری ہے۔

پرانایام کرنے والا ہرگز اعتدال سے تجاوز نہ کرے جو شخص زیادہ کھاتا یا کم کھاتا ہے بہت سوتا یا زیادہ جاگتا ہے وہ کبھی یہ مشق نہ کر سکے گا۔

بہت پانی پینے سے سانس پھول جاتا ہے۔ پانی بالکل کم کر دیا جائے تو دل کی دھڑکن بڑھتی ہے پرانایام کو داخل کرکے مومن عوام کے معاملات میں ہرگز دخل نہ دیا کرے، خلوت پسند ہونے سے طبیعت کی یکسوئی بھی از حد مدد ملتی ہے۔

دنیاوی خواہشات یا خود غرضی کے خیال کو لیکر یوگ سیکھنا چاہئے تو فوری نتائج کی بجائے جلد ہی طبیعت پڑ جاتی ہے اور کبھی یہ ابھیاس کو کمل نہیں کر سکتا یوگی کے لئے وقت کی پابندی بھی ضروری ہے کیونکہ شام ابھیاس کے لئے مقررہ وقت پر عمل کرنے سے دوسرے خیالات کا اس وقت حملہ نہیں ہوتا۔

ابھیاس کے لئے مکان کا بالکل ایکانت میں ہونا نہایت لازمی ہے یوگی لوگ

عموماً پہاڑوں کی غاروں میں رہ کر بہت ہی جلدی کامیابی حاصل کیا کرتے ہیں ایسی جگہ ہو جہاں موسم بھی ہمیشہ خوشگوار رہے روشنی اور شور بالکل کم ہو گرمی سردی کا زیادہ خوف و خطرہ نہ ہو تو زیادہ موزوں ہے۔

لباس بالکل مختصر اور سادہ قسم کا کمل وغیرہ کا ہو۔

خوراک ساتوک دودھ چاول یا فقط بادام دودھ یا قدرے گیہوں شکر مونگ شہد گھی وغیرہ ہوں۔

حتے الامکان گرم نمک اور ماتمرک اشیاء سے بالکل ترک رہنا چاہئیے شراب گوشت وغیرہ یوگیوں کے لیئے سخت ممنوع ہے۔

ہر وقت شاغل کو گورو کی ہدایات پر پابند رہنا چاہئیے۔

## سانس کی تشریح و ابھیاس کی ترکیب

جب سانس اندر کھینچا جاتا ہے اسکو پورک کہتے ہیں اور باہر نکالنے کے عمل کا نام ریچک ہے جتنی دیر روک کیا جاتا ہے اسے کمبھک کہا جاتا ہے۔



دس منٹ تک بیٹھو اور دونوں بائیں نتھنے سے سانس کو اندر کھینچو دونوں بدن و قوت سے [illegible] تین چار ماہ تک برابر جاری رکھکر کم از کم پندرہ [illegible] سیکنڈ تک سانس کو اندر کھینچیے اور ایک منٹ کے قریب روک رکھنے اور نصف منٹ تک خارج کرنے کی مشق [illegible] پہنچاؤ۔

ابتدا میں ابھیاس [illegible] میں پہلے پرانایام کرتے ہیں [illegible] خواہ کوئی مرض [illegible] جب باقاعدہ طور پر یہ مشق کی جاتی ہے [illegible] فارغ ہوتا اور جسم سے کثیف و متعفن مادہ دفع ہو جاتا ہے۔

جب اس سے کسی قدر ترقی منزل پر آتا ہے یعنی جب زیادہ دیر سانس روکنے کی مشق کرنے لگتا ہے تو ابھیاس کے وقت جسم کی رگیں [illegible] قوی ہو جاتی ہیں عمل میں اور بھی زیادہ کامیاب ہوتا ہے ابھیاس کے وقت زمین کی سطح سے اوپر اٹھ آتا ہے۔

پرانایام کے ساتھ بہت سے یوگی زیادہ کامیابی کے لیئے [illegible] کی آٹھ قسم۔

ے کمبھک بھی کیا کرتے ہیں ۔

سوریہ بھیدی ۔ اوجی ۔ ستیکاری ۔ سیتلی ۔ بھستریکا ۔ بھرمری ۔ مورچھا ۔ کیول کمبھک ۔ سوریہ بھیدی پرانایام ۔ ایک ہی طرف کے سانس کی خاص مشق کا نام ہے مثلاً دائیں طرف سے ہمیشہ سانس کھینچنا اور بائیں سے خارج کرنا ہوتا ہے یہ عمل ہر قسم کے دافع امراض ہے ۔

اوجی میں جسقدر ہو سکے سانس کو بکثرت اندر ہی کھینچنا اور روکنا چاہیے اسکی مشق سے یوگی کو گرمی سردی کا مطلق ... احساس ہی نہیں ہوتا ۔

ستیکاری کمبھک ۔ دونوں نتھنوں سے ایک ہی دفعہ زور سے گہرا سانس لینا ۔ اور منہ کے اندر ہوا بکثرت بھرنا جس سے خود بخود نتھنوں سے سانس خارج ہو اور ناک صاف ہو جائے ۔

اس ترکیب کے پرانایام میں جسمانی طاقت و خوبصورتی نمایاں ترقی کرتی ہے سیتلی کمبھک ۔ زبان کی نوک کو دانت سے لگا کر ہر دو ناک سے سانس کو کھینچ لیا جائے ۔ اور کمبھک جیسا کہ ... بالکل آہستہ آہستہ دونوں نتھنوں سے ہوا نکالی جائے ... سے تین مہینے یہ عمل کیا جائے تو یوگی بھوک پیاس پر قابو پا لیتا ہے ۔ سانپ کی ... تمام شکل و صورت تبدیل کر سکتا ہے یہ عمل ... پر گزارہ کرنے سے ہو سکے گا ۔

بھستریکا کے عمل میں ایک ہی ایک مشق تھکاوٹ کی حد تک کیجاتی ہے گویا یوگی ریچک پورک اور کمبھک تینوں کو قبضہ میں کر لیتا ہے جسکو چاہے خارج کرے قبض کرے گرمی سردی ہر بات کا بڑھا گھٹا سکتا ہے ۔ ایسے پورے عامل کو آنتوں کی کبھی کوئی بیماری نہیں ہو سکتی اور اسکا شاغل اپنے جسم کو جیسا وزنی ڈبلا اور کرانڈیل کر سکتا ہے ۔

بھرمری کمبھک ۔ ... میں چاند کی تاریخوں پر یوگی سانس کو گھٹا بڑھا کرتے ہے جب چاند بڑھنے پر آتے تو دائیں ناک سے سانس لیتا اور بائیں سے خارج کرتا ہے جب چاند کے گھٹنے کے دن آتے ہیں تو بائیں سے اندر کھینچا کرتا ۔ اور دائیں سے خارج کرتا ہے اس عمل سے سیکڑوں برس تندرست رہ کر جی سکتا ہے

مور چھال کے عمل سے خاص سمادھی یعنی محویت کی حالت طاری ہوا کرتی ہے اسکے لیے یوگی کو ٹھوڑی کا سینہ پر رکھکر اور بہت دیر تک سانس کا اندر روکنا ضروری ہے۔ جو شخص اس عمل میں باکمال ہوتا ہے وہ بلا خوف و خورش سینکڑوں برس ایک ہی حالت میں پڑا رہ سکتا ہے اور اپنی روح دوسرے جسم میں لے جا سکتا ہے۔

کیول کمبھک کا عامل وہ ہے جس نے ہر ایک مشق میں کمال کر لیا ہے یہ شخص اور بھی تمام انسانوں کے امراض فوراً دور کر سکتا ہے ناپاک سے ناپاک انسان اسکی ادنے توجہ سے پاک و صاف ہو جاتے ہیں اس یوگی کو وہ تمام قدرتیں حاصل ہو جاتی ہیں جنکا ذکر آئندہ اوراق میں بعنوان سدھی یوگ میں آئیگا۔

## پرتیاہار

یہ یوگ کی پانچویں منزل ہے اس کے معنے اشیائے خورد کے ہیں یعنے جب یوگیشور جس دم وغیرہ کا پورا پورا مشاق ہو جاتا ہے تو پھر اپنے بیرونی حواس باطن کیطرف متوجہ کرتا ہے یعنے کان آنکھ ناک وغیرہ تمام اندرونی کیفیت سے خبردار کرکے اپنی اصل ذات کو جانتا ہے۔

اس کے عمل کے لیے کپالی بھاتی کیا جاتا ہے اسکی ترکیب یہ ہے کہ ایک دیوار کے ساتھ کمبل یا کوئی روئی دار گدی رکھکر سر کے بل الٹے ہو جاؤ تمام جسم کا بوجھ سر پر ڈالو اور اسی حالت میں چند ایام کی مشق کرو۔

اسکے چند یوم کے عمل سے بیرونی و ضروری حاجات وغیرہ تمام یوگی کے بس میں ہو جاتے ہیں

## دھارنا

ناک کے سرے پر نگاہ کو جما دو دیر تک [illegible] کرو بہت دیر تک رام کا جاپ کرتے رہنا اس عمل کے دو دو گھنٹے تک سانس روکا جاتا اور من قابو ہو جاتا ہے

جب اس آسن کی فقط چند یوم کی مشق سے ہر ایک قسم کا بیرج رک جاتا ہے۔ جریان و احتلام روکنے کے لیے اکسیر ہے۔

یوگی کو آپ سے آپ کشف و کرامات کی قدرت ہونے لگتی ہے اور ایک عجیب طرح کی فرحت و بشاشت میسّر آتی ہے۔

## دھیان

یوگ کی ساتویں منزل ہے یہ خاص استغراق و یکسوئی کی حالت ہوتی ہے عامل کو دنیاوی تمام خیالات محو ہو کر خاص اپنی ذات کا گیان ہو جاتا ہے۔
اس عمل کے لیے بھی شروع میں دونوں بھوؤں کے درمیان ناک کی سیدھ پر نظر جمانا چاہیے جسے کم از کم، شانہ روز جیس گھنٹے کے عمل سے یوگی کو یہ حالت وارد ہوا کرتی ہے اس وقت اگر عامل کو دفن کر دیں یا پہاڑ سے گرا دیں یا سمندر و آگ میں ڈالیں تو بھی اسکی زیست کو کچھ بھی صدمہ نہیں پہنچ سکتا۔

## سمادھی

یہ یوگ کی سب سے آخری امید گاہ ہے، اس زینہ پر پہنچ کر یوگیشور تمام محسوسات سے بے پرواہ ہو جاتا ہے نہ کسی جینے کی تمنا رہتی ہے نہ کسی دنیاوی یا روحانی شغل کا شیدا ہوتا ہے۔ لوہا سونا پتھر جواہرات سب یکساں دوست و دشمن راجہ اور فقیر کی تمیز ہی نہیں کرتا۔
جس طرح سے محفوظ مکان میں چراغ جلتا ہے ویسے ہی اپنی حالت میں یوگی آنند اور مگن رہتا ہے۔
یعنی آخری منزل اور نجات کا مکان ہے جسکے لیے شروع میں اسقدر جد و جہد کیجاتی ہے سری کرشن جی نے گیتا میں یوگی کی جس حالت کا ذکر کیا ہے وہ یہی کامیاب منزل ہے۔
ایسا یوگی تینوں اقسام کے دکھوں سے محفوظ رہتا ہے نہ اسکو سانپ کے کاٹے کا درد ہے نہ ہتھیار کے زخم کا خدشہ نہ اسے آگ جلا سکتی ہے نہ وہ پانی میں ڈوب سکتا ہے۔

---

¹ادھیاتمک، ادھی بھوتک، ادھی دیوک۔

نہ ہوئے خشک ہو سکتا ہے

اپنے مین علم مین سرمد. مین آنند کی سمادھی میں بلا احتیاج کسی آب خورش کے ہزاروں برس زندہ رہتا اور اسرار قدرت سے آگاہی پاتا ہے ایسے مدارج و کمالات کی تفسیر بدوں کسی اس قسم کے عارف باکمال کے معمولی عقل و سمجھ کے ہمارے جیسے انسانوں کی عقل و فہم سے بالاتر ہے۔

# ہٹ یوگ

راج یوگ و ہٹ یوگ میں یہ تفریق ہے کہ سابق الذکر کا ابھیاسی مستقل و تحمل سے بہت لمبے عرصہ تک اپنے عمل میں کامیاب ہوتا ہے بلکہ ایک جسم میں آٹھوں منازل کا عبور کرنا ممکنات سے ہے۔

گیتا میں مذکور ہے اور بالکل ایسا ہی ہے کہ کئی جنموں کے سنسکار و اعمال مکر کامل یوگ کے فرض جیسے پر پہنچتے ہیں۔

جس طرح کام کرتا ہوا انسان تھک کر سو جاتا ہے اور کام کو وہیں پر درمیان میں چھوڑ دیتا ہے جب نیند سے فارغ ہوا پھر اسی شغل میں لگ گیا ایسے ہی راج یوگ کا شغل شروع سے کام کرتا ہوا کئی جنموں تک لگاتار اپنی دھن میں لگ جاتا اور پرم آنند مکتی (نجات) کو پراپت ہوتا ہے۔

ہٹ یوگ کا ابھیاسی آخر اسی منزل پر پہنچتا ہے مگر اس کے اکثر واقف کشف و کرامات و سدھیوں وغیرہ کے شائق بھی ہوا کرتے ہیں اور اس ندرت کے لئے طبیعت کو جبر میں رکھ کر بہت ہی سخت و رسخت ریاضتیں کرتے اور اپنے مقصود میں جلدی کامیابی حاصل کرتے ہیں۔

جس طرح کسی راحت افزا اور آنند کے مقام میں دو انسان جانا چاہتے ہیں یعنی عالیشان جنت کے دو راستے ہیں۔ ایک تو سیدھا ہموار جس کا آرام کا راستہ ہے جہاں پر اشنار راہ کئی خوبصورت شہر مسافر خانے نئے نئے تماشے نظر آتے ہیں مگر یہ راستہ بہت ہی مسافت کا ہے۔

دوسرا راستہ کشادہ راہ نہیں ہے بلکہ پہاڑوں اور جنگلوں کی تنگ ناک

راہ ہے کانٹے دار جھاڑیوں اور اونچی ٹیڑھی جھاڑیوں و تنگ و تاریک غاروں میں جسم جیسا تھکاوٹ محسوس کرتا اور بعض اوقات سخت تکلیف اور خوف سے پریشان ہوتا ہے میل میل پر جان کے لالے پڑے رہتے ہیں مگر یہ راستہ نہایت ہی قربت کا مقام ہے۔

ہٹھ یوگ بہت نزدیک کے راہ کا شغل ہے اسکی ابتدائی منزلیں وہی یم وغیرہ کے تمام اصولوں کے مطابق ہیں جب اس کا عامل ان کے بعد آسن اور پرانایام بھی پرکر گذرتا ہے تو اسکو اول ہٹھ یوگ کے ابتدائی ذیل کے چھ سادھن عمل کرنے پڑتے ہیں۔

نیتی۔ دھوتی۔ وستی۔ گج کرم۔ نیولی۔ تروٹک۔

نیتی کرنے کیلئے ایک تاگا خام سوت کا بنا ہو جو بارہ انچ لمبا ہو اسکو ایک نتھنے سے داخل کر کے دوسرے سے نکالو کرو اول اول تاگا سخت تکلیف ناک میں ڈالنا چاہیئے تاکہ دوسری طرف نکل سکے جب راستہ صاف ہو جائے تو نازک رشتہ بھی خود بخود چلا جایا کرے یہ کرم بھی مثل دستی کا ہو گیا ہے۔

دھوتی پیٹ کے باطنی جسم کو صاف کرنے کا عمل ہے انگلی کے برابر سات گز لمبا کپڑا ہو جو دانتوں کے برابر موٹی سی رسی یا پانی سے ترکر کے نگلنا چاہیئے

وستی یعنی پیٹ کو بھی صاف کرنا یہ حقنہ کی طرح کا عمل ہے کسی چمڑے یا موم وغیرہ کی تھیلی یا پچکاری سے پانی بھر کر مقعد کے راستہ اندر داخل کرنا چاہیئے تاکہ تمام فضلہ بیک وقت صاف ہو جائے۔

گج کرم بہت سا پانی پی جاوے اور تالو کے اوپر نگاہ جما کر سے قے کر دو۔

نیولی ایک بہت لمبا قریباً چودہ ہاتھ کپڑا پیٹ کر پانی سے ترکر کے بہ طرز دھوتی نگلنا اور مقعد کے راستہ نکالا ہوتا ہے یہ بہت مشکل سادھن ہے اسکا عامل روزمرہ قریباً پاؤ (دودھ) شکر سے یا ہر ناک کو دھوتا اور اندر رکھ لیتا ہے۔

تروٹک بالائی پانچوں کو مکمل کر کے جب تمام جسم بالکل شستہ ہو جائے

---

نوٹ۔ ہٹھ یوگ کے قریباً تمام سادھن بدون استاد کے روبرو دکھلائے نہ ہو سکیں گے۔

تو ناک کی سپیدہ پر پلک جھپکائے نگاہ جمانے کا عمل ہے۔
جب یہ ہر شش کمل کر دیئے جاتے ہیں تو ہٹ یوگ کے شاغل کو پنج مدرا کرنی ہوتی ہیں۔

وہ ہیں کھیچری۔ بھوچری۔ چاچری۔ اگوچری۔ انمتی۔

کھیچری مدرا کی مشق زبان کو بڑھانے کی ہے اس کے مکمل کرنے سے یوگی موت پر غالب آ سکتا ہے۔ غیب دان اور روشن ضمیر ہو جاتا ہے اور تمام سدھیوں میں کافی ادراک پیدا کر لیتا ہے۔

ترکیب یہ ہے کہ اول زبان کو عین درمیان سے چیر کر دو کر دیتے ہیں اور ہاتھ سے پکڑ کر باہر کھینچتے ہیں روزانہ گھی اور دودھ سے مل کر کئی دفعہ دن میں یہ عمل کرتے ہیں۔

اسکے عمل میں تمام نمکین اور محرک اغذیہ کا پرہیز صرف دودھ پہ ہی اوقات بسر کرے۔

بھوچری کھیچری کا عمل مکمل ہو جانے پر مدرا کیجاتی ہے اس کا عمل ناک کے سرے پر نظر جما کر پرانایام کرنے کا ہے۔

چاچری میں آنکھ سے تھوڑے فاصلے پر کسی شے پر نظر جما دیتے ہیں اور جب تک سمادھی کی حالت نہ وارد ہو نگاہ کو نہیں ہٹاتے۔

اگوچری مدرا کا شاغل کانوں میں موم کی ... ناک بند کر کے ... کیفیت سے انہد شبد سننے کا عمل کرتا ہے اور اسی آواز کی دھن میں سمادھی حاصل کرتا ہے۔

انمتی مدرا کا عامل کھٹ چکر یعنی جسم کے کل سوراخ بند کر کے سانس کو روک کر سمادھی کی حالت میں پراپت ہوتا ہے یہ عمل بھی بدون گرو کے نہیں کیا جا سکتا اسکے عامل کو سانس اوپر چڑھانا ہوتا ہے اور ریڑھ کی ہڈی سے دم کو دماغ کی طرف لے جانا ہوتا ہے یہ بہت مشکل ابھیاس ہے۔

ماسوائے ان کے ہٹ یوگ عامل چار قسم کے بندھ بھی پریکٹس میں لاتے ہیں ان کا نام مول بندھ۔ جلندھر بندھ۔ اوڈیان بندھ۔ جیا بندھ ہے۔
مول بندھ مقعد کے سوراخ کو ایڑی کے لگانے سے بند کر کے دبانے ...

سانس لیتے ہیں بائیں ایڑی کو جائے براز پر جما کر بیٹھتے ہیں اس عمل سے بڈھا آدمی بھی جوان ہو جاتا ہے۔

جلندھر بندھ سینہ کو ٹھوڑی کو جما کر لیں سانس اندر پرانایام اور اوم بحر نظر جمانا۔

اڈیان بندھ میں کان ناک اور آنکھیں بند کرکے حبس دم کی مشق کی جاتی ہے۔

مہا بندھ نگاہ کو ناک بیدھ پر رکھتے اور سانس کو داہنے نتھنے سے خارج کرتے ہیں۔

بایاں پاؤں مقعد کے نیچے جا کر ہاتھ کو گھٹنے سے لگا کر جاتا ہے۔ اس عمل سے بھی محویت کی حالت بہتر آجاتی ہے۔

ان تمام مندرجہ صدر کی پوری مشق ہو جانے پر یوگی باکمال ہو جاتا ہے۔

## یوگیشور کی آٹھ سدھیاں

یوگ ابھیاس کی وساطت... وضاحت سے ذیل کے آٹھ مدارج یوگی کو حاصل ہوتے ہیں۔

انیما: اس حالت میں یوگی اپنی حسب مرضی جس قدر چاہے چھوٹا اور پتلا بن سکتا ہے۔

مہیما: اس کے بہتر ہونے پر فربہی پر تمکن کر سکتا ہے۔

لگھیما: ہلکا ہونے کی رشد ہی ہے۔

گریما: بھاری سے بھاری جس قدر خواہش کرے وزنی ہو سکتا ہے۔

پراپتی: اس حالت میں کہ ہر چیز پر قبضہ حاصل ہو جاتا ہے ہر ایک علم و ہنر جان لیتا ہے ہر جاندار کے اندرونی خیالات معلوم کر لیتا اور ہر قسم کی پیشگوئی کا دعویٰ کر سکتا ہے باریک سے باریک چیز دیکھ اور آواز سن سکتا ہے ہر ایک انس و وحش کی زبان بول سکتا ہے۔

پراکامیہ: اس اوستھا میں یوگی ہزاروں سال تک نوجوان بنا رہ سکتا ہے جب چاہے پرانی کھال اتار نئی پیدا کر لیتا ہے۔

ایشتوا: تمام دنیا کے ایک ایک ذرہ کا حال جانتا ہے ایسے جہاں پر کوئی راجہ استھمہ مر جائے اور یہ چاہے تو فوراً اس کے جسم میں گھس کر سینکڑوں برس زندگی

عیش و عشرت کر سکتا ہے۔
واشتو یہ بہشت کو حسب خواہش تابعدار خادم بنا لینا مخلوق کی نیچر بدل دینا۔
ایشتو یہ قدرت کے تمام ماضی حال اور مستقبل کے حالات کا علم ہو جاتا ہے اپنی روح کو تمام مخلوق حاوی و محیط دیکھتا ہے وہ دوئی دور غیریت چکنا چور ہو جاتی ہے۔ خاص اپنے آپ میں مست و محو ہو جاتا ہے یا بالفاظ دیگر خود ہی ملک دنیا کی دنیا تباہ کر سکتا ہے اور لاکھوں مخلوق پیدا کر سکتا ہے۔

## مسمریزم یوگ کی ایک شاخ ہے

مسمریزم کا ایک طبیب ۱۷۳۴ء میں ملک جرمنی میں پیدا ہوا تھا اس شخص نے یہ علم جیسوئیٹ فرقہ کے ایک زاہد و عابد یوگیشور سے سیکھا وہ فقیر اس حکمت کو مقناطیسی جوانی سے موسوم کیا کرتا تھا جب طبیب مذکور نے ہر جگہ اس علم سے بہت سے مہلک امراض کی کامیابی حاصل کی تو اس کے نام کی وجہ سے عوام نے اس طریقہ علاج کو مسمرائز کہنے لگے۔
۱۷۷۸ء میں جب حکیم مذکور ملک فرانس کو گیا تو وہاں پر اس علم کے کما حقہ پرواز معلوم کرنے کو اسی حکیم کے نام سے ایک انجمن مسمریزم کی قائم ہوئی اور روز و شب دوروں کے تجربات سے یہ علم مخلوق کی بہبودی و راحت کا باعث قرار دیا گیا فنون تسلیم کیا گیا تحریروں میں اس کا نام مسمریزم مشہور ہوا۔ حقیقت میں یوگ کی مشق اور یوگ کے یم نیم و مسمریزم کی پریکٹس اور عامل مسمرائزر کے اصول پرہیز وغیرہ کو ایک ہی سمجھنا یوگیشور کا مدعا نفس امارہ پر قابو پانا اور دل کی اصلاح کا مد کرنا ہے؟ عامل مسمریزم کا حل خیالات کو یکسو کرنا اور طبیعت کو معمول کی منشاء سے پیوند کرنا ہے۔
مسمریزم کا عامل آنکھوں اور ہاتھوں میں کیمیائی قوت پیدا کرتا اور عمل میں لاتا ہے یوگی ہر ایک حواس و خواہش کو مادیت اور خیال سے ایسا قوی اور محو بنا لیتا ہے کہ اس کی ... ایسی ایسی حکمت حاصل ہو جاتی ہیں جو عامل مسمریزم کے لیے بہت بڑی مشاقی سے انجام پذیر ہوتی ہیں اس سے صاف عیاں ہو جاتا ہے

کہ جوگ کی ہی مسمریزم ایک خفیف سی شاخ ہے اور محض دوسرے نام کی وجہ
ہمارا اس علم میں تفریق کرنا سراسر بھول ہے۔ اور اگر نام کی پوچھو تو صرف مسمریزم
ہی جس کی عمر ابتک قریباً سوا سو برس سے کچھ ہی اوپر ہوئی ہے آج درجنوں نام
زمانہ میں منتخب ہو چکے ہیں۔

مسمریزم کو بعض حکمار علم النفس۔ علم فتوحات۔ اکثر اسکو معلومات غیب کلید
اور کئی معرفت وغیرہ کے نام سے یاد کرتے ہیں کوئی اسے کہتا اور کوئی قوت
کبریائی کے لقب سے تعبیر کرتا ہے کسی نے کن فیکون۔ کسی نے علم یزداں کوئی علم
بشارت وعرفان۔ اور کوئی جوگ وتاثرات نورس وغیرہ سے منسوب کرتا ہے بعضوں
نے علم مکاشفہ یار وپا بعضوں نے الکٹریکل بیالوجی اور نرووازم ویکٹزم وغیرہ تجویز
کیا ہے۔ اگر ہندی نے علم روشنفیری سے تشبیہ دی ہے تو انگلش دانوں نے کلیر
وائنس سے مشتق کیا ہے غرضیکہ نام تو گو جدا جدا پکارے جاتے ہیں مگر تمام کا مفہوم
علم یوگ پر ہی خود بخود ثابت ہوتا ہے۔

کشف وکرامات۔ اور علم الروح بعلم النفس وغیرہ کے قواعد ہر دو کے ایک ہی ہیں قدرت
نے دونوں کا رتبہ برابر یا یوگ کا پایہ وسیع اور بلند سمجھو جو اسکی مزید مشق
اور ریاضت پر منحصر رکھتا ہے۔

اور یوگ کی قوت جاذبہ کا کیمیائی عمل ایک ہے یعنی انسانی جسم میں دو قسم کی
رگیں یعنی مقناطیسی قوت سے پر ہیں ایک متحرک جن کو انگریزی میں موٹر وین
اور دوسری محسوس کرنے والی جن کو انگلش میں سنسیشن وین کے لقب
سے موسوم کرتے ہیں یہی رگیں ہمارے جسم کے جوہر زندگی کو جذب کرتی ہیں ان تجربات
سے تمام نتائج قوت مسمریزم اور یوگ کے ظاہر ہوتے ہیں ہر دو علم کی مشق ان ہی
رگوں کی کیمیائی پاور کو عروج دینا اور اس مقناطیس حیوانی کو یکجا مہیا کرکے۔ نا
مشقت پر مجبور ہے۔

اس لئے ہم جو مزید دلائل ڈھونڈنے کے فضول اسباب کے قائل ہو سکتے
ہیں کہ دونوں ایک ہی عمارت کی بنیاد ہیں۔

لیکن مسمریزم کی مشق معمولی محنت اور تعلیم کا کام ہے اور یہ قوت بدون

مرشد کے بھی "قابل عمل" تخیل کی جاتی ہے اس لیے ہم مسمریزم کا بیان جدا مرقوم کریں گے۔

مگر پھر بھی ہم دونوں کو ایک ہی شجر کا رکن بتلائیں گے۔

اور علیحدہ علیحدہ بیان میں بھی ناظرین کو واضح ہو جائے گا کہ واقعی دو کی جڑیں شاخیں۔ میوہ جات۔ مقاصد و کمالات ایک ہیں۔

## علم مسمریزم

علم یوگ کی تشریح میں ہم نے بیان کیا ہے کہ مسمریزم بھی یوگ کی ایک شاخ ہے مگر اسکا عمل موجودہ نئی دنیا میں نئی نئی ترکیبوں سے کام میں لایا جاتا ہے جو یوگ سے مختلف ہیں اس لیے ہم مسمریزم کا بیان جدا اوراق میں قلمبند کرتے ہیں چنانچہ موجودہ عمل ذیل میں واضح کئے دیتے ہیں۔

## مسمریزم کی خوبیاں

مسمریزم کے عمل میں بے اندازہ فوائد مضمر ہیں! سب سے بڑھکر..... مسمریزم کا فائدہ نفس امارہ پر تسلط پا لینے کا ہے!!

انسان کے لیے وہ عمل نہایت مبارک عمل ہے جس سے طبیعت پر قابو حاصل ہو۔ جس سے تیرہ خصلتوں سے خود بخود نفرت پیدا ہو جائے جس شغل سے تمام جذبات و شہوات نفسانی قلع قمع ہو جائیں۔

اور حقیقت میں بشر کے لیے سب سے خوبصورت زیور بھی نیک اعمال سے مانوس ہونے کا ہے پاکیزگی کی خوبی کے برابر دوسری کوئی خوبی بیش قیمت نہیں ہے اور جس شخص نے اپنے حواس و قویٰ پر قبضہ پا لیا ہے وہ نہایت ہی اونچے درجہ کا تارک عیش انسان ہے کیونکہ سمندر کا تیرنا آسان محض ہے پہاڑ کے ٹکڑے ٹکڑے کر دینا معمولی بات ہے ہوا کو باندھ لینا آگ کو برداشت کر لینا کوئی مشکل نہیں!!! مگر بقول ذوق۔

بڑے موذی کو مارا نفس امارہ کو گر مارا — نہنگ و اژدہا و شیر نر مارا تو کیا مارا

شمار آپ کو تو نماک ہو اکسیر جب تا اگر پارہ کو ایسے اکسیر گر مارا تو کیا مارا اور مسمریزم کی وساطت سے تمام ادنے خیالات و ناپاک فعل تکلی کافور ہو جاتے ہیں۔

بچوں کو اگر ابتداء میں اس عمل کا شامل بنایا جائے تو ان کی تمام زندگی بہتر اور کامیاب بن جاتی ہے۔

مسمریزم کی مشق سے انسان کی آنکھوں میں اس قدر قوت حاصل ہو جاتی ہے کہ اسکے رعب میں آکر خبیث و رجیدہ انسان بھی آنًا فانًا میں دیندار و متقی بنجاتے ہیں اور خواہ کوئی کیسا ہی بدضمیر و بدمعاش ہو اسکو ہرگز یہ جرأت ہی نہیں ہو سکتی کہ وہ عامل مسمریزم کو یعنے نیک سیرت پاک خصلت انسان کو کسی برے کام کی ترغیب دے سکے اور یہ بات بالکل مستند شدہ ہے کہ جس انسان کو بدکاریوں کا علم ہی نہ ہو تو وہ خود اپنی ضمیر پر چلتا اور ہمیشہ نیک کردار رہتا ہے۔

مسمریزم کی برکت سے بزدل انسان دلیر و بے خوف بنجاتا ہے۔ متلون مزاج میں استقلال پیدا ہو جاتا ہے۔ نوری کی ولیلیں اور خواہشیں یک لخت اُڑ جاتی ہیں طبیعت میں سکون متانت اور سنجیدگی بھر جاتی ہے اور اولوالعزمی ہمت شجاعت اور خودضبطی کا عمل دخل ہو جاتا ہے۔

اور چونکہ مسمریزم کی مشق سے طبیعت میں یکسوئی آ جاتی ہے اور ایک خاص حس و دخل ہو جاتا ہے اس لئے انسان جس کام کو دل سے سرانجام کرنے پر آمادہ ہو جاتا ہے وہ کام جھٹ پٹ حسب خواہش تکمیل پاتا ہے۔

مسمریزم کی خوبی سے تم ہزاروں لاکھوں انسانوں کو اپنا ہمخیال بنا سکتے ہو مسمریزم کی فضیلت سے لوگوں کے بینیں تمہاری فضیلت اور دبدبہ کے دریا بہنے لگتے ہیں ہر شخص کے دل پر تمہاری سچائی کا سکہ بیٹھ جاتا ہے۔

بڑے بڑے عالیجاہ شاعروں، رشیوں، جرنیلوں، فصیح نقادوں اور کامیاب مصنفوں میں بھی مسمریزم کی طاقت ہی کام کیا کرتی ہے جس سے وہ ہر مجمع میں شادکامی فخر و اعزاز کا سہرہ حاصل کرتے ہیں۔

بھگوان نے یوگ کی کامیابی کے راز جتلاتے ہوئے بیان کیا ہے کہ تم جس کام کو

نہایت اونچے زینہ پر لیجانا چاہتے ہو جس بات کو تم چاہتے ہو کہ عوام الناس میں قبولیت کا زینہ حاصل کرے یعنی جس عمل کو تمہیں تمام مخلوق میں رائج کرنا ضروری ہے اسکے لیے یکسو ہو کر یعنی خیالات کے انتشار کو بیخ و بُن سے روک کر عوام میں مشتہر کرنے کے مضامین بناؤ اور تم دیکھو گے تمہاری اس مسمرائز خیالات کی وحدت سے تمہارا مضمون جس بشر کی آنکھوں یا کانوں سے گزریگا وہ فوراً اسکی تاثیر سے تمہارے کا پابند ہو جائے گا۔ زبان سے تم جس کو اپنے گہرے حقیقی خیال کا اپدیش دوگے اس کی مجال نہ ہو گی کہ وہ ایک منٹ کے لیئے بھی تمہاری تلقین سے منحرف ہونے کی نیت کر سکے۔

شنو آج تمہاری قوم مصائب میں نادار و پریشان ہو رہی ہے لاکھوں آدمی کالرہ پلیگ اور قحط کے ہاتھوں نہایت دردناک موت سے مر رہے ہیں۔

کیا ممکن ہے تم کو اپنے ہم وطنوں کی قابل رحم حالت پہ درد آتا ہے اب تم مسمریزم کے عمل سے خیالات کو یکسو کر کے اپنے دل کے درد سے کسی اخبار میں اپیل شائع کرو تاکہ راجہ امیر اور متمول لوگ غربا کی دستگیری کریں۔

تم نے جس خلوص نیت سے عزیزان وطن کے درد کو محسوس کیا ہوگا وہ قوت جاذبہ ہر ایک پڑھنے والے کے سینہ تب پر حاوی اور مضبوط ہو گی۔

تم دیکھو گے تمہارے مسمرائز کی خوبی سے ہزاروں نہیں لاکھوں بلکہ کروڑوں انسانوں تک جہاں تک تمہارا پیغام پہنچیگا ہر ایک شخص جان سے ایمان سے روپے اور زبان سے تمام قوم کا ہمدرد بن جاوے گا۔

تم قوم کی بہبودی کا خیال لے کر کسی کنجوس سے کنجوس تونگر..... کے پاس جاؤ اور اسکو مفلسوں کی مدد کے لیئے برانگیختہ کرو تمہارے چند ہی کلمات اسکی طبیعت پر ایسا کیمیائی اثر ڈالیں گے کہ اسکا ممسک پن دن کی آن میں کافور ہوتا نظر آئے گا اور وہ تمام جائداد بھی خیرات کر دینے سے پہلو تہی نہ کریگا۔

علاوہ ازیں مسمریزم کے عمل سے معمولی انسان بھی ایک باکمال دنیا کا چیدہ و قابل انسان بنجاتا ہے کیونکہ یہ بات بالکل صحیح ہے کہ ہر ایک انسان کے اندر بیچے علوم کا سرچشمہ موجود ہے اور جب وہ بیرونی تمام حواس اپنے باطن کی طرف لگاتا اور اپنی اصل حقیقت کا راز پاتا ہے تو اسمیں عجیب و غریب قابلیتیں پیدا ہوجاتی ہیں وہ کامل ولی عالم الغیب اور روشن ضمیر ہوجاتا ہے نیچر کے تمام ستر و پردے اسکے مقابل سے نسبات اٹھ جاتے ہیں ارض وسما کے بھی اسرار اوس پر ہویدا ہوجاتے ہیں دنیا کا کوئی عقدہ نہیں ہوتا جس کا حل کرنا اسکے لئے فقط بچوں کا کھیل نہیں ہوجاتا۔

پس یہ مسمریزم کی ہی خوبی ہے کہ اگر عامل خاص توجہ اور ایمان سے نفسانی اغراض سے بے پرواہ ہوکر اس مشق میں کافی مہارت پیدا کرلیتا ہے تو وہ ایک مکمل اور نایاب و خدا رسیدہ انسان بنجاتا ہے۔

مسمریزم کا عامل اس خار دار و رنج و کلفت کی بھری پڑی دنیا کو بجائے زندان خانہ سمجھنے کے جنت کا باغ سمجھتا ہے۔

مسمریزم کی خوبی ہے کوئی تشویش و غم اسکے پاس پھٹکنے تک نہیں پاتا وہ ہر وقت آنند و بشاش اپنے آپ میں مگن و بشاش رہتا ہے اور لطف یہ کہ وہ جن لوگوں کو عیش و عشرت کے سامانوں سے ایسا لطف نصیب نہیں ہوتا جسقدر دنیا کے وہ تمام حظوظ بالائے طاق رکھکر محض اپنے آپ کے اندر روحانی دیدار سے خوب کے فیوض سے لذت پاتا ہے اسلئے جب ہم سچائی سے متحرک ہوکر محبت سے برنفع بشر کی بہبودی کے لئے بار بار زور دیکر بیان کرتے ہیں کہ علم مسمریزم یوگ نہایت ہی بیش قیمت علم ہے اسکا عامل تھوڑے عرصے کی پریکٹس سے ہی عالم سفلی کی چہل پہل سے مستغنی و لاپرواہ ہوجاتا ہے وہ ہر بات میں کامیاب ہوا کرتا ہے کوئی خواہش کوئی اسکی تمنا نہیں ہوتی جو فی الفور پوری نہیں ہوجایا کرتی۔

اس واسطے لازم ہے کہ جو شخص اپنی زندگی کو انسانیت کے معراج پر پہنچانا چاہتا ہے وہ کچھ عرصہ کے لئے طبیعت پر جبر کرے اپنے ادنے خیالات پر قبضہ

حاصل کرے چند ے فوری راحتوں کا دیوانہ نہ رہے اور آئندہ وجہ دونوں کے عمل سے خود بخود وہ اپنے حواس وقوار اور جمیع خیالات کا سچا مالک بنجائیگا اور پھر آپ سے آپ مسمریزم کی دلپذیر خوبیاں ہونے لگیں گی۔

# مسمریزم کا عامل اور اسکے مقناطیس بڑھانیکے طریقے

اول مسمریزم کی عظمت وعشق کا عامل کے دل میں پیدا ہونا اور مضبوطی سے گڑجانا ضروریات سے ہے۔

دوسرے صفائی کا عمل پیرا ہونا نہایت لازمی ہے صفائی سے ہماری مراد اندرونی اور بیرونی ہر قسم کی صفائی سے ہے اگر کوئی شخص اوپر سے پاک وصاف رہے اور اسکے باطن میں گندگی کے بنڈل بھرے پڑے ہیں تو اس سے کبھی یہ عمل نہ ہوسکے گا نیز ایسا شخص اُن لوگوں سے بھی بدتر ہے جو اوپر سے اپنا آپ بھی ویسا ہی ظاہر کرتے ہیں جیسے کہ وہ بیچ بیچ ہوتے ہیں گو وہ شرابی قمار باز زانی اور چور ہی بیشتر کیوں نہ ہوں۔

مثلاً آپ کو اگر کوئی میوہ فروش اوپر سے نہایت خوبصورت سرخ رنگ کا سیب یا انار دیتا ہے جو ظاہراً نہایت خوشنما، پاک وصاف، نظر آتا ہے مگر جب آپ کھر لیجا کر اسکو تراشتے ہیں تو اسمیں سے اندر سے گندگی و عفونت نکل آتی ہے دوسرا ایک پھل جو ظاہراً خوبصورت نہیں مگر اندر سے عمدہ لذیذ اور پاک وصاف یا معمولی حیثیت کا ہی نکلتا ہے تو آپ مقدم الذکر پھل کو نہایت ردی اور دینے والے کو دھوکہ باز کہیں گے۔

ویسے ہی جو شخص اوپر سے صاف تانا بنا ہوا ہے اسکی شوکت نفاخی، اسکی رنگین بنی داڑھی، اسکی پرہیزگاری کے مع لباس وغیرہ کی حیثیت میں عوام کو اسکی طرف پیروی کے لیئے تیار کرتا ہے لیکن جب لوگوں پر اسکی بناوٹی کاروائی کی حقیقت آشکارا ہو جاتی ہے تو وہ بجائے اسکی عزت کرنے کے حقیر الفاظ میں مخاطب کرتا ہے اور کریہہ نظروں سے دیکھتا ہے۔

اس واسطے آدمی کو واجب ہے کہ جیسا وہ سچ مچ اندر باہر سے ہے ویسا ہی پبلک پر ظاہر کرے اور خصوصاً اگر علم مسمریزم کے لیئے کوئی استاد منتخب کرے تو اسکو تو ضرور اپنی اندرونی کمزوریاں بتلا دے تاکہ مرشد اسکی مرضی کا کما حقہ راز پاکر مناسب علاج کر سکے۔

ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ مسمریزم کے عمل کے لیئے اول ہی چند یوم خیالات کو یکسو کرنے کو دنیاوی فریبیوں کو بھولنے کی مشکل نظر آتی ہے ورنہ رفتہ رفتہ جب خود ضبطی کی عادت ہو جاتی ہے تو خود بخود یوگ میں لذت اور لطف محسوس ہونے لگتا ہے اور پھر مشق وہ عمل کسی طرح کا بوجھ نہیں معلوم ہوتا بلکہ ہر قسم کی لذتیں ہیچ اور جذبات بالکل گندے دکھلائی دیتے ہیں اور سوا اپنے عمل کے اشتیاق کے دوسری کسی بھی نفسانی خواہش کی تمنا نہیں رہتی۔

عامل کو علاوہ مسمریزم کی لگن اور اندر باہر کی صفائی کے ذیل کے اوصاف سے بھی موصوف ہونا ضروری ہے۔

ایک تو اسے یہ پرواہ نہ رہے کہ لوگ میری نسبت کیا باتیں کرتے ہیں اور کہ آیا عوام الناس کا خیال میرے خیال کے برعکس ہے یا مطابق۔

وہ بالکل کم سخن ہو جائے بغیر اشد ضرورت کے کسی سے بات چیت کا [illegible] رکھے اور بحث و مباحثہ تو ہرگز ہرگز روا نہ رکھے ہمیشہ شورش سے دور رہنے کی سعی کیا کرے۔

دوستوں کی گپ بازی میں کبھی شامل نہ ہوا کرے۔

طبیعت کو سنجیدہ مستقل بنالے۔

قوت ارادی کو ایسا پکا کرے کہ اگر تمام عالم اسکے خیال کے خلاف رائے زن ہو تو بھی وہ شیر مرد اپنی رائے سے نہ پھسلے۔

بالکل نڈر رہے یعنے کسی دشمن یا حشرات الارض یا بڑے سے بڑے موذی انسان کا کبھی خوف نہ کرے وہ ہر وقت یقین رکھے کہ دنیا کی کوئی طاقت نہیں ہے جو مجھے رتی بھر صدمہ یا ضرر پہنچا سکے گی ہر بات پر متانت اور آشتی سے عمل کرے راست گو اور ایماندار ہو یعنے کسی طرح [illegible] سچائی و سلامت روی سے

انحراف نہ کرے۔

ہر وقت ہر ایک ذی حیات کی بہتری کا خواہاں رہے اور کسی ناموری یا ثواب کے خیال کو لیکر نہیں بلکہ انسان کے اعلیٰ عمل کا قانون اور اصول سمجھکر تمام مخلوق کی راحت اور دستگیری کا متوالا ہو جائے اپنی آسودگی حشمت و بہتری دوسرے ہمجنسوں پر قربان کر دے۔

ایشور کو سچے دل سے ہر جگہ حاضر و ناظر یقین کرے اور اسطرح نہیں جیسا کہ فی زمانہ ایک ہزار میں نو سو ننانوے انسان خدا کو حاضر و ناظر تصور کرتے ہیں۔ ملا پنڈت اور عام واعظ لوگ جگہ بجگہ یہ تقریر سب کچھ ہیں وہی ایک شہنشاہ دیدہ بینا سے دیکھنے والا بیان تو کرتے ہیں مگر خود جب کسی بدگفتہ بہ کرتوت پہ اتر آتے ہیں تو وہ "خالق اور رزاق" ہر شے پر حاوی و مبسوط وحدہ لاشریک "اللہ میاں" و حاضر و ناظر، پرمی پورن بھگوان خاک میں دبا رکھا جاتا ہے۔

جب کسی سیمین بدن حور نازک خرام نوجوان مس کے بالمقابل آنکھیں چار ہوتی ہیں تو وہ خدا لئے عز و جل کو سچ مُچ دل سے یک لخت محو ہو جاتا ہے۔ شراب وکباب میں رنگ رلیوں کے ساتھ ہی اسکی ہستی تک مشکوک ہو جاتی ہے۔

لیکن عامل مسمریزم کے لئے خدا کو سچے ایمان سے ہر جگہ ہر رنگ میں مخلوط و موجود دیکھنا چاہیئے ورنہ ہرگز ہرگز اس پاک عمل میں پورا پورا درک نہ عمل کامیابی نصیب نہ ہوگی۔

کیونکہ قوت جاذبہ تمام دنیا میں اسی نور کل واحد ذات کی بے چون و چرا تجلیات کا کرشمہ ہے اور عامل کو جب تک ہر طرف بلا کسی شک و دلیل کے ایک ہی ذات واجب الوجود دکھائی نہ دے وہ اپنی منزل مقصود پر پہنچ نہیں سکتا۔

جب عامل اپنے آپ کو ان متذکرہ صدر خیالات کے پرتو میں ڈھال سکے تو قوت جاذبہ یعنے مقناطیسی طاقت بڑھانے کے لئے ابتدائی مندرجہ ذیل مشق شروع کرنے چاہئیں۔

# آنکھوں میں کمیائی پاور بڑھانا

خیالات کی یکتائی سے آنکھوں کی مشق مکمل ہوتی ہے یعنے اگر طبیعت یکسو ہو کر نشست پر لگ جائے گی تب تو آنکھیں ایک شے پر جم سکیں گی ورنہ ایک چیز پر بلا پلک جھپکائے دیکھنا دشوار ہو جائے گا۔

اس عمل کے لیے ایک علیحدہ کنج تنہائی یں کمرہ منتخب کریں اسکو بالکل خالی کر دیویں اور اسکی چاروں دیواریں سفید کرالیں ایک دیوار پر بقدر ایک گز زمین سے اونچی ایک انچ سیاہ گول داغ بنائیں سیاہی نہایت گہری ہو اور داغ بناتے ہوئے خیال رکھیں کہ درمیان یا کسی جگہ پر بھی داغ میں کوئی سفید نشان نہ رہے یا داغ بجائے دیوار پر بنانے کے فلسکیپ کاغذ کے نصف تختہ پر بناکر تختہ چسپاں کرلیں اور دیوار سے دو فٹ کے قریب زمین پر چارزانو بیٹھیں۔ تمہارے بیٹھنے پر داغ اسقدر اونچائی میں ہو کہ ایک نظر اٹھا کر تمہیں دیکھنا پڑے روزانہ ایک وقت معین بناکر داغ کو دیکھنا شروع کرو اول ہاتھ منہ دھو لینا یا غسل کرلینا ضروری ہے اس عمل کے لیے نمک مرچ اور گرم و خشک اشیاء سے پرہیز کرنا واجب ہے ورنہ خشکی لگاتے ہوئے آنکھوں سے پانی بہے گا بہتر تو یہ ہے کہ چند روز نمکین غذا بھی چھوڑ دیویں اور فقط دودھ بادام پر گذارہ کریں ایک تو صرف دو مہینے سے طبیعت سے بے چینی و تلون کافور ہو جائیگی اور آپ سے آپ یکسوئی کا ملکہ روشن ہوگا۔

داغ کو دیکھتے ہوئے شروع میں داغ سے نصف انچ نیچے پر نگاہ رکھنا چاہیے اور دو چار منٹ میں خود بخود نظر اوپر اٹھ جائے گی اول اول ہلکے ہلکے سفید بادل سے داغ پر اٹھتے دکھائی دینگے رفتہ رفتہ وہ ابر پھیل پھیل کر داغ کو سفید کرنے لگیں گے۔

پہلے دن چند منٹ دیکھنے سے آنکھوں میں تکلیف محسوس ہوگا اور بعد از آں پانی بہنے لگے گا اور دیکھ نہ سکو گے لیکن دوسرے تیسرے دن زیادہ دیکھ سکو گے حتی کہ چند یوم بعد دو چار گھنٹے ایک ہی نظر سے بغیر پلک

چپکے سے دیکھنا مشکل نہ ہوگا۔

اب جس شخص نے ساتھ ساتھ خیالات بھی روک لیئے وہ کئی کئی گھنٹے برابر آرام سے دیکھا کرے گا۔ اس وقت داغ کو دیکھنے پر بیٹھتے پر چند منٹ ہی داغ ایک دم سفید ہو جایا کریگا اور طبیعت میں نہایت سرور اور لطف سا محسوس ہوا کریگا۔

جب کئی کئی گھنٹے بلا کسی دقت کے یہ عمل کر سکو اور فی الفور داغ سفید ہو جایا کرے تو یقین کر لو کہ اب تمہاری آنکھوں میں نور بڑھ گئی ہے۔ اس وقت مشق سے علیحدہ ہو کر اور ہر کام کاج میں تم جس شے کو دیکھو اس کو نہایت غور سے ٹکٹکی لگا کر دیکھا کرو۔ اگر انسان ہوگا وہ تمہاری ایک نظر سے قربان ہو جائیگا۔ جانور گھوڑا کتا بلی وغیرہ بھی خادم بن جاوے گا۔ اب زیادہ طاقت اور بڑھانے کے لیئے داغ کی مشق چھوڑ کر کسی کاغذ پر مصور سے خوفناک تصاویر بنواؤ اور ان کو دیکھا کرو۔ کبھی اپنے روبرو آئینہ رکھکر اپنی آنکھوں سے آنکھیں ملا کر دیکھو۔ ... جو تیار پانی پر بیٹھے ہوئے جانور پر ٹکٹکی لگانا چاہیئے۔

بچھو وغیرہ کے بعد چھوٹے بچے اور بلی وغیرہ پر نظر جماویں اور دل میں تصور کیا کریں کہ یہ ابھی ابھی سو جاوینگے اور بیہوش ہو جایا کرینگے

سانپ بچھو وغیرہ اگر اتفاقاً کہیں نظر آجاویں تو ان پر غور کی نظر ڈالو اور یقین کر لو کہ یہ جانور یہاں سے ایک انچ بھی نہ ہل سکینگے اور وہ تمہارے خیال اور آنکھ کی طاقت سے اس میں جنبش کرنے کی طاقت نہ رہے گی۔

گملے میں چھوٹے چھوٹے پھولوں کے پودے دیکھا کرو بہتر ہے اگر جو وغیرہ کسی برتن میں بو دیں اور جب وہ ایک بالشت کے قریب بڑھ جاویں تو انہیں کئی دن تک لگاتار دیکھنا اور تصور جمانا چاہیئے کہ اب یہ ہرگز اونچے نہ ہونگے اور سچ مچ وہ پودے نہ بڑھیں گے۔

اس مشق کے ساتھ ہی ساتھ لفظوں کی کشش بھی بڑھاتے رہنا چاہیئے۔ اسکی ترکیب یہ ہے۔

# ہاتھوں کی طاقت بڑھانا

کسی میز یا تخت پر ایک بڑی سی جلد بندھی ہوئی کتاب یا کوئی سرہانا رکھ لیں اسپر دونوں ہاتھوں سے اپنے جسم کی طرف کو مقناطیس کھینچنے کا عمل کریں۔

ہاتھوں کی دونوں ہتھیلیاں کھلی رہیں اور انگلیاں کی پوریں اندر کو جھکی رہیں۔ ہاتھ اس شے سے بقدر نصف انچ کے نیچے رہیں پرلی طرف سے اس چیز کے ساتھ ہاتھ چوڑا کر کے اپنی طرف آرام سے لاکر جسم کے قریب جھٹک دیا کریں۔ اور دوبارہ ایسا ہی عمل جاری کریں۔ اول اول یہ پرکٹس چند منٹ کرنے سے ہاتھوں میں تھکاوٹ سی پیدا ہو جاوے گی۔ اور ہاتھ بہت وزنی ہو کر مشق کرنے سے عاری ہو جائیں گے۔

آہستہ آہستہ یوم چند ایسا ہی عمل جاری رکھا جائیگا تو پھر دو تین گھنٹے لگاتار یہ مشق کر لیا کرو گے۔ اسوقت ایک آدھ گھنٹے کے بعد جب تم اپنی ہتھیلی اپنے چہرے کے پاس لاؤ گے تو اس میں خفیف سی لطافت ہو، خارج ہوتی ہوئی تمہارے منہ کے قریب محسوس ہوگی۔ اسوقت تم کو خیال کر لینا چاہیئے کہ اب تمہارے ہاتھوں میں کافی طاقت پیدا ہو گئی ہے

اب آزمائش کے لیئے بلی کتے کو یا بلا یا بچہ وغیرہ کو ایسے چند پاسز کرنے پر فوراً سلا دیا کرو گے۔ اور جب بیدار کرنے ہو تو اُلٹے پاس کرنے چاہییں پس ہاتھوں کی مشق مکمل ہو جانے پر مسمریزم کے تمام عمل کا دارومدار ہے۔ اور ہم مسمریزم کے با ترتیب کام میں لانا بیان بذریعہ معمول آئندہ صفحات میں ارقام کریں گے۔

## معمول کا انتخاب اور عمل کے طریقے

معمول عورت ہو یا مرد صاف دل ہونا چاہیئے عمر میں اگر مرد ہو تو دس سے

نوٹ۔ اس ہاتھ کی مشق کو پاس کرنا کہا جاتا ہے۔

۱۵ سال کے درمیان کا لڑکا ہو" عورت ۱۶ سال سے ۳۰ برس تک عمر کی ہو۔
ویسا کوئی رشتے دار ہو تو وہ سب سے اچھا معمول ہے بیٹا بھتیجا یا کوئی قریبی تعلق دار ہو تو بہت ہی خوب ہے عورت خصوصاً ایسی شکوہ فرمان بردار ہو تو افضل ہے بہرحال معمول اس قسم کا ہونا چاہیے جس کو عامل کی ذات پر پایئیز گی اور صاف خیالات کا اعتبار ہو وہ نزدیکی رشتہ دار ہونے کی وجہ سے ہر وقت عامل کی طرف سے کسی بدکوری کا منفی وہم بھی نہ رکھتا ہو اور یاد رہے اگر معمول کے دل میں عامل کی نسبت ذرا بھی کسی بدی کا خیال بھی گذرے گا تو وہ کبھی اسکے عمل سے متاثر نہ ہوگا۔ معمول بالکل سادہ لوح ہو۔ نازک بدن ہو قبول صورت اور نیک سیرت ہو۔

پاک وصاف رہنے کی عادت رکھتا ہو۔
ہر کام پر مستعدی سے ڈٹ جانے کی طبیعت کا ہو۔
عامل پر خالص نیت سے کسی برائی کا ایمان رکھتا ہو۔
مسمریزم کی عظمت کا قائل ہو۔
عمل میں خود دلچسپی لیتا ہو۔
بالکل ایک خیال پر گڑ جانے والا ہو ڈبل ل رکابی مذہب نہ ہو۔
ہمیشہ سچ بولنے والا ہو
بہت باتونی نہ ہو۔
روحانی باتوں کا شائق ہو۔
نئی معلومات کا جوئندہ ہو۔
عامل کی ہر بات پر پورا پورا اعتبار رکھتا ہو۔

چند عورتوں یا لڑکوں میں سے معمول چھانٹنے کا طریقہ یہ ہے کہ ایک ایک کو پاس بٹھا کر عامل کو چاہیے کہ صرف دو منٹ تک ہر ایک معمول کی دونوں ہتھیلیاں اپنی ہتھیلیوں میں لے اس طرح کہ عامل کے انگوٹھے معمول کے انگوٹھوں پر آ جاویں بعد ازاں آنکھوں سے آنکھیں ملائے اچھا معمول فوراً اثر قبول کرے گا اسکے چہرے پر پسینہ آ جائے گا اور موسم نہ ہونے پر

بھی اس کا جسم عرق سے تربتر ہو جائیگا آنکھیں لڑاتے لڑاتے اسکی آنکھوں میں غنودگی سی طاری ہونے لگے گی۔

برعکس جو معمول قابل عمل کے لئے نہ ہو اسکے جسم پر کوئی نشان ظاہر نہ ہوگا اور وہ شروع سے برابر تمہارے بالمقابل گھور کر دیکھتا رہے گا۔

اچھے معمول کو جدا کر کے روزانہ ایک وقت مشق کے لئے مقرر کریں بالکل خاموشی کا مکان ہو جہاں پر نہ تو زیادہ روشنی ہو نہ تاریکی ایک خلوت کی جا ہو ایسے مکان میں اول معمول کو یقین دلا دیں کہ اس کیمیائی علم سے تم کو ابھی ابھی ایک قسم کی خواب سی وارد ہوگی اور تم نہایت عجیب و غریب نظارے دیکھوگے تم کو وہ وہ چیزیں دکھائی دیں گی جن کا اس مادی دنیا میں نام نشان بھی نہیں ہے اور تم نہایت فرحت اور راحت کے منظر دیکھوگے تم جس قسم کا عمل کرنا چاہوگے وہ حسب ارادہ فوراً سرانجام ہو کریگا۔ دن بدن اس عمل کی برکت سے تمہاری آتما نہایت طاقتور ہو جاوے گی پاکیزگی اور نیک اعمال تمہاری عادت ہو جاویں گے اور کسی شخص کو جرات نہ ہوسکے گی کہ کسی بد کام کیطرف تم کو ترغیب کرسکے۔

معمول کو مقابل ایک کرسی پر بٹھالو اور پاؤں تو اسکے دونوں ہاتھ اپنی ہتھیلیوں میں انگوٹھے ملا کر پکڑلو یا معمول کے گھٹنے پر ہتھیلیاں رکھ لو اور آنکھوں سے آنکھیں ملا کر اسکو حکم دو کہ ہرگز آنکھ نہ جھپکے اور تمہاری نظروں میں نظر ملا کر دیکھتا رہے چند منٹ بعد اسکو کہہ دو کہ اب تم پر خواب مقناطیسی کا عمل شروع ہو گیا ہے اور تم ابھی ابھی اپنی حالت سے غافل ہو جاؤ گے چنانچہ معمول پر غنودگی کا دورہ شروع ہو جائے گا اسوقت ہاتھ جدا کر کے اسکے سر سے لیکر نیچے پیٹ تک پاس کرنا شروع کرو جب ہاتھ نیچے لایا کرے تو جھٹک کر دوبارہ اوپر سے یہی عمل کیا کریں۔

ایسا عمل کرنے سے پندرہ بیس منٹ تک معمول اپنی یادداشت سے غافل ہو جاوے گا اور ہر ایک بات میں تمہارا مطیع ہو جائے گا اسوقت جس قسم کا کام لینا ہو لیں۔

اور بھی کئی طریقے حیرانی خوب نفوذ کرتے ہیں ایک تو اسکی ہتھیلی یا
دائیں ہاتھ کے انگوٹھے پر سیاہ داغ بناؤ اسکو سکھا کر اسپر تھوڑے چنبیلی یا
حنا کا تیل چپڑ دیں تاکہ وہ شفاف ہو جائے اور اس میں معمول کو اپنا
چہرہ نظر آسکے۔

یا ایک شیشے کا گلاس نشست کے قریب پانی سے بھر لیں اس میں
اول اپنے خیالات داخل کریں یعنی کہ جس قسم کا کام لینا ہے بہتر طرح
کی دلیلیں خیال میں لا کر اس گلاس میں کئی منٹ اچھی طرح لگا کر دیکھتے رہیں
ازاں بعد معمول کو اس پانی پر نظر تا بر دیکھنے کو کہیں جب وہ چند منٹ دیکھے
گزریں تو پوچھیں کہ آیا کوئی بادشاہ کی صورت نظر دکھائی دیتی ہے وہ شاہ
میں جواب دیگا پھر اسے کہنا چاہیئے کہ تم بھی ایک ہاتھی پر سوار ہو کر شاہی
دربار میں جاؤ اور وہاں جب بادشاہ دربار لگا بیٹھیگا تو اپنا مدعا ظاہر کرو۔
معمول تمہارے حسب خیال ہر ایک نقشہ دیکھتا رہیگا اول اسی وقت
اسکو ایک خادم آکر [illegible] معمول کو [illegible] پہنچنے پر اسکو
جگہ بادشاہ کے قریب نشست کی ملے گی اور خود بادشاہ اس سے
پوچھیگا کہ تمہارا کیا کام ہے۔

پھر جب تم [illegible] ہوگا اس کو [illegible]
منگا یا بنانے کا مثلاً کسی مریض کا علاج کرانا ہے تو بیماری وقت بادشاہ کے
حکم سے کوئی کامل طبیب [illegible] جیسا مریض بھی اسی جگہ موجود ہوجائیگا حکیم
معمول کے روبرو مریض کا معائنہ کریگا اور جس قسم کی دوا تشخیص [illegible]
ہوگی وہ سارا نسخہ بمعہ دیگر عملیات کے حرف بحرف معمول کو سمجھایا جائیگا۔

عامل کو چاہیئے کہ ایسے وقت میں وہ تمام ہدایات [illegible]
لکھتے رہے کیونکہ بعد اس حیرانی خواب کے معمول کو تو کچھ بھی یاد نہیں
رہتا اگر کسی [illegible] نصیب [illegible] تو بادشاہ سے [illegible]
فوراً بڑے بڑے عقلمند مجرب کار تجار لکھے گئے جاویں گے وہ مشورے کریں گے
اور نہایت بیش قیمت تجویزیں اس روزگار کو ترقی دینے کی نکالیں گے۔

اگر غلہ یا گھی تیل وغیرہ خریدنے کا ارادہ ہو تو عمدہ عمدہ عالم منگائے جائیں جو علم طبیعات و سائنس کے ماہر یکتا ہونگے وہ معمول کے روبرو تمام سامان کے متعلق پیش نظر رکھ کر بحث کریں گے وہ ہر ایک قسم و ہر مہینے کا بازار کا مواز دیکھیں گے وہ بجنس ہر ایک موسم کی گرم بازاری معمول کو نظر آئیگی اور وہ پکار کر کہیگا کہ اُف گھی میں کتنا فرق ہوگیا یہی روغن بیساکھ میں دو سیر روپے کا اور اب اڑھائی روپیہ سیر ہوگیا۔

اگر گھوڑا خریدنا ہے تو عمدہ سالوتری اور شاہسوار منگائے جاویں گے۔ وہ بتلا دیں گے کہ فلاں فلاں اوصاف کا جانور تم کو مفید ہوگا بلکہ جہاں جہاں نمائش تیزنے والے ہوگی اُس شخص دن کا تمام منظر معمول کو دکھایا جائیگا اور وہ ان گھوڑوں سے چند گھوڑے چیدہ چیدہ کہہ دیں گے جو خریدار کو بہت منافع دیں گے۔

مثلاً کسی کو رشتہ کا دعا ہو تو اُس شخص کا نام لینے پر جیسے جیسے رمال و نجومی تیز ہو جاویں گے اور وہ اُس شخص کی تمام زندگی کے متعلق کامل غور سے حساب لگا دیں گے اور صاف واضح کر دینگے کہ آیا اُس شادی سے راحت نصیب ہوگی یا ساری عمر کا ناموافقت کا جھمیلا پڑ جائے گا اور تمام اولاد رہیگی یا نہ رہیگی ورنہ نہیں ہوتی تھی۔ قیاس یوں ہی ہر ایک امر کی وہیں کو حقیقت دریافت ہو سکے گی۔

لیکن ایسا کرنا چاہیئے کہ ایک بات کا ہی تمام احوال دریافت کرنا چاہیئے مثلاً ایک وقت میں کسی مریض کا علاج کرانا ہے تو اس وقت اور دوسرا کوئی فیصلہ پیش نہ کریں بعد تین چار گھنٹے کے اور امور دریافت کریں۔

ہر ایک امر کا حقیقی راز معلوم کر لینے پر معمول کو اصلی حالت پہ لے آنا چاہیئے اس کا طریقہ یہ ہے کہ جب سب کام راس ہو جائے تو معمول کو کہیں کہ اب یہاں سے رخصت لیکر اپنے مکان پر چلنا چاہیئے اور معمول وہاں سے رخصت ہونا محسوس کرے گا تب اسے آرام سے راستہ دکھلاتے آویں اگر رات کا وقت ہے اور سخت تاریکی ہو تو اسکے گرد ایک روشنی کا حلقہ بنا دیں جو صرف

تمہارے روشنی میں ایک لکیر دار چکر بننے سے اسکو اُجالا کر دے گا یعنے وہی حلقہ اسکے سامنے فیتہ سا چمکتا ہوا نظر آ جائے گا۔

بس سواری کا خیال دلاؤ گے وہ اسی کا تصور کرے گا مثلاً وہ دور دراز مسافت ہے تو موٹر کار یا ریل گاڑی میں لانا چاہیئے تمہارے ایک دفعہ کہنے سے کہ کیوں سامنے ٹرین آگئی ہے تو وہ ساتھ کہدیگا کہ "واقعی کھڑی ہے" اب اسکو کہیں کہ وہ جو سامنے بابو کھڑا ہے اسکو بولو کہ تم کو ٹکٹ وغیرہ دیکر فسٹ کلاس کی گاڑی میں بٹھا دیوے چنانچہ تمہارے کہنے کے ساتھ ہی اسے سوار کر دیا جائے گا۔

راستہ میں پوچھو کہ بارش ہے یا دھوپ مگر وہ بات پوچھو جس کا تم نے نقشہ کر لیا ہے یعنے اگر بارش کا خیال دلانا ہے تو صرف اتنا کہو کہ گاڑی کے باہر ہاتھ نکال کر دیکھو تو کیسے پانی گرتا ہے معمول فوراً جواب دیگا کہ ابھی تو موسلا دھار بارش ہے۔

ایسے ہی باتوں باتوں میں اسکو گھر پہنچا دو اور اس وقت چند منٹ الٹے پاس کر دو یعنے جس طرح ہتھیلیوں کو اوپر کی طرف سے نیچے کی طرف کرتے تھے ویسے ہی نیچے سے اوپر کو ہاتھ لے جاؤ اور بعد ازاں کہو کہ اب تم بیدار ہو گئے اور اب تمہاری اصلی حالت ہے آنکھیں کھول دو اور فوراً معمول ہوش میں آجائیگا۔

اگر تمام کام ختم کرنے پر معمول خود گہری نیند میں سونا پسند کرے تو بیشک اسے سونے دینا چاہیئے مگر دو تین گھنٹہ کے بعد اسکی غفلت حالت میں ہی بذریعہ اُلٹے پاسوں کے بیداری کی توجہ کرنی چاہیئے۔

اگر درمیان عمل کے کسی جگہ سے معمول گھبرا اٹھتا ہو ڈر یا خطرہ محسوس کرے یا اسکو وہ تمام کام دشوار نظر آتا ہے یا تھکاوٹ کا شاکی ہو فوراً بیدار کر دینا چاہیئے بعد ازاں گرم گرم دودھ پلا کر سلا دینا چاہیئے اور دوسرے دن پر وہ بات دریافت طلب ملتوی کر دیں۔

# مسمریزم کے شعبدے

نگس گل میں رنگ ہے گل کا ولیکن بو نہیں

مسمریزم کے عمل سے ایسے عجیب و غریب شعبدے دکھلائے جا سکتے ہیں کہ بڑے بڑے علماء اور فلسفی بھی دیکھکر حیران و ششدر رہ جاتے ہیں۔ عامل کے منصوبے دراصل بعض اوقات محض خیالی ہوتے ہیں جن کی اصلیت نظر آتی ہیں کوئی انوکھا منظر محض عامل کی ضمیر میں پیدا ہوتا ہے تو وہ مجمع میں بذریعہ معمول پیش کیا جاتا ہے تو تمام ناظرین اسکی سچائی کے قائل ہو جاتے ہیں۔

بعض زبردست عامل جن کا جادو عوام الناس پر نہایت مضبوطی سے چل جاتا ہے جن کا ایک فرضی تماشہ بھی ہمیشہ کے لیے ان تمام شاملین کو سچا پہنچاتا ہے۔

اہل تصوف کے خیال میں حقیقتہً یہ دنیا بھی ایک بالکل خیالی شعبدہ ہے اور جب یہ تناسخ کے دوائر میں انسانی تخیلات کا منبع بنجاتی ہے تو اسکی سچائی میں کوئی حرف نہیں آ سکتا۔

عامل مسمریزم صرف خیالات کی برکت سے بڑی بڑی چیزیں دکھلاتا ہے وہ چاہے تو ہزاروں انسانوں کو ایک کتے اور گدھے کا پیکر کرسی بنا کر دکھلا دے امریکہ میں ایسے مسمریزسٹ خیال کے مضبوط موجود ہیں جو دوات کا ہاتھی اور ڈبل روٹی کا زندہ وحشی زور "ببر شیر" بنا دیتے ہیں۔ یہ نہیں کہ صرف عامل کے تصور میں وہ فرضی جانور نظر آتا ہے بلکہ عمدہ بڑے بڑے پڑھے لکھے انسان اس نظارہ کو دیکھنے میں اسکی اصلیت کا شک و شبہ نہیں کرتے۔

تم اول اپنے ارادے باول میں قوت کو مضبوط کرنا سیکھو۔

بعد ازاں کچے دل کے سادہ لوح انسانوں کو مسمریزم جھوٹے شعبدے دکھلایا کرو، اور تم یقین رکھو جب چند دفعہ پہلے پہل تمہیں کامیابی نصیب ہوئی تو پھر ہر ایک بات میں تمہارا ہی حکم نافذ کر دینا درست ...... اثر کریگا۔

خیالات کی مضبوطی کا یہ قاعدہ ہے کہ اول تو ہر ایک نامعلوم بات میں تم رائے دیا ہی نہ کرو جو لوگ ہر وقت ہر ایک کام کے شروع میں اول ہی اس کے انجام کا اپنی حسب پسند فیصلہ کر دیتے ہیں یعنی ہر امر میں آپ سے آپ حکم لگا دیتے ہیں کہ ہاں ہمارا یہ کام ضرور ہی ہو جائیگا۔ اگر کوئی شخص سوال کرتا ہے تو اسکو بھی حسب منشا اس کے دامن مقصود بھر دیتے ہیں حاملہ مولود کا سوال کرے تو ہر ایک کو فرزند نرینہ ہی بخشتے ہیں۔ ایسے لوگ اسوقت منہ سے بکو بس تو کر دیتے ہیں۔ مگر بعد ازاں بھول کر بھی اسکو جوں کا توں عمل کرنے کا تصور نہیں کرتے ہیں۔ نیز وہ وقت و محل اور موافق و ناموافق کو نہیں دیکھتے ... ایسا ہونا لازم ہے۔ پس تم پر یہ واجب ہے کہ جو کام تم ضرور اپنے خیال کے مطابق کرنا چاہو ہر وقت اسکا تصور رہے پھر وجہ ہر بار اسکا خیال کبھی نہ بھولو تب تو وہ جوش کو قوی اثر کریگا اور اگر خود تمہاری نیت میں اس کام کے متعلق کیا بننے کو شک پیدا ہو گیا تو بادی النظر سے حسب خواہش کبھی پورا نہ کرے گا۔

مثلاً بادل چھائے ہوئے ہیں اور چند احباب بیٹھے ہوئے منتظر ہیں مگر کہ ہاں پانی برسے گا یا نہیں تم اول تو خاموش رہو اور اگر تم سے پوچھا اس کا جواب ڈالا گیا ہے تو غور سے سوچ کر ایک بات کہہ دو اگر تم نے کہدیا ہے کہ ہاں ابھی ابھی پانی ضرور برسے گا تو اپنی اس بات کا دل سے یقین کرلو۔ اور اگر ہر ایک شخص صد ہا دل سے تمہاری تردید کرتا جاوے کہ بارش نہ ہوگی مگر تم اپنے خیال میں کبھی ضعف کو ایک ذرہ بھی نہ آنے دو اور یقین رکھو اتفاقاً برکھا شروع ہو جائے گی لیکن اگر ... تم اپنا دعویٰ شروع رکھو اور بعد میں تم کو بھی شک پڑ جائے کہ شاید بارش نہ ہی ہو تو یہ شاید تمہاری بات کو پورا کرنے میں ضرور روک ڈالیگا۔

ہم نے معمولی عمل کے لوگوں کو شعبدے دکھلا کر ترقی کرتے جانا بیان کیا ہے اس کو تو جنگ یہ ہے کہ بالکل ذرا ذرا سی بات سے دیہاتی ناخواندہ لوگوں کو تو ایک کرشمہ چونا دیسے شعبدے ہیں بیٹھک اگر تم دیکھو کہ ہم معمولی خوراک سے بھی اعلیٰ لذیذ مٹھائیوں کا مزہ چکھا دیتے ہیں وہ حیران ہو کر تجربہ کرنا چاہیں گے تم ایک آلو یا شلغم منگا لو اور ان سب کے روبرو چاقو سے چھیل کر گول سا لڈو بنا لو اور اس پر چند منٹ تک بذریعہ نگاہ مسمرائیز کرو اور دونوں ہاتھوں میں دبا کر اچھال کر گویا تمام طاقت بھر لو اب ایک ایسا لڑکا منگاؤ جس کو اس شعبدہ بازی کی اصلیت کا پتہ نہیں ہے اس کو سب کے روبرو وہ چھلا ہوا آلو دیدو اور کہو کہ کھا کر بتلا دے کہ آیا ان لڈوؤں میں شکر کافی ہے یا اور ڈالنے کی ضرورت ہے وہ شخص خوشی خوشی سے وہ کھانے لگے گا اور صاف کہدے گا کہ یہ تو بہت لذیذ لڈو ہیں۔ تمام ناظرین تمہاری کرامت کے قائل ہو جائیں گے۔

اس کے بعد لوگوں میں کسی دن دعوے کرو کہ ہم ہر شخص کے دل کا سارا بھید پوچھ سکتے ہیں خواہ کیسے ہی راز کا انسان ہو تم اسکو اوپر بتہ نہ دو اور ہم سب باتیں اسی زبان سے تم کو سنا دیں گے جب سب لوگ اس شرط کو دیکھنے کے مشتاق ہو جائیں تو جو باتیں تمام مختلف مل کر پوچھنی چاہتے ہیں ان سب کو ایک کاغذ پر لکھدو۔

مثلاً کوئی بہادر اور بہت دولتمند زمیندار ہے مگر عوام الناس کا ہمدرد نہیں ہے تو انکے لیے سب سے صلاح کرکے تجویز کرو کہ ہم اس شخص کو قوم کا خادم بنا دیتے ہیں اور یہ اپنے تمام ارادے خواب کی حالت میں تم سب کو بتلا کر کہتے دیگا اور اسی حالت میں دلمیں پختہ عہد کرے گا کہ اب قوم پر تمام جان و مال قربان کر دوں گا اب ترکیب یہ ہے کہ تم ایک کاغذ پر جو باتیں اسکے منہ سے سننا چاہتے ہو لکھ لو تمام لوگوں کو جن کے ساتھ تمہارا راز بن گیا ہے وہ لکھا ہوا مضمون سنا دو اب وہی کاغذ اس شخص کے سرہانے کے نیچے کسی ترکیب سے اسکے سونے سے پہلے رکھوا دو اور وہ شخص جب

سونے لگے تو۔ خود سامنے بیٹھکر اپنے وہی تمام خیالات اسکے دماغ میں بذریعہ
نقطہ داخل کرنے شروع کرو۔ ضرور نہیں کہ تم اس کے قریب ہی نشست کرو
بلکہ دس بیس پچاس کوس پر بھی یکساں فائدہ ہوگا۔

تم پختہ یقین کرلو کہ ابھی خواب میں بذریعہ تمہارے خیال کی قوت جاذبہ کے اس
کے دماغ میں کیسائی پراگندگی اور تمام ملک کی دردناک حالت اسکے روبرو آجائے
گی اسکو ایک سرے سے دوسرے تک تمام برادران وطن کا رنج و حسرت بھرا
نقشہ نظر آجائیگا تم پکا یقین کرلو کہ یہ ابھی ابھی دیکھے گا کہ "ہزاروں لاکھوں آدمی
روزانہ قحط اور پلیگ کی نامراد موت سے مرتے جارہے ہیں لاکھوں کو ایک وقت
بھی کھانا نصیب نہیں ہوتا سینکڑوں قرض کی وجہ سے دکھی، کمائی و قوت کو دھکا دے
رہے ہیں کروڑوں اشخاص کا کوئی پشت و پناہ ہی نہیں ہے اور ساتھ ہی اپنے
تحریر شدہ خیالات اسکی یادداشت میں نقش ہوں کہ اب میری امداد سے قوم
کے کچھ دکھ دور ہو سکیں گے [illegible] مجھے مدد دینا چاہیئے چنانچہ وہ شخص سویا ہوا
سب کے روبرو چلا اٹھیگا کہ افسوس ملک کی کیسی دردناک حالت ہے۔

ہائے کس طرح وطن ایک ایک پیسے کے لیئے محتاج ہو رہے ہیں اپنے لخت جگر
چند روپیوں پر بیچتے ہیں عزت کی مٹی خراب ہو رہی ہے [illegible] غیر قوم کے [illegible] میں
مگر حیف کہ پھر بھی ان کو پیٹ آرام سے نہیں ملتا کتے گھوڑے گدھے وغیرہ پیٹ
پاتے ہیں اور انسانوں کی یہ حالت ہے۔ میں تمام جائداد قوم پر صرف کردونگا
زندگی بالکل ہیچ شے ہے کہ یہ بالکل سچ ہے کہ سنسار خواب کی تمثیل کا ہے
آجتک میں نے جتنے مزے کئے ہیں تمام گذشتہ ایام خواب کیطرح نظر آتے ہیں اسی طرح
آئندہ زندگی گذر جائیگی اگر قوم پر میں نے آج اپنا سب کچھ قربان کردیا تو
یہ میرا نام روشن رہیگا بس آج سے میں قسم کرتا ہوں کہ اپنی تمام منقولہ و غیر
منقولہ جائداد قوم پر نثار کردونگا [illegible] آج سے اپنی طاقت بجز بعد وجہ [illegible]
اور تمام زندگی قوم کی خدمت کے لیئے وقف کرتا ہوں میں اب روپیہ پیسہ
خیرات کردونگا اور بجائے اس اپنے موٹے الفاظ میں ہی تمام ملک میں پھر
کر عوام الناس کو بہتری کے وسائل پھیلاؤنگا ہر جگہ زور شور سے

امراء کو غرباء کی دستگیری کا خیال دلاؤں گا اُن کو بہ لحاظ و خوشامد منہ پر کہہ دیا کروں گا کہ لعنت ہے تمہاری دولت و عیش و عشرت پر جو تمہارے حقیقی بھائی ایک ہی مٹی کے بنے انسان ایک ایک لقمے پر محتاج ہیں بلکہ بھوک سے تڑپ تڑپ کے جان دے رہے ہیں اور تم لوگ رنڈیوں کے تھرکتے پیروں پر لاکھوں روپیہ روزانہ شراب اور چرس جنگ پر اڑایا جاتا ہے یہ روپیہ اگر غریبوں کی امداد پر صرف کیا جائے تو آج ہی تمام دکھ کافور ہو جاتے ہیں میں اس وقت تک دم نہ لوں گا جب تک کہ تمام قوم سے شراب اور ساری منشیات دفع نہ کرا لوں گا غرضیکہ اس قسم کے شعبے مسمریزم کی وساطت سے بالکل آسان ہو سکتے ہیں لاکھوں انسانوں کی زندگیاں سچ مچ اور ہو سکتی ہیں ہر ایک قسم کی بری عادتیں اسی مقناطیسی خواب کی حالت میں ترک کرائی جا سکتی ہیں اور جب سویا ہوا ایک شخص ایسی باتوں سے متاثر ہوتا ہے تو بیدار ہی ہیں خود بعضوں کو وہ خیالات یاد نہیں رہتے اور تم ایک دفعہ اس کو وہ نیچے معتبر کئے جائیں اس وقت بتلادو وہ فوراً سامنے خیالات یاد کر لیتا اور اُن پر کاربند ہو جاتا ہے۔

جب ایسے لوگوں میں چند ایسے منتشر شعبے صحیح اتر چکیں تو تم جب چاہو ان سب کو چند تماشے دکھا سکتے ہو تم ایک معمولی لکڑی لے لو اور سب کو بتلا دو کہ یہ بھی سانپ بن جائے گا۔

اس لاٹھی پر ایک کاغذ یا کھدر یا سا کپڑا لپیٹ دو اور چند منٹ اِدھر اُدھر باتوں کے چکر دیکر تمام تماشبین کیطرف ہر ایک سے آنکھ ملاتے جاؤ جب سب سے ایک نظر مل جائے تو یہ بھی تصور کر لینا کہ میری آنکھ کی کیمیاوی پاور سے ان کو میرے ارادے کے مطابق یہ لکڑی سانپ نظر آئے گی بعد ازاں پھرتی سے وہ کاغذ یا کپڑا جھٹکا اتار دو اور ہاتھ سے لاٹھی پھینک دو کہ یہ دیکھو یہی ہے تو سانپ نکل آیا چنانچہ حسب منشا تمہارے لکڑی ہاتھ سے چھوڑنے کے ساتھ ہی وہ سانپ بن جائے گا اور بالکل سچے زندہ سانپ کی طرح دوڑنے لگے گا اگر کوئی نیا شخص بھی اس مجمع میں موجود ہو تو وہ اسے سانپ ہی۔

دکھائی دے گا۔

جو شخص رفتہ رفتہ اس شعبدے بازی میں کمال کرے تو گھڑیاں اور شیشے کے ظروف چینی کے برتن شکستہ کرکے فوراً ویسے کے ویسے درست کر دیتا ہے۔ ایک چینی کی رکابی کو ریزہ ریزہ کرکے پستول میں بھر لینا اور سامنے دیوار پر نشانہ لگانا۔ وہاں پر سالم رکابی دیوار کے ساتھ چمٹ جاوے گی۔

یہ تمام متذکرہ صدر باتیں ہرگز ہرگز محض فرضی نہیں ہیں۔ اور ضرور ایسے ہی ہوتا ہے مگر جیسا ہم نے پیشتر لکھا ہے حقیقت میں شعبدہ ضرور ہیں اور تمام ان نقوش کی عمارت عامل کی مضبوط نیت پر دارومدار رکھتی ہے۔

اگر کوئی عامل یہ بھی مضبوط قیاس کر لے کہ میرا ہر ایک شعبدہ تو درحقیقت میں ایک کرامت مشہور ہو جائے تو وہی شہرت برقرار ہو جاتی ہے۔

ہم نے بہت عرصہ ہوا ایک ایسا عامل فقیر ڈیرہ دون کے علاقہ میں دیکھا تھا جس نے وہاں ایسے ایسے عجیب شعبدے دکھائے تھے کہ اگر ہم وہ تمام ارقام کریں تو شاید آج کل کے انگریزی خواں قیاس میں نہ لاویں۔ وہ فقیر ایک برہمن کے گھر میں قریباً دو مہینہ قیام پذیر ہوا تھا۔ آخر جب وہ جانے لگا تو [illegible] برہمن سے [illegible] بہت خوش [illegible] کوئی [illegible] جو تو بتلا دو۔ برہمن نے کہا کہ میرا لڑکا کوئی اٹھارہ سال عمر کا ہے اس کو کوئی وظیفہ سیکھنے کا بندوبست کی مگر اس نے ایک حرف تک ہضم نہیں کیا اور بہت شریر اور آوارہ ہے۔ اس کا کچھ ہو سکے تو میں تمام عمر آپ کی عنایت کا [illegible] نوجوان کو خواب حیوانی میں ذکر بالکل بشکل مردہ بنا دیا اور ایک آہنی [illegible] سے اس کی زبان پر چند حروف کندہ کیے اور اسی حالت میں رہنے دیا۔ برہمن سے کہا کہ پرسوں کے دن تک اس کو بالکل یونہی رہنے دو [illegible] اس کو [illegible] دودھ میں حل کرکے اس کے حلق میں ٹپکا دینا چنانچہ فقیر تو اسی وقت وہاں سے کوچ کر گیا اور برہمن کا لڑکا جب اس کی حسب تلقین بیدار کیا گیا تو ہوش میں آتے ہی

ـــــ کرشن جی کا [illegible] جن کو [illegible]

ایسے ایسے غضب کے شلوک سنسکرت کے بولنے لگا جو اسکا والد اچھا پنڈت ہونے پر بھی سمجھ نہ سکتا تھا بعد ازاں اس تمام دیار میں وہ بہت بڑا مشہور اور معروف پنڈت ہوا۔

وہ فقیر ہزاروں اشخاص کے سامنے تماشے اور دن تلی کے طور پر ہوا آگ اور پانی کو ٹھوس کر دیا کرتا تھا مٹی میں کسی کو پیڑا یا لڈو بنا دیا اور منہ سے کہا کہ کھاؤ کیا خوب مٹھائی ہے اور جب اس شخص نے منہ میں وہ شے ڈالی تو سارا منہ یکدم پانی سے بھر گیا اور وہ شیرینی صاف اڑ گئی ویسے ہی آگ کا گولا باندھ کر گھاس پھوس کے بڑے بڑے انبار جلا دیتا تھا۔

الغرض مسمریزم ایک ایسا فن ہے جو اگر پورا پورا عمل دخل پانے سے ہر ایک معمولی شخص بھی ایک بہت بڑا ساحر و جادوگر ہو سکتا ہے اس کے فیض و کرشمات سے بڑے بڑے ضدی لوگوں کو اپنا معتقد اور قائل بنا دیتا ہے لیکن پھر ہم ایک دفعہ کہہ دیتے ہیں کہ ہر قسم کی کامیابی کا منحصر فقط انسان کے اپنے ہی ان قول عقیدے اور نقشے پر ہے۔



## عملِ تصور

مسمریزم کا عامل تصور کے عمل میں جس قدر کہ پختہ ہو گا [illegible] ہر ایک بات میں کامیاب ہوتا ہے تصور کس طرح کا کیا جاتا ہے کچھ طریقے جداگانہ عمل کرنے کے ہم بھی اس عنوان کے ذیل میں بیان کریں گے مگر یہاں ہم نے ذکر نہ بھی کیا مگر تو ایسی بھی حسب موقعہ و عمل اپنے خیالات کو تصور میں جمانے سے عامل کو ضرور کامیابی حاصل ہوتی ہے۔

تصور کے عمل سے ہمارا مدعا عامل کی قوت ارادی کے استقلال سے ہے یعنی کہ عامل اپنی قوت متخیلہ ایسی زبردست بنالے کہ ہر شے کا خاکہ اپنے ذہن میں آسانی سے اتار سکے یہی کیفیت کا نام ہے جس کو تخفیف اشارہ یوگ کی ابتدائی تعلیم میں ہم انکشاف کر آئے ہیں۔

جب تم کسی کام کو سرانجام کرانا چاہو تو جس شخص کا اس کام سے واسطہ ہے

اس کو تحریک دیکر تم خیالی تلقین شروع کر دو گویا تم اپنے تصور میں اس
کام کے تکمیل کی علامت بنا رہے ہو۔ اس عمارت کا جیسا منصوبہ تم نے
ذہن میں تصور کیا ویسا ہی تمہارا کام مکمل ہو گا۔

عمل تصور کے لیے ان پانچوں حواس یکجا کاشت کر دینے ضروریات
سے ہیں کیونکہ جب تک اس جسمانی مشین کے جملہ اوزار یعنی پرزے یکجا
حرکت میں کام نہ دینگے کبھی متصور تجویز مرتب نہ ہو گی بلکہ بگڑے ہوئے
صورت کا نقشہ ہی بگڑنے لگتا ہے اور آئندہ ترقی کرنا تو درکنار الٹے راستہ
تنزل پانا بھی لازمی ہو جاتا ہے۔

جس طرح بگڑے ہوئے تو مشین کام پہ پرواز ہوتے ہیں اور جس کو فرصت نہیں
ہوتی وہ ہمیشہ کے لیے ہمیشہ یک جا رہتا ہے ایسے ہی اگر پانچوں حواس یا
ان میں سے دو تین بیکار سرگشت پر لگے رہیں گے تو ہرگز کسی بات کا تصور
منزل کیطرف چل نہیں سکے گا۔

جہاز کا کپتان ملاحوں کو ہر وقت کسی نہ کسی کام پر لگائے رکھتا ہے اور اگر
ان کو نکما بیکار چھوڑ دے تو وہ اپنے ہی [illegible] جھگڑے میں پڑ جاتے ہیں اور
بجائے جہاز کو سلامتی سے آئندہ رخ چلانے کے اس سے غافل ہو کر بیڑا
غرق کرنے کے موجب ہوتے ہیں ایسے ہی اگر حواس روح سے آزاد ہو کر
ادھر ادھر خود سیر ہو کر اپنا کر توتوں میں لگ جائیں [illegible]
تو کوئی تصور پورا نہیں ہو سکیگا۔

تصور کو انگلش میں [illegible] کے نام سے یاد کیا جاتا ہے جس کا دوسرا نام مراقبہ
یعنی سمادھی ہے یہی تصور کا خاص درجہ ہے یعنے سمادھی کے وسیلے تک
قوت متخیلہ کو ذہن میں ثبت کر لیا جائے تو ہر ایک ارادہ فوراً مکمل ہو جاتا ہے
تصور سے بڑے بڑے اہم کام آناً فاناً بلا کسی بیرونی امداد کے تکمیل پا جاتے
ہیں تصور سے نیکی مخلوق کی بھلائی دکھیوں سے ہمدردی کی جا سکتی ہے تصور
سے گنہگار اور بد طینت اشخاص کو فرشتہ سیرت و بے لوث انسان
بنایا جا سکتا ہے اور تصور کے ہی ذریعہ سے کئی قسم کی تیرہ فعلیاں بھی

کر دی جا سکتی ہیں۔ اس لیئے ہم اس عمل کی تعلیم دیتے ہوئے کئی طرح کے دل میں خیال بھی لاتے ہیں کہ مبادا ہماری تحقیق سے نفس پرست انسان بدیوں پر ہی کمر بستہ ہو جائیں لیکن ایسا عمل کرنے سے علم پر حرف نہیں آنا چاہیئے کیونکہ جس طرح اخبارات و دوایات کا علم ان لوگوں سے ہی آشکارا کیا ہے اب ہزاروں انسان سنکھیا خود کھا کر مر جاتے ہیں اور ہزاروں دوسروں کو دھوکہ سے کھلاتے ہیں مگر علم طب پر کوئی الزام نہیں لگ سکتا۔

فرانس کے پیرس وغیرہ اکثر شہروں میں بڑے بڑے ...... بدضمیر اور سارق پیشہ آباد ہیں جو لوگ علم مسمریزم کی وساطت کئی طرح کے ناجائز فعل پورے ہوتے ہیں جن سے مشہور عمل سے دنیا پر [illegible] بڑے بڑے خوفناک جرائم سرزد ہوتے ہیں ان کے بدکاریوں کے قصے سنکر ایک نیک انسان انگشت بدندان رہ جاتا ہے اور سوچتا ہے کہ اُف یہ مادہ پرست لوگ ان روحانی علوم سے بہرہ ور ہو کر بھی کیسے کیسے قبیح افعال کے ارتکاب کرتے ہیں۔

پیرس میں کئی واقعات ثابت ہوئے ہیں جن میں اپنے پرشم تصور کی قوت سے ایک عامل اپنے گھر بیٹھا ہوا دس بیس میل پر ایک شخص کو دوسرے کے ہاتھ سے قتل کرا دیتا ہے وہ یوں کہ ایک بدمعاش راستہ چلتا چلتا نو بجے رات کو چلا آتا ہے [illegible] بستر پر بیٹھ [illegible] ابھی ابھی سونے پر تیار ہے اب عامل اپنا تصور اس کے دماغ میں بٹھانا شروع کر دیتا ہے وہ قوت متخیلہ میں ذہن نشین کر لیتا ہے یہ شخص ابھی ابھی سو جائیگا اور دو گھنٹہ کے بعد بیدار ہوگا اور فلاں کمرے سے جا کر [illegible] رہے گا بارہ بجے کی میل ٹرین پر سوار ہوگا فلاں شہر میں جائیگا اور فلاں شخص کو قتل کرے گا بعد کرنے تمام کام مکمل کے چار گھنٹہ بعد یعنے ساڑھے تین بجے کے قریب اپنی چارپائی پر آکر سو جائیگا۔ الغرض وہ معمول اسکی تصور کردہ نیت سے متاثر ہو کر یعنی [illegible] وقت [illegible] کہیں [illegible] دوسرے شہر میں گئے دشمن کو قتل کرکے واپس آتا ہے اور چپ چاپ سو جاتا ہے صبح کو بلکہ رات کو قتل کرتے ہوئے بھی اسکو خود یہ علم نہیں ہوتا کہ میں نے کیا کام کیا ہے۔

بلکہ وہ ہمیشہ لاعلم رہتا ہے۔

عمل تصور سے نیکیاں بھی بڑی بڑی فیض بخش ہویدا ہوتی ہیں۔ کسی عورت کو زچگی کا سخت درد ہے یا اور کوئی مریض قولنج یا درد گردہ وغیرہ سے از حد لاچار ہے تو تم اسکو تصور سے ہی جھٹ پٹ تندرست کر سکتے ہو۔ تاہم ایسے تصور کے لیے مریض کو یقین دلانے کا سامان بنا لینا چاہیے یعنے کوئی دکھلاوے کا اب عمل کرو کہ اس بیمار کو تمہارے عمل پر خلوص اعتبار ہو جائے کیونکہ یہ فقط کسی اندرونی مرض کے تدارک کا کام ہے وہ کس کی ساخت سے کسی کو قتل کرا گیا تھا اسمیں اس عامل کا تصور اسکی غفلت یعنے سونے کے وقت کی غنودگی میں تھا اور اس بیچارے کو علم ہی نہ تھا اس لیے وہ عمل نہ ٹل سکا اور ایسی بیماریوں کے لیے کوئی ظاہری نمونہ بنانا ضروری ہے۔ مثلاً ایسے درد والے مریض کے لیے حسب معتقد و خیال اس مریض کے عمل کرو اب اگر کسی ہندو عورت کے بچہ پیدا ہونے والا ہے تو تم بھی ویدوں کی از حد تکلیف کی حالت میں دلیر ہو تو ضبط آتمہ کر لو کہ ابھی اسکو کچھ پیدا ہو جائیگا مگر بیرونی [illegible] ایسا بناؤ انکو یوں کہ ایک کانسی کا بڑا سا تھال کچھ زعفران اور ایک تلسی کی بالشت بھر قلم کو پاک پانی سے خوب صاف کر لو زعفران کو گنگا جل میں گھولو اور قلم کو ہاتھ دھو کر بناؤ اب ایشور کا نام لیکر اس تھال میں زعفران کی روشنائی سے لکھو ایک دفعہ یا فقط اکادن یا اکیس دفعہ اوم کا لفظ لکھ کر اسی پاکیزہ پانی سے دھو کر مریضہ کو پلاؤ چند ہی منٹ میں کل تندرست نہ ہو جائے تو ہمارا ذمہ اسمیں نہ تو اس گنگا جل کی تاثیر ہے نہ تلسی کی لکڑی کی تعبیر کشا ہے اور نہ زعفران کی اوم اوم میں کوئی وجہ شرپیہ ہوا ہے بلکہ یہ محض تمہارا تصور کے عمل کا کرشمہ ہے۔

عمل تصور کا ایک بے نظیر عامل قریباً چار برس ہوئے ہمنے ابر رحمانیہ دیکھا تھا وہ ایک سیاح تھا اور افریقہ کی طرف سے آیا تھا کئی طرح کے کھیلوں سے روپیہ پیدا کرتا تھا اس نے تصور کے عمل میں نہایت کمال کر رکھا تھا ورنہ تو کئی اسکے شعبدے معمولی سے تھے مگر ایک بات جس نے ہمیں حیرانی میں ڈالا بیچ بیچ حیرت انگیز تھی اور وہ بھی اسکا عمل تصور ہی تھا۔

ایک شخص بھرے مجمع میں ہم نے ہم سب سے چیلنج دے کر باآواز بلند کہدیا کہ کوئی شخص جس علم و زبان میں چاہو کوئی مخفی کتاب میرے روبرو ایک ہی دفعہ پڑھ جاؤ اور پھر سیدھی یا الٹی جس طرف سے کہو گے وہی کتاب تم کو ابھی زبانی سنادوں گا چنانچہ ہمارے ایک مذہبی بھائی تھے انہوں نے ہمسے مشورت کی کہ گورمکھی تو تمام عالم میں سوائے پنجاب یا قلیل حصہ ہند کے کسی جگہ کوئی جانتا نہیں ہے اس لیے یہی اسکو سنانا چاہیئے چنانچہ انہوں نے گورو گوبند سنگھ جی کی گیتا پڑھنی شروع کی اس نے پاکٹ سے ایک سفید تانبے کی چھلنی سی نکالی اور اسپر ایک سیاہ تاگہ پٹنا شروع کر دیا اسکی تار پر پیشتے جیسے وہ اپنے تصور میں دیکھا ہو کہ ہم سب سے وہ ایکدم بے خبر سا ہوگیا جب سنگھ سورما خاموش ہوئے تو اس نے کہا کہ سیدھا الٹا پاٹھ کردوں یا سیدھا طرفہ یہ ہوا کہ وہ مطلق اردو بھی نہ جانتا تھا اور ہر ایک بات انگریزی میں کیا کرتا تھا ہم نے کہا جس طرح تمہاری طبیعت خوش ہو پڑھو چنانچہ اس نے ویسے ہی شروع سے انجام تک اسی گورمکھی زبان و لہجہ میں ہمارے لفظ بلفظ بالکل صحیح پڑھ دے بعد ازاں اور دو چار اشخاص نے کئی باتوں کا امتحان لیا مگر وہ شخص ہر امر میں پورا جواب نکلا

ہم نے اس بحث کو اس لیے طول دیا ہے کہ مسمریزم کی تمام کامیابی کا دارومدار تصور کی مضبوطی پر ہے جیسا کہ تم نے دیکھا اس لیے تم ہر ایک مشق سے بڑھ کر تصور کے عمل کو کام میں لایا کرو اور ہمیشہ تمہارا ہر ایک ارادہ فی الفور پورا ہوا کرے گا۔

لیکن جیسا ہم بیان کرتے ہیں عقل اور حکمت عملی کو ہر جگہ کام میں لیا کریں اب کسی مریض کو مقناطیسی خواب کی حالت میں اگر تم نے اسی سے اصل حقیقت دریافت کرنی ہیں تو اسکے سلانے کے لیے تصور کے ہمراہ فرضی تدبیر کی ضرورت ہے اسکو تم کہو کہ دیکھو تمہارا شروع ہوائیاں لیتا ہے تمہارا خون کمزور ہو رہا ہے تم کو تو ابھی ابھی نیند آجائے گی اب اب تم جسم ڈھیلا چھوڑ کر آنکھیں بند کرو تاکہ سو جانے پر تم کو راحت ملیگی یہ تو بات کہتے ہی مریض پر خواب حیوانی کا غلبہ ہو جائے گا اور تمہارا مطلب خاطر خواہ پورا ہوگا۔

عمل تصور سے صد ہا میلوں کی خبریں معلوم ہو جاتی ہیں عمل تصور سے رمز و ستا کی معلومات فوراً روبرو تصویریں بن جاتی ہیں۔

تصور کو ذہن کو مضبوط جگہ دینے سے تصور کردہ چیز قوت جاذبہ کے اثر سے کھچی ہوئی پاس آجاتی ہے اگر ایک انسان کو تم نے آج اپنے.... گاؤں یا سوئیل پر دیکھا ہے اور اس سے حقیقی اتحاد بنانے کا مصمم تصور ہو گیا ہے تو اسی تصویر کو ذہن میں لیے ہوئے اپنے مکان پر واپس آجاؤ راستہ میں بھی اور اپنے مسکن میں بھی بدون اس مطلوب کے کسی شے دیگر کا تصور نہ رہے اور آتے ہی مکان بند کرلو اور خلوت میں بیٹھ کر خواب و خورش شب و روز اسی محبوب کا تصور جمالو اور تم دیکھو گے کہ وہی شخص آپ سے آپ کھچا ہوا تمہارے پاس حاضر ہوگا۔

تصور کے عمل کے لیے نہ کسی نسخہ کی تلاش کی ضرورت نہ کسی خاص ہی بات پر حکم اطلاق پاتا ہے جو ہر ایک امر میں حسب خواہ کامیابی حاصل ہوتی ہے سو باتیں تصور سے بنتی کھیل میں سب ہو جاتی ہیں اتفاق سے تم کسی دن چند دوستوں کے ساتھ کسی دریا کے کنارے سیر کر رہے ہو [illegible] نہیں ہے اور کسی کے پاس گھڑی بھی نہیں ہے بہت عرصہ گذر جانے پر تم کو صحیح وقت دریافت کرنے کی ضرورت محسوس ہوتی ہے یا کسی کو [illegible] کا ضرورت ہے اور وہ سوال کرتا ہے کہ کتنے بجے ہیں۔ تم تصور کی ہتھیلی کو پانی میں ڈبو دو اور دریا کے اندر ہاتھ رکھے ہوئے ہی انگلیاں زور سے ہتھیلی کے درمیان دبا کر مٹھی بند ہی باہر نکالو اور مٹھی کھولو تمہارے ہاتھ پر صحیح ٹائم کو ہندسہ لکھا ہوا موجود ہوگا۔

الغرض عمل تصور ایک ایسا تیر بے خطا ہے جو ہر نشان پر فوراً سیدھا جا بیٹھتا ہے تصور سے دور دراز کے دونوں کے خیالات ہو بہو واضح ہو جاتے ہیں۔ گویا تصور سے ہی تمام دنیا کی سلسلے پروئے ہوئے ہیں مگر ان زنجیروں کے علاقے خود مصوروں کے خیالات میں ہی نشو و نما پاتے ہیں جب جیسا کسی انسان کا خیال تصور کرتا ہے ویسا ہی از سر تا پا اس کا بت بنا دیتا ہے۔

تصور ہی کرنے سے فرحت اور غمی وارد ہوتی ہے تصور نہ ہو تو کبھی کوئی بیماری نفوذ نہ کرے۔

تصور سے بھوت اور پشاچ کے ناچ ناچتے ہے تصور سے ہی ہر ایک آدمی اپنے کئے کی سزا اور جزا پاتا ہے۔ تصور نے باغ اور شہر آباد کئے ہیں تصور کے سبز باغوں نے بڑے بڑے کام اہم منٹوں میں سرانجام کر دیئے ہیں اور۔

جس چیز کو ذہن استقلال سے بار ور کیا جائے اور شب و روز اسی کی لگن میں تصور کرنے والے کی ایک ذات بلکہ جزو بدن بن جاتی ہے۔

خون رگ مجنوں سے ٹپکا فصد لیلیٰ کی جو لی
عشق میں تاثیر ہے پر جذب کامل چاہیئے

تصور کامل ہی قوت جاذبہ کی تحصیل کا عمل نسخہ ہے۔

# عمل روشن ضمیری

بچوں کی خفیت کی تعلیم!

خوب آئینہ سے ہے یہ نام سکندر روشن
روشنی دیکھتا گر دل کی صفائی کرتا

گیلی لکڑی کو ہزار کوشش و جد و جہد سے بھی چقماق سے آگ نہیں لگتی! میلے کپڑے پر لاکھ جتن سے بھی کبھی اعلیٰ رنگ نہیں چڑھتا میلے پانی میں سورج جیسے عظیم القامت و بے پایاں طاقتور بے پایاں جلوہ فشاں شہنشاہ کا بھی عکس نہیں پڑتا میلے شیشے میں مشق کسی شے کی تصویر نظر نہیں آتی۔ اسی طرح جب تک بغض اور حسد سے انسان کے لوح دل پر گرد و کدورت کی سیاہی کی صفائی نہیں ہوتی تب تک اسے مطلق رموز حق کی یہاں تک رسائی نہیں ہوتی۔

جب کسی چشمے کا پانی میلا ہوتا ہے تو آفتاب یا ماہتاب بجلی یا لیمپ کسی چیز کا بھی جلوہ اس میں دکھائی نہیں دیتا۔

اور جب ہم چشمہ میں اور کثافت سے پاک و صاف کر دیں تو ہر شے خود بخود منعکس ہونے لگتی ہے لیکن اگر پانی ساکن ہو یا بالکل ذرا بھی جنبش نہ کرے تو تو کسی نوع یا متغیری تصویر دکھائی دیگی۔ اور اگر پانی تلاطم میں ہو یا ہوا کے جھگڑے لہروں کی ترنگ میں اُسے پریشان کر رہے ہوں تو بھی مطلق عکس نہ پڑے گا ایسے ہی اگر کوئی شخص دل سے پاک و صاف بھی ہو جائے یعنی ریاضت و صفائی سے دل کا شیشہ بالکل دھو بھی لے مگر خیالات کے تلاطم نہ رکے ہوں تو بھی اس کے اندر نور حق کا پرتو نہ پڑے گا۔

اور اگر گھڑے میں پانی بھی صاف بھر جائے مگر سورج کے عین بالمقابل اس سبو (گھڑے) کا منہ نہ ہو تو بھی کبھی منعکس نہ ہوگا۔

ایسے ہی اگر کوئی شخص نفس اندرونہ پہ بھی قابو پائے قلب کو بالکل زنگ کدورت سے دھو بھی ڈالے لیکن سیدھے رخ عمل نہ کرے تو بھی حقیقت کا پردہ نہ کھلیگا۔ روشن ضمیری نصیب نہ ہوگی۔

اس لیے جب پانی بھی صاف ہو ہوا سے ساکن تب بھی ڈھلمل نہ ہو تو عین سامنے کا سارا سورج اسی ایک گھڑے میں گھس جاتا ہے اور پھر اس تمام برتن کی تاریکی کافور ہو جاتی ہے اور سارا اسکا باطن نورانی [illegible]

اسی طرح سے روشن ضمیر انسان کے اندر کا حال ہے یعنی اس پر بھی جب خاص حقیقت کا مہر منور منعکس ہوتا ہے تو آپ سے آپ سکو بھی تمام [illegible] اندرونی حال انکشاف ہونے لگتا ہے برعکس اسکے ساری بوتک کی [illegible] کدری اور روحانی دنیا کی معلومات ناقابل و غیر معتبر رہتی ہیں اور صفائی ہو تو ہر شے کی صفائی ہو تو تمام خباثت قطعی محو ہو جائیں ورنہ سے

نا صاف کرے دل نہ ئے صاف سے سونی
کچھ سوہنا عمل تعریف نہیں کرتا

الغرض روشن ضمیری کے حصول کے لیے سب سے اول صفائی کی اشد ضرورت ہے اور بھی اس صفائی جو ہم نے بیان کی ہے کیونکہ معمولی اشیاء جب کہ دودھ گھی وغیرہ ناپاک برتنوں میں بگڑ جاتے ہیں تو وہ نور پاک کیسے

اپنی اصلیت کا پورا آنند دے سکتا ہے۔

روشن ضمیری کوئی محض منازل کی مشق ہے اور جس طرح مشق سے ایک ایک مشق اپنے معمولی انسان ہر ایک شے کی باطنی حقیقت جان لیتا ہے بلکہ قوت سامعہ باصرہ۔ سامعہ۔ ذائقہ۔ شامہ۔ لامسہ کام کی مشق سے ترقی کرتے ہیں اور یہی حیوانات کے حواس پر بھی غور کرنے سے پیدا ہوتا ہے۔ کتے کی قوت شامہ کثرت استعمال ہی سے تیز ہوتی ہے عقاب کی بصارت شکار بازی سے ہی زیادہ قوی ہوتی ہے سانپ میں قوت لامسہ قوت باصرہ کی کمی پوری کر دیتی ہے۔

انسانوں میں تم دیکھو گے جس شخص کو دماغی کام میں زیادہ شغف ہوگا مثلاً جس کو لکھنے پڑھنے کی زیادہ دھن رہے گی یعنی جس کی یادداشت بہ سبب کثرت چیزیں یاد رکھنے کی عادت سے بہت زیادہ بڑھی ہوئی ہوگی اسکو بہت کم چیزیں دیکھ کر یاد آ جائیں گی کیونکہ اس کا خیال ہر وقت ذہن میں رہے۔ اور گویا کتب بینی میں اس کو روشن ضمیری حاصل ہو جاتی ہے اور سونگھنے کی چھوٹی حس اسکی متعلق کم ہو جاتی ہے۔

جو لوگ زبان کے نرم ہو چکے ہیں یعنی محض کھانے پینے کے عاشق ہیں جو کسی خاص سے خوراک شب و روز وغیرہ کے رونق والے شیدا رہا کرتے ہیں ان کی فقط حس لامسہ و سامعہ رہ جاتی ہے اور باقی شرم و حیا وغیرہ کی اعلیٰ قابلیتیں تمام نابود ہو جاتی ہیں۔

زمانہ سلف کے فلاسفر اور بڑے بڑے حکماء اپنے کسی شاگرد یا فرزند کو کسی ایک خاص علم میں باکمال کرنا چاہتے تھے تو اس سے خاص اسی ایک حواس کی مشق کا ایسا عمل کراتے تھے۔ حکیم بزرجمہر نے اپنے بیٹے "قیس" کو عمل ذائقہ میں ایسا ماہر کر دیا تھا کہ وہ بیسیوں اجزاء ایک دوا میں ملے ہوئے مجموعہ اجناس کے صرف معجون مرکب چکھ کر معلوم کر لیتا تھا اور یہ تحقیق ہے کہ جس شخص کی حس ذائقہ قوی ہوگی اسکی یادداشت بھی بہت ہی تیز ہوگی کیونکہ بدون یادداشت کے سینکڑوں خوردنی اشیاء

کی لذت بہت عرصہ مخفی نہیں رہ سکتیں اس لیئے وہ فوراً حکیم قیس جوانی میں شہرۂ آفاق طبیب ہوا۔

اور یہ غالباً انسانی دنیا میں شروع سے ہی دستور چلی ہوئی ہے کہ قابل لوگوں کے حاسد ضرور ہی ہوا کرتے ہیں چنانچہ اس حکیم پر اُسکے دشمنوں نے کئی طرح کے وزر وغیرہ کے غلط اتہام و افترا کھڑے کر دیئے اور بادشاہ وقت کے روبرو اسکو گورنمنٹ کا بدخواہ ثابت کر دیا فرمانروا نے حکیم مذکور کو گرفتار کر کے بدوں کسی مزید تفتیش کے سلطنت کا باغی اور فتنہ پرداز تصور کر لیا اور اسکی دونوں آنکھوں میں آہنی سلائیں تپا کر پھروا دیں اور وہ اندھا کر دیا گیا۔

بعد ازاں وہ طبیب اس دیار کو چھوڑ کر یونان کے علاقہ میں جا آباد ہوا وہاں کئی سال اس نے طبابت کی اور اپنی کمالیت کی وجہ سے بے حد شہرت و عزت حاصل کی ان دنوں مصر میں جالینوس مشہور طبیب تھا اس نے قیس حکیم کا تذکرہ سنا کہ تشخیص باوجود نابینا ہونے کے ایسا زبردست رکھتا ہے کہ مریض اول ملاحظہ کئے جاتا ہے اور ما بعد نبض دیکھ کر ہر ایک کے لیئے اپنی طرف سے نسخہ جات تحریر کیا کرتا ہے تو وہ تعریف سنکر امتحان کے لیئے اپنی حیثیت و پوشاک وغیرہ تبدیل کر کے اس شہر میں [illegible] حکیم کے طبابت خانہ میں پہنچا وہاں حسب معمول دو سو کے قریب اور دوسرے بیمار آکر جمع ہوئے تھے جالینوس بھی ان مریضوں میں شامل ہو گیا تمام کو ایک لائن میں قطار بند کر کے بٹھایا گیا اور حکیم نے ایک جانب سے ایک ایک کا ہاتھ دیکھنا شروع کیا ایک جگہ پر جالینوس بھی بیٹھا تھا جب اس کا ہاتھ دیکھ کر حکیم نے اور بھی آگے بڑھ کر اور بھی بہت سے مریض دیکھ لیئے تو جالینوس اپنی سابقہ ملاحظہ شدہ جگہ سے سرک کر چپ چاپ آگے کئی آدمیوں سے بڑھ کر ایک جگہ بیٹھ گیا چنانچہ حکیم نے [illegible] اس کا ہاتھ دوبارہ پکڑا اور نبض پر انگلی رکھتے ہی کہا کہ تم پہلے اُس دن [illegible] کے ساتھ بائیں کو بیٹھے ہوئے تھے اب تم دوبارہ یہاں آکر شامل ہو گئے ہو میں نے تو اسی وقت معلوم کر لیا تھا کہ تم کوئی مریض نہیں ہو اور محض کسی اور ہی آزمائش کے لیئے تشریف لائے ہو۔ تمہاری نبض سے

عیاں ہوتا ہے کہ تم بہت بڑے عالم طبیب ہو گے غالباً ایسے دماغ کا شخص آج تک میں نے سنا ہے تم ہی ہو تو عجب نہیں۔

ممتحن حکیم اسکی حیرت انگیز تشخیص دیکھکر نہایت مسرور ہوا اور اسکو اپنا پورا وہی نام بتاکر کہنے لگا کہ میں نے جیسا تم کو سنا تھا اس سے کہیں بڑھکر پایا ہے میں ابھی اپنے مسافر خانہ سے تمہاری آنکھوں کی دوا بھیجتا ہوں شاید میرے ہاتھ سے تمہارے مقدر میں تندرست ہونا لکھا ہے۔

الغرض اپنے قیام گاہ پر آکر ایک سلائی کے دونوں طرف ایک سرمہ لگاکر اس طبیب کو اپنے ملازم کے ہاتھ روانہ کیا جس نے ایک سلائی آنکھ میں لگائی اور چند ہی منٹ میں وہ جلی بجھی آنکھ بالکل نئی روشن ہو گئی دوسرا رخ دوا کا منہ میں چوس لیا اور ذائقہ چکھ کر تھوک دیا اور جالینوس کو اپنے ہاتھ سے خط لکھ کر بھیجا کہ درحقیقت وہ سرمہ نہایت اکسیر ثابت ہوا ہے جس سے آنکھ میں ایک ایک گوشہ سے روشنی [illegible] بالکل صحیح ہو گئی ہے دوسرے رخ کی دوا میں نے چکھ کر دیکھی ہے میری تشخیص میں تمہارے اس سرمہ کے اجزاء کل تینتیس ہیں اور بتیس تو یہ ہیں تینتیسویں شے کوئی عجیب چیز ہے اور وہ غالباً [illegible] اپنی عمر میں میں نے کھا کر نہیں دیکھی۔

جالینوس خط پڑھتے ہی اسکی روشن ضمیری پر حیران رہ گیا اور لکھا کہ تمہارے جیسا "کامل ولی" میں نے آج تک کوئی انسان کسی جگہ نہیں دیکھا تمہاری تشخیص بالکل صحیح ہے اور وہ تینتیسویں دوا زندہ انسان کا مغز ہے۔

ناظرین یہ صرف ایک حواس یکسو کرنے دیگ کے عمل کا نتیجہ ہے۔ اور جو شخص بچوں کو اس صافی زمانہ میں جب کہ اُن کے دل پر شک و شبہ کا نام نشان بھی نہیں ہوتا۔ پانچوں حواسوں کو ضبط میں لانے اور جمعیت سے وغیرہ

---

ٹ بوزیدان۔ سیلیخہ۔ شاخ آذن۔ گل یاسمین۔ گل [illegible]۔ گل سفید۔ دم الاخوین
ریشہ [illegible]۔ زعفران۔ زہرہ بحر۔ مغز تخم بیلہ زرد۔ کافور۔ بین الخشخاش۔ [illegible]۔ اثمد
بیضہ صدف۔ زہرہ گرگ۔ زہرہ جب۔ حلزون سوختہ۔ صدف سوختہ۔

دنیاوی خیالات دور رکھنے کی تلقین کرتا ہے وہ شاگرد اس مشق کا عامل ہو کر تمام اشیاء کے سینہ در سفینہ خزائن کا اندرونی کھاتہ راز جان لیتا ہے۔

اور کوئی شخص عالم شباب میں بھی ایسا عالم اور روشن ضمیر انسان بننا چاہے تو جیسا شروع مضمون میں واضح کیا گیا وہ بالکل خاموش و پاکیزہ چشمے کی طرح دل اپنی تصویر بنائے ہر وقت اپنی دھن میں مستی و وجد کے عالم میں رہے طبیعت پہ جبر کرنا سیکھے تمام عالم کی اشیاء دلفریب لاکھ طرح کے رنگ و روغن سے ملبوس ہو کر اسکے در خلانے کو مجرا کرنے آئیں مگر سوا اپنے خیال کے اپنے جستجو راز کے دوسری بات جنتن نہ کرے اپنے دھرم پالنے اور فرض کے ادا کرنے میں جان تک قربان کرنے میں نہ جھجکے اور وہ ہر شے کی اندرونی کیفیت ہو بہو معلوم کر لیتا ہے ایسے شخص کو ہم کامل ولی اور یوگشور کے مبارک نام سے موسوم کرتے ہیں اور روشن ضمیری اسکی ادنیٰ خادمہ ہوتی ہے۔



## ا۔ گھور وِدیا

آج بدقسمتی سے بھارت ورش میں جس طرح اور پرانے علوم کالعدم نظر آتے ہیں ویسے ہی اس بے نظیر و مبارک علم کے جاننے والے بھی گنتی کے دو ایک میں غوطہ زن ہو رہے ہیں۔ اگھور ودیا ایک عجیب و غریب کیمیائی کا آلہ ہے گو یہ بھی یوگ کی ایک شاخ کہلا سکتا ہے مگر نہیں اس میں اور یوگ میں... بہت تفاوت ہے اور نیز یوگ ودیا کی سینکڑوں کتب بھی موجود ہیں اور یوگیوں کی نسبت عوام الناس میں تاہنوز مذہب و ملت میں یہ خیال موجود ہیں کہ واقعی یوگی لوگ کامل ولی اور خدا رسیدہ ہوتے ہیں لیکن اگھوری فقراء کو عدم اور وجود موجودہ زمانہ میں برابر تصور کیا ہے اور اس کی کتاب تو کسی زبان میں بھی دستیاب ہی نہیں ہوتی اور راقم کے تو خیال میں یقیناً اس علم کے درس و تدریس کا تذکرہ ہی کبھی حوالہ قلم نہیں ہوا۔

چند عمر رسیدہ لوگوں سے بعض اگھوری مہاتماؤں کی روائتیں سنتے ہیں آئی ہیں جن سے اس تیرک علم کے حیرت انگیز کرشمے سن کر ان لوگوں کے کمال کے آگے سر بسجود کرنا پڑتا ہے۔

دس بارہ سال ہوئے ایک سفید ریش تعلیم یافتہ ہندو نے جب وہ راقم سے بمقام بنارس (کاشی) تیرتھ یاترا کرتا ہوا ملاقی ہوا تھا ایک اگھوری سادھو کا ذکر کیا تھا وہ شخص بہت شریف اور راست گو نظر آتا تھا اور محرر کو کامل یقین ہے یہ روایت اس شخص کی بیان کردہ سر بسجود صحیح ہوگی۔

اس نے بیان کیا تھا کہ ہم دس بارہ اشخاص سمت ۱۹۲۲ بکرمی کنبھ کے میلہ پر ہردوار گئے تھے گنگا کے اُس پار جنگل کیطرف ہم نے گھاس پھونس کے چھپر بنوائے تھے اور میلہ کے مقررہ یوم سے ہم کئی دن پہلے ہی ہردوار پہنچ گئے تھے رفتہ رفتہ فقراء اور دنیا دار لوگ جوق در جوق پہنچنے لگے حتیٰ کہ میلہ کے چار دن پہلے تک کوئی پانچ لاکھ انسان جمع ہو گئے اس سال فقراء کا نہایت ہی [illegible] تھا ہزاروں ان گنت جوگی [illegible] سنیاسی بیراگی [illegible] ہم چند آدمی ہر روز تمام دن دور دور تک فقیروں کو دیکھنے جایا کرتے تھے ایک دن ہم ایک فقیر سے [illegible] آنکھیں انگارہ کی طرح سرخ تھیں چہرہ پر ایک عجیب و غریب نور ہویدا تھا اس کا جلال ایسا پر رعب تھا کہ اس کی طرف آنکھ بھر کر دیکھنے کی کسی شخص کو نہ ہو سکتی تھی۔ وہ باکمال فقیر نے ہم سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ تمہارا مکان کہاں ہے ہم کچھ کھانے پانی کی اچھی سیوا کر سکتے ہیں ہم نے ہاتھ جوڑ کر التجا کی اور گنگا کے دوسرے طرف ایک میل پر اپنے چھپروں کی طرف اشارہ کیا کہ آپ وہاں پر تشریف لے چلیں تو جو کچھ بھی ارشاد ہوگا فوراً مہیا کر دیا جاوے گا۔

فقیر بولا ہم جناب میں نے اور اس میں بلکہ دو دستار ہونا چاہیئے مگر تمہارے ساتھ ہم پہنچ نہ سکیں گے اس لیے تم ہم سے آگے مکان پر جاؤ اور ہم کچھ دیر بعد آ جائیں گے۔

ہم سے کسی کو اعتراض یا حجت کی مجال نہ ہوئی کہ تم بغیر وہ مکان دیکھے اتے

میل کے ہزارہا جھیروں میں ہمارا ڈیرہ کیسے تلاش کر سکو گے بلکہ ہم چپ چاپ تم کو نکل گئے ہمارے وہاں پہنچنے کے ایک گھنٹہ کے بعد وہ نہاتا آ نکلے راستہ میں ہم نے اُسے بالکل برہنہ دیکھا تھا مگر اب کے ایک لنگوٹ سے اُس کے اعضاء مخصوصہ ڈھکے ہوئے تھے ۔

آتے ہی ایک آسن پر بیٹھ گیا ہم نے بھنگ گھوٹنے کا تمام سامان مہیا کر تیار کر رکھا تھا اور کونڈی میں کچھ بادام خشخاش گول مرچ وغیرہ ڈالی اور گھوٹنے لگے مکھیاں بکثرت اُڑ رہی تھیں ایسے ایک شخص مکھیاں اُڑانے کو اور دو شخص گھوٹنے پر بیٹھ گئے فقیر نے کہا مکھیاں نہ اُڑاؤ اور اگر بوٹی میں گرتی ہیں تو گرنے دو چنانچہ اکثر مکھیاں بھنگ میں گرنے لگیں اُس نے کہا کہ پرواہ نہیں اُن کو بھی ساتھ ہی رگڑ ڈالو جاؤ گھوٹنے والوں نے رگڑنا جاری رکھا اور ہمارے دیکھتے دیکھتے ہزارہا مکھیاں آندھی کی طرح آ کر بھنگ میں پڑنے لگیں غرضیکہ تمام برتن ان کے گوشت و پوست والی سے بھر گیا فقیر بولا کہ نہیں پرہیز سے تنگ کر لیا ہے جلدی برتن میں ڈالو دو ہم گھبرا رہے تھے جیسا کہ تھے مگر اُس نے کہا کہ ایسے ہی لاؤ بالائی سمیت ہی بہتر ہے اور ویسے کا ویسا ملغوبہ یہ ملا پایا اُس کو ایک مٹکے میں بھر دیا فقیر نے تمام برتن غٹ غٹ کر کے پی لیا [illegible] کر دم لگاؤ ایک دم لگواؤ ایک شخص نے بہت بڑی چلم میں دو تین تولے ڈھیر ایک ہی دفعہ چرس ڈال کر آگ وغیرہ سے جا کر وہی ساد ہوتے اول نرم نرم تین چار دفعہ دھواں کھینچا پانچویں دفعہ اس زور سے دم لگایا کہ تمام چلم لٹ لٹ کر بھڑکنے لگی اور جب فقیر نے منہ کھول کر اونچی آسمان کی طرف دھواں نکالا تو ہزارہا زندہ مکھیاں اسکے منہ سے اُڑ کر نکلنے لگیں ۔

دوسرے دن سننے میں آیا کہ شام کو ایک بیراگی نوجوان فقیر کو اپنے مٹھ سے جہاں پر پانچ چھ سو کے قریب فقرا رہتے تھے ایک شیر اٹھا کر لے گیا اس شیر کی نسبت افواہ تھی کہ ایک ننگا فقیر جیکہ لگا ہوا جب اس گروہ کے قریب آ کر ہاتھا کر دیا کہ یکایک بجائے انسان کے ایک ببر شیر بن گیا تمام فقرا یہ سین دیکھتے ہی غافل و مدہوش سے ہو گئے اور آن کی آن میں اُس مذکورہ

شخص کو پکڑ کر شیر پیدا ہو جنگل کو چلدیا۔ ہم نے یقین کر لیا کہ غالباً وہی کسی نوش مہا تا ہوں گے۔

اگھور ودیا سے بن کر ہر ایک حیوان و انسان کی صورت کے فوراً بن جاتے ہیں۔ اُن کی نسبت تحقیق ہو چکا ہے کہ انسان و حیوان ہر ایک کو کھا جاتے ہیں اور جدش کچھ دیر بعد طبیعت میں آئے تو اُس جاندار کو جوں کا توں زندہ کر دیتے ہیں اور وہ شے جس کو دکھا کر وہ زندہ کریں گے آئندہ تمام عمر ہمیشہ تندرست رہے گی۔

اس ودیا کو مکمل کرنے کے لیے چھتیس ۳۶ سال کی میعاد مقرر ہے۔ اس کی تینوں منازل بارہ بارہ سال میں عبور کی جاتی ہیں۔

جب عامل پہ پورے بارہ برس اپنے عمل میں جو تلوار کی دھار سے بھی بڑھ کر خطرناک راستہ ہے کامیاب ہو جاتا ہے تو اسکو ہر قسم کی طاقتیں اور معجزے خود بخود میسر ہو جاتے ہیں۔ بحکم ضمیر کی ہی خیال کردہ بات آن واحد میں پوری ہو جاتی ہے۔



# پہلی منزل



یہ منزل خود ضبطی کی منزل ہے۔ پورے برس بارہ اگھور ودیا کا طالب ہر وقت بات بات میں پھونک پھونک کر پاؤں رکھتا ہے۔

یم نیم کے تمام قوانین کا پابند ہوتا ہے علاوہ ازیں دنیا داری سے قطع تعلق رکھتا ہے سوائے اپنے علم کی تکمیل کے اور کوئی بات کسی وقت بھی نہیں سوچتا۔

کھانے پینے میں ہر وقت احتیاط رکھتا ہے کہ کوئی چیز ایسی نہ کھائی جائے جس سے نیند زیادہ یا غنودگی کا غلبہ چھا جائے کوئی ایسی نہیں غذا کھاتا جس سے یادداشت میں فتور پیدا ہو چونکہ تمام عیوب و خرابیاں بھول سے پیدا ہوتی ہیں اس لیے بھول بھلیوں کے تمام راستے چھوڑ دیتا ہے۔

اسکے شاغل کو پورے بارہ برس دو باتوں کا ہر وقت پابند رہنا نہایت ہی ضروریات سے ہے ایک تو وہ سوائے سبزی یا دیگر قدرتی بے جان چیزوں کے کسی جاندار کو نظر بھر کر نہ دیکھے گا دوسرے کے سوائے اپنے مرشد کے کسی شخص کی بات کو تعلیم یا اپدیش وغیرہ کے ذریعہ بھی ہرگز نہ سنیگا اور رنگ برنگ یا کسی طرح کی دلپسند آوازیں تو اسکے لیے قطعی ممنوع ہیں گویا پورے بارہ سال اس شخص کے کان کسی فریفتہ کرنے والی آواز سے آشنا ہی نہیں ہوتے۔

ہمارے خیال میں آنکھوں اور کانوں کو یوگ میں لانا انسانی زندگی کو کامیاب بنانے کا نہایت ہی اکسیر نسخہ ہے اور آپ خیال کریئے تو یہ عمل ہمارے اختیار میں تو ہر وقت ہے مگر اسکی تعمیل تو نہایت مشکل ہے کیونکہ جب ہم کوئی بڑا ہی خوبصورت انسان دیکھتے ہیں تو خواہ مخواہ اسکو ہر وقت دیکھتے رہنے کی آرزو ہو جاتی ہے اور سمجھنے لگتے ہیں کہ وہ ہمارا معشوق تمام عمر آگے کو۔ دیکھا تو مگر ایک نظر جو وہ اثر ہے اس شخص سے ایسا تعلق اسی وقت بنا لینے کی تمنا پیدا ہوتی ہے کہ اب یہ ہمیشہ کیلئے ہمارے روبرو ہی رہے اور کوئی ایسے وسائل نظر آجاتے ہیں کہ جن کے سبب اس کو ہمارا ایک پل بھی جدا ہونا گوارا نہیں ہوتا ہے تو ہم والے وسے سے کسی بات سے گریز نہیں کرتے اور اسکو ہمیشہ کا سنگی کا تعویذ بنا لینا چاہتے ہیں۔

مگر ایسا خوری فقیر اس ابتدائی منزل میں ہر لمحہ بجائے اور کسی "بسم اللہ" کو حفظ کرنے کے یہی زبان پر رکھتا ہے۔ اور خواب و بیداری میں خالص ایمان سے اسی کا عامل بن جاتا ہے ؎

نہ غفل میں ابتلا نہ ہو کو حسن صورت پر
بھلے ہیں کے کرتے ہیں بے شور پسند

کانوں کو بھی جب کسی آواز سے مانوس نہ ہونے دیا جائے تو کسی دھوکہ کی ٹٹی میں پھنسنے کا اندیشہ نہیں رہتا۔

اور یہ بات مسلمہ ہے کہ دنیا میں انسان کے پھنسنے میں کانوں کی

غذا میں بھی اکثر حد تک کام کیا کرتی ہے کسی رنڈی کا ناچ ہوتا ہو کوئی خوش گلو پری وش باتیں کر رہی ہو تو اس کے چند ہی میٹھے الفاظ خواہ مخواہ اسکے دیکھنے کی ترغیب دلا دیتے ہیں اور خواہ کیسا ضروری کام ہو خواہ کیسا ہی کوئی جپ تپ یا عمل بھی بگڑتا ہو مگر ایک دفعہ تو ایک نظر دیکھنے اور دو باتیں نزدیک ہو کر سننے کا اشتیاق پیدا ہو ہی جاتا ہے۔

الغرض ان ہر دو حواسوں کو پورے بارہ برس کی مشق سے نہایت مضبوطی سے کیا جاتا ہے اور یہ مسلم ہے کہ جب مفتون کرنے والی اشیاء سے ہر وقت کوئی شخص منہ ہی رہے گا تو کسی شے کا بھی دلدادہ نہ ہوگا۔ یہ بارہ سال عموماً یہ لوگ جنگلوں میں ہی پھل پھول کھا کر کاٹتے ہیں اور جب اس قدر دراز عرصہ ان کا دنیاوی ساز و سامان سے بے خبری میں گذرتا ہے تو تمام انسانی مشغلے ان کی نظر میں بے سود سمجھے لگتے ہیں بعد ازاں بارہ سال گرو کی تلقین سے جس کے شاغل ہر ایک ادنے و اعلیٰ بازاروں میں گھومتا ہے اور گو وہ بڑے بڑے عالیشان شہروں میں گذرتا ہے رنگا رنگ کی شادیاں اور موہت کرنے والی چیزوں کو دیکھتا ہے مگر وہ تمام دنیا کو ایک عبرت کا بالکل ہی کام نہ آنے والا بازار سمجھتا ہے اور جب خود اسے کسی شے کی آرزو نہیں ہوتی تو وہ لوگوں کو ان ادنے جذبات و خواہشات کا غلام دیکھ کر ہنس دیتا ہے کہ یہ کیسے نادان لوگ ہیں یہ کیسی بھول بھلیوں میں اپنی غفلت سے بہے جاتے ہیں اور بالکل فضول کاموں میں الجھے ہوئے ہیں۔

اس منزل میں ہم نے بیان کر دیا ہے کہ یم نیم کا بھی سادھن کرنا اس عامل کے لیے ضروری ہے اس لیے وہ ہر ایک نفسی اشیاء اور جسمانی غذا کا پرہیزگار رہتا ہے۔



## دوسری منزل

اب آزمائش کا زمانہ آتا ہے اور شاگرد کو ہر وقت اب تو استاد کی

یہی تعلیم ہوتی ہے کہ جو چیز ملے کھاؤ جیسے مجھ سے جیسی بیتو۔

اب پورے بارہ برس عامل کو اگھور پنتھ (ہر شئے کھانے والا) بن کر رہنا پڑتا ہے مدعا یہ ہے کہ جس طرح وہ بغیر کسی متحرک شئے شراب لحم وغیرہ ذکی نے کے اعتدال میں رہتا ہے یعنے جب وہ سادہ اصولوں کا پابند ہو کر قدرتاً پرہیزگار رہ سکتا تھا اب نے مرشد کو واضح کر دینا چاہیئے کہ میں اپنے عمل میں ایسا کامیاب ہو چکا ہوں کہ اب ایک بارہ سال نہیں بلکہ کئی درجنوں سال خواہ کیسی ناپاک یا اخلاق بگاڑنے والی غذا کھاؤں تو بھی ہرگز میرے دل پر کسی شئے کا اثر نہیں ہو سکتا۔

اس منزل میں گندے متعفن پھل واگ سڑے ہوئے کھانے برتنے گے مردار وغیرہ بھی یہ لوگ کھا جاتے ہیں۔ ہر ایک کوچہ و بازار میں چکر لگاتے ہیں ہر ایک نیا تحفہ ضرور کھا جاتے ہیں گر بازار میں اتفاقاً کوئی خالی دکان پڑی ہوئی تو یہ فقیر وہاں پر تمیر جیسا دے گا کہ اوزار پک پر بیٹھ جیسوں سے گرے پڑے چیدہ اور غلیظ برتنوں کے ہو بر لگا دے گا کہ کھانا پینے کا کو کا مانگنا عام فقیروں کا مانگنا کسی طرز یا ڈھنگ کا نہ ہوگا مگر جنگلی سے بو ہوں گے ایک سے جس جیب کوکوئی بیتاکہا نکج جانے ضرور منتظر ہو کر اپنی دکان پر بیٹھ کر کسی ناگندے برتنوں میں کھیر پیتا اور دو ہاتھ ایک طرف کتے بلیاں کھاتے رہیں دوسری طرف یہ ملامت فقیرہ خوب بیٹھ اور بالکل کسی شئے سے متنفر نہ ہوں گے۔

بلکہ راسخ الخیال لوگوں کا یہاں تک اعتقاد ہے کہ یہ فقیر اپنا بول و براز بھی چٹ کر جاتے ہیں۔

گو کھانا پینا ہر وقت شروع رکھنا اور ہر ایک سے کچھ نہ کچھ مانگتے ہی رہنا ان کا شعار ہوتا ہے مگر اس زمانہ میں بھی عوام سے نظر نہیں ملاتے اور بات چیت تو ہرگز کسی مطلب کی زبان پر ہی نہیں لاتے اگر کوئی کلمہ کلام کا منہ سے نکل بھی گیا تو جھٹ پٹ غول غائیں شائیں کر کے اپنے کو مجنون طالحواس ساظاہر کر دیں گے۔

یہ بات اکثر سنی گئی ہے کہ مسلک سے مسلک منجھ آدمی کو بھی جب کسی ایسے فقیر نے کوئی ایسا سوال کر دیا ہے تو اس نے بلا حیل و حجت فوراً کر دیا ہے ہر ذات کا کھانا ہر ایک نشی چیز یہ ہر ایک جانور کا گوشت ان کے مذہب میں جائز ہے یہ لوگ پرانے مردے قبروں سے نکال کر کھالینا واجب سمجھتے ہیں۔

الغرض یہ "شیاما" "بحر جیحون" کے بارہ سال بھی جب اس ودیا کا طالب بلا کسی "شرم" "پرہیز" "نفرت" "لغزش" اور خوف کے متقی کر لیتا ہے تو وہ گھور ودیا کا ادھکاری (حقدار) قرار پاتا ہے۔

## تیسری منزل

یہ معراج کا زینہ سے سنا گیا ہے کہ جب طالب علم (اگھور) یہ چوبیس سال پورے کر کے گورو کے حضور میں شرفیاب ہوتا ہے تو گورو مہاراج اس صادق خادم کو زندہ آگ میں بٹھا کر کباب بنا دیتے ہیں اگر وہ بلا کسی شور غل کے چپ چاپ اور سراپا جل جاتا ہے تو اسے مرشد کھا لیتا ہے بعد ازاں اس کی ڈھانچ دھو دھا کر پیوند کرتا اور اپنی قدرت سے اسکو زندہ کر کے خاص اپنے ہی جیسا بنا لیتا ہے بلکہ اسکو زندہ جاوید کر کے عالم الغیب اور ولی کر دیتا ہے۔

ایک ہی دن میں مرشد و مرید میں تفریق نہیں رہتی مگر اب کے بارہ سال ایسی ہی شعور کو دنیا میں ایک اور چکر لگانے کو بھیجے جاتے ہیں جن میں وہ ہر جگہ اپنی ہی وحدت کا دیدار کرتا ہوا یہ عرصہ پورا کیا کرتا ہے کیونکہ ان لوگوں کے خیال میں یہ میعاد تناسخ کا تقاضا ختم کرنے کی ہے۔ در ان ایام میں یہ فقیر ہر ایک قالب میں (جس میں اس کا آواگون ہونا تھا)

۱؎ بارہ چودہ سال ہوئے ... پنجاب نے ضلع سیالکوٹ کے چپرڑ گاؤں میں بمقام ... نے ایک ایسا ہی فقیر وہاں ڈیرہ جمائے ہوئے بہت عرصہ لگاتار دیکھا تھا جس کی کئی محیر العقول عادات مشہور تھیں۔

۲؎ ناظرین! دوہری تحریر سے معاف کریں کیونکہ میں اس کوچہ سے محض نابلد ہوں (مصنف)

پرورش کر کے اپنے آنے والے شاگرد پورے کرتا ہے۔

ایسے ہی خضرار کو اکثر لوگوں نے رات کو جدا جدا اعضاء میں دیکھا ہے۔ آج پٹنہ اور پرسوں کلکتہ میں اور دو تین شہروں میں ایک ہی وقت پرا سی مہاتما کی موجودگی ثابت ہوئی ہے۔

ان ایام سے عبور پاکر اب یہ کامل انسان عالم محویت و بے خودی (عین آنند) کی حالت میں آتا ہے اور ایک ہی ...... ایک اپنی ذات ہر رنگ میں دیکھتا ہے اس کو دوئی کا کہیں نام و نشان تک نظر نہیں آتا۔ ہر وقت عالم محویت طاری ہے نہ اُسے کوئی دوسرا دکھائی دیتا ہے نہ کوئی دیکھنے والا ہوتا ہے۔ اسکی کوئی کھینا باقی نہیں رہتی۔

# عمل تسخیر ہمزاد

ہمزاد کو ہندو تانیں چھایا پُرش کے خطاب سے نامزد کیا گیا ہے لیکن اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ انسان کا سایہ یا عکس تسخیر کیا جاتا ہے۔ بلکہ یہ ہمزاد اور ہی وجود ہے جب تو ذہن آ جانے سے قدرے تجربے کئے اور تمام اثنا میں نہم کئے جاتے ہیں۔ تم نے اکثر لوگوں کے عجیب و غریب شعبدے بازی کے اقدام سُنے یا دیکھے ہونگے جن کے حیرت انگیز اعجاز دکھائی دیکھ کر عقل دنگ رہ جاتی ہے کامیاب "اندر جالی" اسی عمل کی برکت سے لوگوں کو کھیل دکھاتے ہیں اسی عمل کے ادنیٰ کرشمے سے ایک دو گھنٹے میں ہزاروں کوس کی اشیاء منگائی جاتی ہیں یہی مبارک عمل ہے جس سے انار آم سنگترے وغیرہ کا تخم گھڑیوں میں سرسبز ہو کر پھل پھول دیتا ہے اسی عمل کی قدرت سے ہر ایک جانور کی مردہ ڈھانچ یا کھال میں عارضی جان پڑ جاتی ہے اور دیکھنے والوں کو ورطہ حیرت میں غوطہ زن کر دیتا ہے۔

یہ کامل پرش ہر ایک انسان کے ساتھ پیدا ہوتا ہے اور مرتے دم تک چولی دامن کا ساتھ دیتا ہے۔

ضمیر کی آواز اسی ہمزاد کی آواز ہے جو ہمیں ہر وقت برے کاموں کی ترغیب سے نفرت دلایا کرتی ہے نیک اور پاکیزہ لوگوں کی یہ کانشنس کی آواز زبردست مدد کا کام دیتی ہے ان کو صاف سنائی دیتا ہے کہ کوئی شخص پکار کر تنبیہ کر رہا ہے کہ باز رہو یہ کام ہرگز تمہارے کرنے کا نہیں ہے۔ شیطان انسانوں میں جن کی ضمیر کو مردہ کانشنس کے لقب سے منسوب کیا جاتا ہے گویا ان کا ہمزاد ان کا ساتھ ہی چھوڑ دیتا ہے۔

جب تک یہ انسان کا ہمدم ہے تب تک تندرستی، راحت اور سچی فرحت نصیب ہوتی ہے جب اس کا ساتھ چھوٹا کوئی خوشی پاس نہیں پھٹکتی۔

انسان کے اعضاء و قویٰ کی بھی ہمزاد پرورش کرتا ہے جگر، معدہ و قلب کے فعل اسی سے انجام پاتے ہیں بدن کی اسی سے نشو و نما ہوتی ہے طب کی رو سے ہم ثابت کر سکتے ہیں کہ ہمارے جسم کے اندرونی اور بیرونی [illegible] بغیر کسی چشم بینا کے ہو نہیں سکتے یعنی یہ حیاتی مشین بدون کسی سمجھ والے انجینئر کے باقاعدہ چل نہیں سکتی اور وہ نظر ہوشیار بھی ہمارا ہمزاد ہی ناظم و مددگار ہے۔

یہ ہمزاد لطیف جسم میں رہتا ہے اس کا سایہ ویسے نظر نہیں آتا مگر جو لوگ تسخیر کر لیتے ہیں ان کو یہ ہر وقت دکھائی بھی دیا کرتا ہے شکل و صورت میں یہ خاص انسان کا اپنا ہی مثنیٰ ہوتا ہے مگر انسانی جسم کثیف ہے اور وہ لطیف شان میں یوں سمجھئے: جیسے پانی کا بلبلہ ... ... ... ... ... [illegible] تین ایسے ثبوت ہیں جن سے ہمزاد کا ہر وقت انسان کے ساتھ موجود رہنا واضح ہوتا ہے۔

اول تاریک سے تاریک خوفناک کالی رات ہو اور تم کسی جنگل میں رستہ بھول جاؤ تو اسی وقت ہمزاد کو مخاطب کر کے کہو کہ ہم کو سیدھے راستہ پر پہنچا دو اور تم یقین رکھو چند ہی منٹ میں تم کو درست راستہ پر پہنچا دیا جاوے گا۔

دوسرے رات کو سونے سے پہلے تم اپنے آپ کو تاکید کر کے کہدو کہ

کہیں ڈیڑھ بجے رات کو دن کا مہرجاتا ہے اور تم کو ٹھیک ایک بجکر تیس منٹ پر بیدار کر دو اور باحقیقت عین وقت پر تمہاری آنکھ کھلے گی تمام دنیا کی گھڑیاں غلط ہو جائیں اجرام فلکی کی رفتار ڈھیلی پڑ جائے تو ممکن ہے مگر یہ ہرگز نہیں ہوسکتا کہ تم اپنے فرمودہ وقت پر کم یا زیادہ وقت پر بیدار کئے جاؤ اور تم سوتے ہوئے سن لوگے کہ تمہاری ہی خاص آواز سے کوئی شخص پکار کر کہہ رہا ہے کہ اے فلاں شخص بیدار ہو جاؤ تمہارا وقت ہوگیا۔ یہ بات ہمارے اکثر ناظرین جانتے بھی ضرور ہوں گے۔

تیسرے یہ کہ جب تم کسی شخص سے کسی بات میں استفسار کرنا چاہو مگر تمہارا منہ سے اول وہ سوال پوچھنا کسی خاص وجہ سے زیب نہ دیتا ہو تو اس وقت تم صرف تصور میں ہمزاد سے التجا کرو مثلاً تم کسی اندرونی درد والے مریض کا معائنہ کر رہے ہو اور تم نے صرف نبض پر ہاتھ رکھا ہوا ہے اور بیمار کو صرف ہاتھ دیکھ سکے باطنی کیفیت کا بتانے کا تمہارا عندیہ ہے تو ہمزاد سے کہنے پر وہ مریض کی یادداشت میں غنودگی سی طاری کر دے گا اور ایک ہی منٹ میں بیمار خود بخود تمام اپنی اصلیت زبانی کہہ دیگا اور ساری حالت تم کو بتا کر وہ خود تعجب میں پڑ جائیگا کہ میں نے تو کچھ بتایا ہی نہیں اور تم کو یقین ہو جائیگا کہ واقعی یہ ہمزاد کی نوازش ہے۔

## ہمزاد کو تسخیر کرنے کے لیے تین عمل کئے جاتے ہیں

اول محض اپنی ہی تصویر کا تصور کرنا ہے اور اپنے چہرے کا بعینہٖ پورا تصور خیال میں جم جائے تو ہر ایک بات میں کامیاب ہونا بالکل معمولی بات ہے تم کو یاد ہونے سے معلوم ہو جائے گا کہ تم کو اپنا چہرہ یاد نہیں ہے تم غور تو کرو کہ یہ کیا وجہ ہے۔ جب تم ہزاروں لاکھوں اشخاص کی شکل و صورت یاد رکھ سکتے ہو بڑے بڑے شہروں کے لمبے چوڑے نقشے تمہارے ادنےٰ تصور سے ہو بہو روبرو آ جاتے ہیں۔ اگر کوئی زید کا نام لیتا ہے تو زید کی

حرف بحرف تصویر فوراً تمہارے سامنے آموجود ہوتی ہے بلکہ اس کا مکان اس کو تمام خاندان تمہارے خیال میں گزر جاتے ہیں۔ لیکن تمہارا اپنا سنہ زید کی طرح ہرگز تمہارے مقابل خود نہیں بن سکتا باوجود تم رخ ملے روزانہ کئی بار آئینہ سے دیکھتے ہو بچپن سے پیر فرتوت ہوئے مگر تم کو اپنی صورت ابھی تک یاد نہیں ہوتی یہی وجہ ہے کہ تم کو اب تک ہمزاد سے کچھ فیض نہیں ہوا۔

اس عمل کے لیے ایک خاص وقت رات کا مقرر کرو جب کہ سو کر تم اچھی طرح نیند سے سیر ہو چکے ہو۔ بیا وقت تجویز کرو مثلاً سات یا آٹھ بجے شام کو سو گئے اور دو یا تین بجے رات کو بیدار ہو بیٹھے اس وقت اگر طبیعت میں آئے تو غسل کرلو ورنہ صرف ہاتھ منہ دھو لیمپ روشن کرکے تنہائی میں کسی چوکی پر بیٹھو اور دو فٹ کے فاصلے پر نشست بناؤ اور دو ہی فٹ لمبا اور اسی قدر چوڑا ایک آئینہ دیوار سے آویزاں کرو آئینہ اسیقدر اونچائی میں ہو کہ تم کو ایک نظر آنکھ دیکھنا پڑے لیمپ کو دائیں پہلو کسی اسٹول یا میز پر رکھو اور تمام خیالات کو ترک کرکے اپنے چہرے پر نظر جما دو اور بالکل بھول جاؤ کہ آیا وہ تمہاری تصویر ہے یا دوسرے کی ہر ایک خط و خال پر غور کرو اور یاد بھی کرتے جاؤ مگر یاد رہے کہ جبتک دنیا کے یاد کئے ہوئے آدمی نہ بھولو گے اپنا چہرہ کبھی یاد نہ ہوتے۔

دیکھتے دیکھتے درمیان میں چند منٹ آنکھیں میچ کر اس چہرہ کا دل میں تصور جماؤ اور پھر آنکھیں کھولکر آئینہ دیکھو یہ مشق جبتک کرتے رہو گے اسیقدر جلدی کامیاب ہوگے کم از کم ایک گھنٹہ شروع شروع میں یہ مشق کرنی چاہیے اور خواہ پانچ پانچ منٹ بعد آنکھیں بند کرلیں مگر بدوں پلک لگائے دیکھیں اور یہی تصور ہر وقت چلتے بیٹھتے کام کاج میں ہر لحظہ خیال میں رکھنا چاہیے جب ایسی مشق ہو جائیگی کہ فوراً تمہاری ایک نظر دیکھنے پر اپنی تصویر ہو بہو مقابل جم جانے لگی تو اسوقت جو کام ہمزاد سے انجام کرانا منظور ہو صرف دل سے ایک بار اس تصویر کو مخاطب کرکے کہدو اور حسب خواہش ہو جائیگا مگر ہمیشہ ذہن میں بھی تصور رکھو کہ تم اپنے ہمزاد سے کام لیا کرتے ہو

کہ تمہارا فرض یا تسلیم شدہ بنیادی وجہ ہے۔

عمل دیگر اپنے سایہ کے تسخیر کا ہے لیکن یہ نہ سمجھیں کہ تمہارا سایہ یعنی عکس ہی ہمزاد ہے اور اسی کو قابو میں لانا ہے بلکہ اسکی شروع میں ہم تردید کر چکے ہیں اور یہ قابل تسخیر شے نہیں ہے لیکن جس طرح یہ سایہ ہمارا ہی اپنا آپ ہے ویسے ہی ہمزاد کا بھی اسی عکس سے تعلق ہے۔

اس عمل کے لئے یا تو اپنے مکان میں ایک علیحدہ جگہ پر اپنے قد کا لمبا چوڑا ایک حوض بنوانا چاہیے جس میں کم از کم چار یا چھ فٹ گہرا پانی بھر جائے یا کسی قدرتی بڑے چشمے یا آب رسانی تالاب پر یہ مشق کرو۔

ایک چار دھات کی تصویر یا صرف ایک نقشہ سا بنواؤ جس میں چاندی سونا جست اور تانبہ ڈالا جائے یہ ضروری نہیں کہ ہر ایک دھات ہموزن ہو یا کوئی صرف برائے نام ڈالی جائے یہ تصویر کم از کم دو سیر وزن کی ہو۔ اسکے دونوں نقشوں میں قد پیمائش کر لو اور دو تار لیں ایک جست اور دوسرا تانبے کی ہونی چاہیے۔ ان کی لمبائی بیس پانچ چھ گز [illegible] دونوں کو [illegible] میں تصویر کے باندھ کر پانی میں پھینکو یہ عمل بھی رات کو ہی کیا جائے گا حوض کے قریب ایک ایسی جگہ لیمپ روشن کر لو کہ تمہارا سایہ پانی میں پڑے اور تصویر پانی میں رہے اور دوسرے سرے تاروں کے دونوں ہاتھوں میں لیکے اٹھنے بیٹھنے کی ورزش شروع کرو۔ اور ہر وقت نشست و برخاست میں اپنے عکس پر نظر جمائے رکھو اور یہ بھی خیال مضبوط کرو کہ تمہارا ہمزاد بھی بذریعہ کشش برقی اس تصویر میں جذب ہو کر کام کر رہا ہے اور اس مشق کی تکمیل پر وہ تمہارا فرمانبردار ہو جائے گا ورزش یہاں تک کرو کہ پسینہ تمہارے جسم پر بہنے آ جاوے جب تم خوب عرق سے تر بتر ہو جاؤ گے اسوقت تمہارے جسمانی پانی کا پانی کے ساتھ [illegible] ایک برقی سلسلہ پیدا ہو جائیگا کہ صاف صاف وہ تصویر اور تمہارا عکس تمہارے اشارہ پر کام کریں گے اور غیر ممکن نہ سمجھو بلکہ تمہارے تصور سے وہ تصویر اور عکس ایک جان ہو کر ایک دوسرا مجسم انسان بن جائیں گے اور اس مشق کی پوری پوری کامیابی پر ایک کمزور آدمی

کہ تم ولی کامل بن جاؤ۔ تل کی اوٹ پہاڑ ہے۔
تیسرا عمل بہت تاریکی میں کیا جاتا ہے اور مطلق لیمپ وغیرہ کی روشنی درکار نہیں۔ سمجھئے بھی کچھ تنہائی کی ضرورت ہے ایسی جگہ ہو جہاں پر مطلق دور دور تک کوئی انسان ہی موجود نہ ہو بلکہ کسی جانور کی بھی آواز وغیرہ ہرگز کان میں نہ آنی چاہیئے۔ ایسی خلوت میں نیم شب کے وقت ایسا تاریک مکان ہو کہ مطلق ہاتھ پسارا ہوا نہ سوجھے چار زانو بیٹھو اور اپنی آنکھیں ناک کے سرے پر جما کر نظر جماؤ اور دلمیں یقین کرو کہ تمہاری پیشانی سے ابھی ابھی نور کے شعلے پیدا ہونے لگیں گے اور تمہارے قریب ایک ایک گز تک روشنی جلوہ فشاں ہو رہی ہے۔ مقابل بالکل تمہاری ہی طرح انسان (ہمزاد) بیٹھا ہوا نظر آئے گا پہلے پہل چند منٹ نظر آنے پر رنگ برنگ کے شعلے پیدا ہوں گے یعنی روشنی پیدا ہوتی نظر تو آئے گی مگر بجلی سی چمک معدوم ہوتی جائے گی رفتہ رفتہ مشق سے کم از کم ایک ہفتہ تک یہ روشنی بہت بڑھ جائے گی اور تمہارے منہ کے قریب خاص جلوہ ہونے لگتا ہے جو کچھ ہم نے بیان کیا ہے ویسے ہی تم سے قریب ایک گز تک جلوہ ہوگا اور عین تمہارے ہی مشابہ کا انسان نشست لگائے بیٹھا ہوگا اس وقت اگر انسان جھجک جائے یا کسی قسم کا بھی دل میں خوف یا وہم پیدا ہو تو ممکن ہے کہ ہمیشہ کے لیے حواس ہی جاتے رہیں اور پاگل ہو کر تمام عمر جادۂ اعتدال میں نہ آ سکے لہٰذا یہ عمل نہایت بلند خیال اور مضبوط دل کے انسان کو کرنا چاہیئے۔
اور جب یہ دقت ہمزاد کی صورت نصیب ہو تو انسانی زیست کیا مبارک بن جاتی یقینی امر ہے اور جب باقاعدہ ہوش و حواس عامل کا ہمزاد سے تعارف بڑھیگا تو خود بخود دنیا کے تمام عقدے حل ہو جائیں گے اس لیے زیادہ بتلانے کی احتیاج نہیں ہے

## مشق ندائے اسخد

### سُرت شبد یا سلطان الاذکار

چشم بند و لب بہ بند و گوش بند
گر نہ بینی سر حق بر من بخند

سنت مت اور اہل تصوف کے شغل میں یہ مشق عام مروج ہے۔ سنت لوگ اس کو "سُرت شبد" کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ متوفی الحمد کی آواز سے تاویل کرتے ہیں دونوں کا طریقہ نشست قریب قریب ایک ہے آپس کی فروعی تفاریق کو ہم نظرانداز کرتے ہیں۔

حقیقت میں ہر دو کا مدعا اس آواز کو پانا ہے جو ہر ایک انسان کے اندر ہر وقت اپنی اصل سے آیا کرتی ہے اس ندا کی دلفریبیاں عجیب و غریب دل خوش کن ہیں اس شبد کے دھنی نہایت من موہنی ہے اس کا عامل چند ہی یوم کے شغل سے عام شغلی کی ریل پیل سے مستغنی ہو جاتا ہے وہ عزیز و اقارب کی اور اپنی جسمانی ضروریات کی مطلق پروا نہیں کرتا نہ اُسے جاہ و حشمت کی تمنا رہتی ہے نہ عزت و ناموری کی چاہ رہتی ہے۔ ہم یقین دلاتے ہیں کہ اگر کوئی بشر سچے دل سے اس شغل پر مفتون ہو کر شبد سننے کا شائق ہو جاتا ہے تو وہ بمقابلہ دیگر روحانی عملیات کے اس میں بہت جلد کامیاب ہو جاتا ہے وہ دونوں عالم نصیب ہوتا ہے مگر اسکے منہ پر مہر سکوت لگ جاتی اور وہ گویا تعجب دیوار دیکھتا مسکرا کر خاموش ہو جاتا ہے۔



عمل کی ترکیب۔ اول کئی دن خوراک کا تخفیف کرے تو ہر گرم و خشک و حیوانی غذا کا یکلخت تارک ہونا ضروریات سے ہے۔ کھانا کم کھاؤ پانی کم پیئو کیونکہ زیادہ خورد و نوش سے نیند و سستی کا غلبہ ہو جاتا اور انسان مشق پر طبیعت کو یکسو نہیں کر سکتا بکثرت غذا سے تنگی بھی ضرور پیدا ہو جاتی ہے اور وہ سانس کو زائل کر دیتی ہے اس لیے کھانے پینے میں بہت کمی کرنا واجب ہے بہتر تو یہ ہے صرف گائے کا دودھ تازہ دوہا ہوا یا تھوڑے چاول اُبال کر ہمراہ استعمال کریں ہر وقت جسم پاک و صاف رکھیں۔

نشست کا وقت: علی الصباح ۴ بجے شام ۸ بجے کا منتخب کریں بند کمرے نشست میں کسی قسم کا شور و غل نہ ہو اور مکان میں کوئی شے موجود نہ ہو جس سے طبیعت بٹنے پائے۔

* کبیر پنتھیے دادو پنتھی رادھا سوامی ست دیو وغیرہ کے سنت کہلاتے ہیں۔

تمام خیالات دل سے محو کر کے چار زانو بیٹھیں روئی موم میں ملفوف کر کے کانوں میں بھر لیں تاکہ باہر کی کسی جانور تک کی بھی آواز نہ آسکے آنکھیں اور منہ بھی بند کر لو۔ اور خیال میں اللہ یا اوم وغیرہ کسی ایسے متبرک لفظ پر آنکھیں جماؤ پہلے دن ایک فقط اندھا دھند سی گونج سنائی دیگی اور کانوں میں قدرے درد دکھن سی محسوس ہوگی نصف گھنٹے سے زیادہ نشست نہیں ہو سکے گی۔

دوسرے دن جب اسی وقت بیٹھو۔ آج طبیعت بہ نسبت دیروزہ زیادہ جمنے لگے گی اور قلب اگر بالکل صاف رکھو گے تو بہت عرصہ بیٹھ بھی سکو گے اگر دنیاوی دھندوں خیالوں میں کثرت گھرے ہوئے تو تھوڑا بہت خوف و پریشانی کا غلبہ ہوگا اور طبیعت منتشر ہو کر دل کو نشست سے اچاٹ کر دیں گے لیکن شاغل ارادہ کا مضبوط ہو تو طبیعت پر جبر کر کے [illegible] بیٹھا رہے گا اور اس [illegible] حق حاصل کریگا [illegible] دنیاوی چیزوں سے [illegible] شغل میں تہ دل سے مشغول رہیگا۔ اور جب نفس [illegible] ہو گے [illegible] رفتہ رفتہ آپ سے آپ طبیعت یکسو ہونے لگے گی [illegible] اور پھر لگاتار کئی گھنٹے ایک ہی نشست پر بیٹھا کرے گا۔

آواز جو پہلے دن بھدی سی گونج سنائی دیتی تھی اب دلپسند ہونے لگے گی [illegible] آواز خالص خاص احساس میں مبدل ہوگی [illegible] گھنٹوں کی آواز میں آئیگی [illegible] معلوم ہوگی آئندہ [illegible] سنائی دیا کریں گے بھی [illegible] شوق ہو جانے [illegible] مسرت بخش [illegible] نہیں گے۔

ہر قسم کی آواز [illegible] دنوں میں تبدیل ہوا کریگی مثلاً پہلے دن فقط گھڑیال [illegible] دوسرے دن گونج میں کمی ہوگی تیسرے دن [illegible] اور ساتھ [illegible] کی آواز [illegible] کسی لطیف شے میں بقول صوفی ؎

بر عبث [illegible] قفل است [illegible]

[illegible] خوش [illegible] آواز [illegible] ست

---

[illegible] سے پیر و مرشد کی تصویر کا تصور ہے جیسا بعض صوفی اس کے بجائے حبیب کا دھیان لگاتے ہیں

سنت مت میں جب سُرت اس شبد پر مست ہو جاتی ہے تو بیرونی اور
بھی تمام حواس باطن کی طرف لگ جاتے ہیں اور شاغل اپنے اندر تمام برہمانڈ
دو عالم کا نقشہ دیکھتا ہے۔ ان کے اندر سات لوگ ترتیب دیئے گئے ہیں جن
کا راز صرف عامل کے دیکھنے ہی کے قابل ہے اور اس آواز کا اندرونی دل
فریبانہ جیسا بیان کیا گیا ہے منہ پر خاموشی کا تالہ لگا دیتی ہے ؎

سمبر عرفان الہی ہے نقطہ گونگے کا گڑ
آدمی بیتا ہے لیکن کہہ نہیں سکتا مزہ

اہل تصوف میں مشاغلِ اذکار کے عامل اس آواز کے تین مدارج
تجویز کرتے ہیں پہلی آواز کا نام محدث و مرکب ہے اس کو آخری درجہ زنبور خانہ
یعنی بھڑ کے چھتے کی آواز کے مشابہ ہے دوسری آواز کو بیضانہ کرتے
تاویل کرتے ہیں یہ ندا دیگ کے جوش کی مانند ہے تیسری ندا کا نام "بید مطلق"
بتایا گیا ہے اور یہ نہایت زوردار دینا کی آواز ہے۔

پہلی منزل میں شاغل کا نام ناسوت یعنی دنیائے دواں کو فراموش کرنا ہے
دوسری میں عالم ملکوت کو تیسری منزل میں پہنچ کر عالم جبروت کو بھی بھلا دیتا
اور عالم لاہوت میں بے خود ہو جاتا ہے اس وقت دوئی قطعی دور ہو جاتی ہے۔
اول ہی کا نام و نشان نہیں رہتا! عین عام؛ عین سرور! عین ذات یعنی
بست کی معراج پر پہنچتا ہے اصلی معشوق کا دیدار پاتا ہے تمام شکوک و حجاب
فی الفور دور ہو جاتے ہیں۔

پہلی منزلوں میں اللہ اللہ یا ہو و اسم اعظم کا ورد بھی کیا جاتا ہے۔ مرشد
کی تعلیم سے بھی مستفیض ہوتا ہے لیکن جب اصلی حبیب کا وصل ہو گیا پھر کسی
تعلیم و تفہیم درس و تدریس کی احتیاج محسوس ہی نہیں ہوتی۔
اور اگر بالکل ہی جب شاغل نہیں بجھتا ہے تو کہتا ہے ؎

معشوق و عشق و عاشق ہر سہ یکے ست اینجا
چوں وصل درنگنجد ہجراں چہ کار دارد

جس طرح برف پگھلی پانی ہوا۔ پانی ملتا جلتا دریا ندی نالوں کے رنگ میں ڈھلا

---

۱ سنت مت میں بائیں کان کی طرف سے شبد سننا منع ہے۔

گرداب وغیرہ کے جو وجہ سے نقشے نمونے بنتے گئے حباب پیدا ہوئے بے خودی میں پھوٹتے بھی رہے آخر تمام ایک ہی بحر جیحون خود طلاطم خیز ہے۔ دوئی دور غیریت کا شیشہ چور۔

برف نقوش۔ ندیاں۔ نالے سمندر۔ حباب۔ سب ایک شکل اور شبہ کا غور ب مرشد کو بھی جائز ہے کہ جب ایسا طالب اپنے عجیب شغل سے اس تصور میں وجد و جذب کی حالت میں ہو آئے تو اس کو کوئی بات سمجھانے کا سروکار رکھے کیونکہ خدا کو تعلیم نہیں دیجاتی۔

اور اس منزل کا راز ہم سے قلمبند بھی نہ ہو سکیگا بقول مہر دہلوی ؎

مہر بس خاموش آگے حد ناسوت ہے
اور اس کا آشنا مست ہے مبہوت ہے

## بچوں کو حمل میں تعلیم دینا



اشیاء دونوں ہاتھوں اور آنکھوں سے جو اچھی طرح دیکھ سکیں ؛

اب تک نظر کسی کو جو آیا نہ خواب میں
آنکھوں سے آج دیکھ وہ بے پردہ دیکھنا
صنعت گری مری نہیں جیا اگر ہے کم
اس سرسری نظر سے نہ زنہار دیکھنا

نفس ناطقہ انسانی ایک بحر اعظم ہے اور عقل بحر ذخار! علم ناؤ اور عمل ناخدا ہے جد و جہد و کوشش ہوائے موافق اور غفلت و سستی باد مخالف ہے۔ جہالت طوفان یعنی گرداب فنا ہے۔

اگر کوئی بشر بدون سفینہ علم و ناخدائے عمل اس دریائے جیحون سے عبور کا ارادہ کرتا ہے اور محض قوت بازو ناشناختہ آشناوری کا دم بھرتا ہے تو نہنگ اجل سے جانبر نہیں ہو سکتا۔

اس لیئے ضروری ہے کہ اول انسان علم کو عمل کے ساتھ ساتھ عمل

عقل سے کام لیتا ہو۔ اس دریا کی تمام نشیب و فراز سطح کا راز معلوم کرے بعد ازاں سخن فہمی کے بیچ گہرے فکر سے تحقیق کرے تب اس تماشے کے نتائج کی اصلیت کا واقف ہوتا ہے وہ جس لفظ پر آنکھ ڈالتا ہے اپنے دبستان کو مکمل کرلیتا ہے جس حرف پر کان لگاتا ہے اپنی رہنمائی کے معنے پالیتا ہے طبیعت خداداد کو ہر سطر سے کتاب کے اسرار منکشف ہوتے ہیں اور ہر نقطے سے ایک دفتر کی رمزیں پیدا ہوتی ہیں۔

نادان انسان تمام عمر اس دریا کے بھنور میں غوطے کھا کر عمر گرانمایہ ضائع کر جاتا ہے وہی عقل جو علم و عمل سے لطف و دلبستگی کا موجب بنتی ہے نادانی کے گرداب میں زندگی کو بے مزہ کر دیتی ہے۔

اور یہ بالکل صحیح ہے کہ بے علم بن سینگ و دم کا حیوان ہے اور جو لوگ کہتے ہیں کہ "بے علم نتواں خدا را شناخت" یہ تو دور کی ہے۔ وہ تو اپنے آپ کو بھی نہیں پہچان سکتا اور اپنے آپ کا ہی پہچاننا غالباً خدا کا پانا ہے۔

علم قوائے روحانی کو ترقی دیتا ہے اور ضمیر و عقل کو روشنی بخشتا ہے عقل و اخلاق کی کمزوریاں جڑ سے کھو دیتا ہے۔ علم قدرتی اسرار کو اصلی حیثیت میں واضح کر دیتا ہے۔

تمام دنیا کی آبادی تقریباً ایک عرب دس کروڑ کے شمار میں ہے جن میں سے صرف ڈیڑھ کروڑ انسان معمولی پڑھے لکھے اور کسی قدر سائنس کے اصول سے واقف ہیں باقی جہالت کے تاریک گڑھے میں زندگی بسر کر رہے ہیں۔ عالم شخصوں کی عنایت ہے جنہوں نے اس دریا کو چھانا! جنہوں نے قوانین قدرت کا مطالعہ کیا ہے اور علم کی وساطت سے جس قدر طالب علم نیچر کے اصلی راز بتانے کے قابل ہوئے ہیں ان کو اب سوجھ گیا ہے کہ ہمارے اپنے ہی حواس ہمیں بعض معلومات میں دھوکا دے رہے ہیں اور ان کی شہادت غلط ہے۔ نظام عالم کے بارے میں جیسا ہمیں محسوس ہوتا ہے وہ اصلیت سے خالی ہے ہمیں آفتاب چلتا ہوا اور زمین ساکن دکھائی دیتی ہے مگر اب اسکی اصلیت واضح ہوگئی ہے کہ یہ برعکس ہے اب ہم آفتاب کو ایک مرکز میں قرار دیتے ہیں اور تمام سیارے

کے گرد گھومتے قیاس کرتے ہیں جو کہ رات دن کے اسباب کرتے ہیں اور ہم یہ بھی بتا سکتے ہیں کہ فلاں سیارہ فلاں وقت کہاں سے کہاں آجاویگا اب ہم سورج و چاند گرہن کا اول ہی حساب لگا کر وقت معلوم کر لیتے ہیں تمام کرۂ ارض ہمارا ناپا ہوا ہے بارش و ہوا اور آگ کے حالات سے بھی بکثرت واقفیت ہے ہم قبل بتا دیتے ہیں کہ سمندر میں جوار بھاٹا کب آئے گا اور جس طرح کہ ہماری قوت ارادہ ہمارے پٹھوں سے ظاہر ہوتی ہے اسی طرح ہم جانتے ہیں کہ سمندر کی سطح قوت جاذبہ کے اثر سے چاند کیطرف ابھرتی ہے اور ہم ایک ایک منٹ کا اندازہ لگا سکتے ہیں کہ یہ مد و جزر فلاں وقت تک رہیگی اور اس قدر بلند و نشیب ہوگی۔

ہمیں یہ بھی علم کی آنکھوں سے تحقیق ہو گیا ہے کہ تبدیلیاں پر برف جمنے اور پہاڑ و نیز سیال سیال، فرد ہ سے گرنے کا کیا سبب ہے، غرض ان کے علاوہ زلزلہ برق اور بہت سے حوادثات کے اکثر ایسے راز ہیں صاف معلوم ہیں جن کی واقفیت آدمی کو محض بصیرت سے نہیں ہو سکتی دوربین کی مدد سے ہم چاند سیاروں اور ستاروں کا کل نقشہ جانچ سکتے ہیں اور دوربینوں کی وساطت سے ان کا فاصلہ وغیرہ اور کل ہیئت تک معلوم کر لیتے ہیں۔

ناخواندہ آدمی ہمیں کہتے ہیں کہ دنیا تو ایک تخت ہے جس پر بیٹھے ہوئے ہیں وہ اسی پھیر میں ہیں کہ زمین چپٹی ہے چپٹی کیطرح ہمارے پاؤں پسار کر سینے کو بچھی ہوئی ہے اور آسمان ہمارے اوپر گنبد نما تنا ہوا ہے ان کے روبرو اگر گردش کا ذکر کریں تو وہ ہنسی میں اڑا دیتے اور کہتے ہیں کہ زمین کس طرح حرکت کر سکتی ہے بلکہ یہ تو سورج ہی ہے جو مشرق سے مغرب کو دورہ کرتا رات کو سو رہتا تاریکی وارد کرتا ہے۔

وہ کہتے ہیں کہ چمکدار تارے ایک دلفریب سیرگاہ ہیں یا قندیلیں ہیں جو بہشت نے انسانوں کی دلجمعی کی خاطر آویزاں کی ہیں۔

چاند ایک مشعل ہے جو رات کو روشنی کے لئے بنایا گیا ہے ان کے خیال میں نہ کسی کو بارش کا راز حاصل ہو سکتا ہے نہ گرمی سردی اور زلزلہ و بجلی

کی حقیقت جانی جا سکتی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ وہ سخت نالائق و پاگل انسان ہے۔ جو قدرت کا بھید و سراغ لینے کے درپے ہوتا ہے۔

ہم صحیفۂ قدرت کے رازداں یا دانوں کی بحث میں زیادہ وقت نہیں لینا چاہتے بلکہ جانا اس تمہید سے فقط یہ مدعا ہے کہ انسانی عقل ایک بحر ذخار ہے جو علم و عمل کی مدد سے سمجھ میں آ سکتی ہے۔

ہمارا نفس مضمون آج ایک خیالی تعلیم کے متعلق ہے یعنی بچوں کو حمل میں تعلیم دینا۔ ان کو سائنس کے دقیق مسائل حمل میں حفظ کرانا اور ان کی زندگی کو کامیاب و مبارک بنانا۔

زمانہ سلف میں جب کہ موجودہ تہذیب یافتہ ملک ابھی ہے بھی بھارت ورش میں علم و ہنر کا آفتاب بہت بلند تھا جب کہ آج کل کی صدیوں کی ترقی کی ہوئی سائنس کی تعلیم ان کے لیے معمولی دنیا تھی جب کہ موجودہ فالی کلیں تاریں توپیں ہوائی جہازوں وغیرہ کے کام شودر لوگوں کا پیشہ قرار دیئے جاتے تھے اور روحانی علوم کے مقابل ان اشیاء کو ہیچ و پستی سمجھا جاتا تھا۔

ان دنوں اس مبارک دیش میں یوگ ودیا کا پرچار تھا۔ بڑے بڑے رشی اور مہارشی (عالم لوگ) بچوں کو حمل میں تعلیم دیتے تھے۔

سری کرشن کو ان کی ماتا پتا جب کہ وہ کنس کے زندان خانہ میں محبوس تھے شب و روز ان کی زندگی کامیاب بنانے کو حمل میں ہی تعلیم دیتے تھے گرگ نے پیٹ میں ہی ستگرو سے ناگہانی تصادم سے تازہ مرے ہوئے انسان کو زندہ کرنے کی حکمت لی تھی۔

سکھدیو رشی مقررہ ایام سے بھی زیادہ عرصہ حمل میں رہ کر تعلیم مکمل کر کے کامل ولی پیدا ہوئے تھے۔

مہابھارت کا مشہور سورما ابھیمنیو حمل میں ہی حیرت انگیز علوم کا ماہر بنایا گیا تھا ارجن نے اسکو لڑائی کے تمام دقیق فن حمل کے قلیل ایام میں حفظ کرا دیئے تھے جو جوانی کے دنوں میں ان کو کئی سال میں یاد ہو سکتے۔

"چکر ویوہ" (قلعہ) جس کا راز سوائے دروناچاریہ اور ارجن کے دوسرا

ذہب تھا تھا ارجن نے جب کہ ابھمنیو شکم مادر میں سات مہینے کا تھا ایک رات اسکی والدہ کو اس قلعہ کی ساری حقیقت سمجھائی تھی اور اسمیں داخل ہونے تک کا تذکرہ بیان کیا بعد ازاں اسکی والدہ سو گئی اور وہ بچہ اس قلعہ سے باہر نکلنے کا ڈھنگ نہ جان سکا جس کے باعث اُن جنگ کے دنوں میں وہ قلعہ میں داخل ہو تو گیا مگر باہر نکلنے سے لاعلم تھا۔ اس لیئے دشمنوں نے مکر و کذب سے گھیر کر قتل کر دیا۔

آج بھی معمولی باتوں کو تو تمام طبیب اور سائنس دان مانتے ہیں کہ حمل کے دنوں میں بچے کی والدہ کے خیالات چال چلن، اور خورد و نوش وغیرہ کا سارا اثر مولود کی جسمیت پر تمام عمر نمایاں موجود رہتا ہے۔

بڑے بڑے بادشاہ دیوان جس کسی ایک خاص بات کو وصف اپنے بیٹے میں دیکھنا چاہتے تھے حمل کے دنوں میں اسکی والدہ کو اسی اصول کا پابند بناتے تھے۔



ہمایوں کی بیگم نے اپنے پاؤں پر پھول بنایا تھا تاکہ بچے کے ایسا ہی مبارک نقش نظر آئے اور زمانہ جانتا ہے اکبر اعظم کے اسی پاؤں پہ جوں کا توں وہی پھول کھدا ہوا تمام عمر موجود رہا

ان دلائل سے یہ بالکل تحقیق ہے کہ حمل کی تعلیم بچہ کو تمام عمر مدام یاد رہتی ہے اور ویدک گرنتھوں سے مستند ہو چکا ہے کہ جب بچہ کو حمل میں ساتواں مہینہ شروع ہوتا ہے تو اسکو گذشتہ سات جنموں کی حرف بحرف یقین یاد آجاتی ہے اسوقت اسکی قوت متخیلہ سارے دماغ میں ایسی لطیف ہو جاتی ہے کہ جس بات کو اچھی طرح اس بچے کی والدہ کو حفظ کرا دیا جائے گو وہ دو چار منٹ اس بات کو یاد کرے تو بھی وہ بچہ ہرگز وہ بات تمام عمر نہ بھولیگا۔

اس تعلیم کے لیئے بچے کی والدہ کا ذہنی صفائی کا عامل ہونا ضروریات سے ہے کیونکہ بچے کے دماغ میں ان خیالات کے نقوش جب ہی ثبت ہو سکتے ہیں۔ جبکہ وہ شیشے کی طرح اُجلے و شفاف سینہ ہو۔

فوٹوگرافی کے وسیلہ سے جسقدر تصاویر تیار کی جاتی ہیں تمام اندھیرے

میں ہی ثبات پاتی ہیں کاغذ میں نہ تو جان ہے نہ وہ کسی متحید طاقت کا کوئی اوزار ہے جس پر صورت کے نشان قرار پاتے ہیں بلکہ وہ صرف بیرونی روشنی کی مدد سے ہی تصویر کھینچی جاتی ہے وہ کاغذ پانی سے نم شدہ ہوتا ہے۔ جب یہ شیشے کا عکس پڑتا ہے۔ جسقدر دوری میں وہ شیشہ مجنے ہوگا۔ ویسے ہی گہرے نشان ہوں گے۔

اقلتوں کے مصور بھی زمین کی صفائی پر ہی تصویر میں کمال دکھا سکتے ہیں ایک راجہ کے ہاں دو مصوروں کا مقابلہ تھا دونوں کو درمیان میں پردے ڈال کر بالمقابل ایک دوسرے کے دیوار دیدی گئی تھیں جن پر وہ تصویر بنائیں ایک مصور نے نہایت ہی محنت سے ایک دیوار پر تصویر کشی شروع کی بہرت تصویر کے تمام پہلے جیسے رامائن کا مذکور شدہ تمام لنکا والا جنگ کا منظر ہو بہو دیوار پر کھینچ دیا دوسرے مصور نے کوئی تصویر نہ بنائی اور اپنی دیوار کو صاف کرنے میں تمام محنت خرچ کردی۔ جس نے اول تو دیوار کو ہموار کیا تمام شکن و نشیب و فراز دور کئے بعد ازاں پختہ سمنٹ کیا ایسکے اوپر طرح طرح کے رنگ و روغن اور وارنش چڑھالئے غرضیکہ تمام دیوار ایسی شفاف بنادی کہ کوئی قلعی شدہ شیشہ بھی ...... نہ کرسکے۔

جب امتحان کا دن آیا تو پہلے مصور کی دیوار کا پردہ اٹھایا گیا اس کی ...... تصویروں کی نازک خیالیاں دیکھ کر بادشاہ و اہالیان دربار دنگ رہ گئے ہر ایک نے تحسین و آفرین کی صدا لگائی مصور کو نہایت ہی سرفرازی کے قابل قرار دیئے گئے۔ سب نے کہدیا کہ اب دوسرے مصور کا کام ہی دیکھنا بے سود ہے کیونکہ اس سے اعلیٰ کبھی ممکن بھی ہو سکتا ہے اس نے تو پورے سو کے سو نمبر پائیے ہیں اب دوسرا کیا حاصل کرے گا۔

جب ہر طرح سے سب کے دلوں ... اطمینان ہو گیا۔ تو ... دوسرے ... مصور نے خود ہی اپنی دیوار کا پردہ جو کہ درمیان میں حائل تھا جدا کر دیا پردے کا اٹھنا تھا کہ بس غضب ہی کر دیا۔ فی الفور وہ دوگز زمین جہاں کھینچ کر تصویریں بنا آیا!!! چاروں طرف ایک سکوت کا عالم۔ تمام ناظرین انگشت بدنداں رہ گئے۔

بالکل خاموشی سارے کے سارے تصویر حیرت بنے کاٹو تو لہو نہیں بدن میں ہر شخص حیران و آئینہ کیطرح پریشان تھا۔ بات کیا تھی فقط اسکی ایک دیوار کی صفائی نے دوسرے کی ساری کی ساری محنت ردی کر دی۔

علم مناظرہ کی رو سے ان ہر دو دیواروں کا فاصلہ درمیانی اسقدر تھا کہ ان تصاویر کا سیدھا عکس ہو بہو اُس مقابلہ والی دیوار پڑتا تھا اور اُسکی چمک کی وجہ سے ایک ایک تصویر آپ سے آپ اس دیوار کے اندر گھستی چلی گئی اور جسقدر ان کے درمیان تفاوت تھی اُس مصفےٰ و مجلےٰ دیوار میں اسیقدر گہرائی میں تصویریں نظر آتی تھیں اور ہوا کی لہروں میں وہ دیوار کا شفاف پن تصویروں کو بالکل زندہ دکھلا رہا تھا۔

ایسے ہی جسوقت اس بچہ کی والدہ کی اندرونی تمام سطح آئینہ کیطرح شفاف ہو جاتی ہے تو بچے کے دل و دماغ میں اُسکی تصور کردہ تمام صورتیں معہ کی تصاویر و نقوش کی طرح منقش ہو جاتی ہیں۔

یہ تعلیم کے دن خصوصاً ساتویں ماہ سے شروع ہوتے ہیں اور ہم نے جیسا بیان کیا ہے کہ عقل کے دربار میں وہی شخص زیرک ہوتا ہے جو علم و عمل کے ذریعہ سے شادی کرتا ہے اس لیئے بدون کامل تعلیم کے عورت بھی اس شغل میں درست طریقے سے عامل نہ ہو سکے گی۔

لہذا شادی سے پہلے عورت بھی تعلیم یافتہ ہو اس سے کوئی یہ غرض نہ کر لیوے کہ ہم ہر بات میں کوئی نہ کوئی معمہ یا دشوار کن بنائے جاتے ہیں بلکہ ہمارا خاص مذہب یہ ہے کہ جب تم عمل کرنا شروع کرو تو ہر طرح سے پورا عمل کرو نہ کہ بوجھ کی گٹھڑی سر سے اُتار کر آزادی حاصل کر لو لہذا ہم ابتدا سے حمل میں تعلیم دینے کے اصول اور باترتیب قواعد بیان کرتے ہیں۔

(۱) اول اولاد کے لیئے واجب ہے کہ تم جس جنس کی اولاد چاہتے ہو یعنے لڑکی یا لڑکا اسی کے سامان خورد و نوش عمل میں لاؤ یہ بالکل صحیح ہے کہ لڑکی لڑکا خوراک کے بدل سے بھی ضرور پیدا ہوتا ہے بعض اغذیات میں گاڑھا پن کا جزو زیادہ ہوتا ہے تو لڑکی پیدا ہوتی ہے ایسی ہی چکنی

مقدار کثیر ہو تو وہ اولاد نرینہ ہوگی۔

دیگر سہل طریقہ یہ ہے کہ جن چیزوں سے مرد کی منی زیادہ اور گاڑھی ہو اور کیفیت جو دماغ کھائے اور عورت سے تعلق کرے تو اس نطفہ سے ضرور لڑکا ہوگا۔

اور ایسے ہی صندل کا شربت پالک میتھی کا ساگ مونگ کی دال چاول وغیرہ کھانے سے عورت کا مزاج ٹھیرج پیدا ہوتا ہے جس سے ضرور ہی لڑکی تولد ہوتی ہے۔ نیز چاند کے ایام میں بھی اگر جفت کا دن ہو مثلاً چاند کی دو ج چوتھ وغیرہ یعنی چار۔ چھ۔ آٹھ دس۔ بارہ۔ چودہ تاریخ ہو اور مرد عورت سے قربت کرے تو ضرور لڑکی ہوگی برعکس لڑکا۔

اگر مجامعت کرتے ہوئے مرد کے خیالات مردانگی کی طرف جھکے رہیں اور عورت مستورات کی زیادہ دلدادہ نہ ہو بلکہ مردوں کی عزت وعظمت کی قائل ہو تو ضرور لڑکا ہوگا وگرنہ لڑکی ہی ہوگی۔

سب سے زیادہ دلکش جو بات ہے اگر کوئی عمل تمام مذہبوں کی فلاسفی میں دفعہ تشریحاً نظر آتا ہے وہ سوقت مجامعت کے متعلق ہے۔

یعنی اگر جماع کے وقت جب عورت ومرد ہر دو ایک ہی وقت منزل ہوں تو اثر ایک سکینڈ بھی مرد اول انزال ہو جائے تو فرزند لڑکا ہوگا۔

نیز اس وقت مرد کو اپنے ناک کی سانس کو دیکھنا چاہیئے۔ اگر دائیں ناک کی سوڑ جاری ہو تو وہ پنگلا کہلاتی ہے اس کا تعلق اندر سے پکڑ سکتے ہیں اور اس کے تین دن مقرر ہیں۔ منگل اتوار سنیچر۔ اگر یہ دن بھی ہوں اور اسی طرف سے سانس جاری ہو تو ضرور ہی یقین کرو کہ بیٹا ہوگا۔

اور اگر ایام بھی ان کے خلاف ہوں اور دوسری باتیں بھی ان دونوں کے مقابل پوری نہ ہوں لیکن چاند کا تعلق ایڑا یعنی بائیں طرف کی ناسکا سے ہو تو وقت کا خیال ضروری ہے اگر کوئی مجامعت کے وقت بھی ہر ایک کا حساب پورا رکھے اور ان ہر دو کے کام بھی درستی سے سرانجام کرے تو ان دونوں کی ذاتی تعاریف اور فلسفہ جاننا ہر ایک کا کام نہیں ہے کیونکہ ان کی نسبت

ف۔ اس کے متعلق ہم کسی سنائی نوٹ کی چھپنے ناظرین معاف فرمائیں صحیح نہ ہو تو

ہو بدل میں ضرور ہر چیز میں تاثیر کا انقلاب ہوگا ۔

# اصلیت کے نقوش

جو آنکھیں تمام اشیاء عالم دیکھتی ہیں جن کے روبرو کسی شے کی ہستی جا طلاع نہیں رہ سکتی یعنی کہ اثر سے آئے بدون اسکا ماہیت شکر رہتا ہے کہ نہیں اگر یہ خیالات واقعی کسی اصلیت کے دیکھنے والے دیدۂ بینا کے ہیں۔ تو کچھ افسوس کرنا بھی غالباً اس کے حق میں لاپرواہی کا ثبوت دیتا ہے۔ بلکہ کسی تہ سے مطلب کے سوا ہم ہر شے اصل شے پر پردہ ڈالدیتے ہیں۔ تو اسکی ہستی ہی قابل فنا ہے۔

اس لیے ہمارا خاص ارادہ ہے کہ یا تو ان کو اشتیاق ہے وہ اپنے لطف میں خاموش رہیں یا وہی نقش اولاد پر ثبت کرنے پر اپنی دیکا گرتا ہوگ۔ بس کم ہو جائیں سوقت اس تعلیم کو جی زبان کو خود کہہ یاد کرنا چاہیے اور وہی باتیں حیرت کے خود اپنے الفاظ میں سن لیتے ہیں کے اس دماغ میں تمام عمر کے لیے ثبت ہو جائیں گی۔ ناظرین نے سمجھ لیا ہوگا کہ یہ تو بات ہی معمولی ہے۔ اس میں حل کی تعلیم کا راز ہی کونسا تھا۔ لیکن جو آپ کو واضح کیے دیتے ہیں کہ یہ بات بہت مشکل ہے اور جن چند سطور میں ہم نے مطلب ادا کیا ہے وہ بھی معمہ سا بن گیا ہے اس لیے ہم تفسیر کرتے ہیں جس طرح کہ تمام دنیا کے انسان اور ان کے جسم پائے جاتے ہیں مگر اپنا چہرہ یاد نہیں رہتا۔

جس طرح کہ تمام اشیاء عالم ان ہی آنکھوں سے دیکھتے ہیں ہر ایک شے کا نام سنتے ہیں اسکو تین اسی شکل کو اپنے روبرو رکھ سکتے ہیں ۔

شعر

کیا راز حقیقت نے مجھے حیران اے جواب!
جو ہر ذرہ میں روشن تھا وہ ان آنکھوں میں پنہاں تھا

ہر چیز تو ہمیں نظر آجاتی ہے مگر اپنی آنکھ کا تل آنکھ دکھائی نہیں دیتا ایسے ہی ہم نے واضح کیا ہے کہ اپنے منہ کا کہا یاد کرنے کے نقش کرنے میں تا دم زیست

ثبت کر دیتا ہے اور آپ کو معلوم ہونا چاہیئے کہ جس طرح آپ نا ... یاد نہیں رہتا جس طرح اپنی آنکھیں اور ہوشیار دیکھی ہوئی ایک دیر گزشتہ یاد رہ جاتی ہے لیکن آنکھوں کا نقشہ آئینہ میں دیکھا ہوا "اپنا" ضرور بھولا رہتا ہے۔

ویسے ہی اپنی آواز بھی یاد نہیں ہو سکتی یعنی خواہ ہم تمام دنیا کے لوگوں کو صرف ایک آواز سے پہچاننے کا ملکہ حاصل کریں مگر اپنی آواز معلوم کرنا سخت مشکل ہے کیونکہ یہ اوروں کی زبان سے نہیں سنی جاتی اس لیئے ہم فقط معمولی سی بات کا نقشہ آپ کو بتلائے دیتے ہیں کہ عورت جنتے بچے کی والدہ صرف اپنی آواز کو ہی خلوت میں دوہرا لے اور اسکے خیال کرے تو تمام حروف خاکے بنکر بچہ کے دل دماغ میں ڈھل جاویں گے۔

وہ ایک دفعہ خیال کرے اور منہ سے کہدے کہ میرا بچہ دونوں ہاتھوں آنکھوں سے الگ الگ کام لے سکیگا: چنانچہ میں اب بچے کو تعین کرتی ہوں کہ تمام دنیا اپنی خواہش خود جدا اپنے کام میں لاتی ہے لیکن تم ...... ہر کرشمہ عالم پر فریفتہ نہ ہونا۔ مگر ایک عظیم معراج کو [illegible] اور اپنی طاقت سامعہ اپنے ہی کام کے لیئے وقف کر لینا غرضیکہ [illegible] بچہ حسب فرمودہ والدہ اپنے آنے والے [illegible] سمجھے گا۔ یہ خیالات جب پورے [illegible] ہو جائیں تو بچے کا تعلیم ... بات پر مضبوط کرنے چاہیئں۔

جس دن ہم نے بیان کیا ہے کہ سوکر دیکھنے سے عورت و مرد کو پتہ چل جائے کہ اب حمل رہ گیا ہے اور ضرور بچہ ہی پیدا ہوگا یا وہ لڑکی پیدا کرنا چاہیں اور اسی کو تمام علوم میں ماہر کرنا مدنظر ہے تو اس دن سے شمار کر کے وہ دن ساتویں اس دن اس کا والد وہ تمام باتیں جن کو بچے کی زندگی میں شامل کرنا ہے اسکی والدہ کو سنائے بلکہ اسکو تاکید کرے کہ غور سے وہ ہر ایک امر کو جانچ کر سنتی رہے اگر وہ سوچ کر [illegible] حکایت پر پورا یقین نہ ہو سکے تو اس کے فرزند کو اس تعلیم کا پورا راز نہ ملے گا جیسا ہم بیان کر آئے ہیں کہ ارجن نے جب حمل میں ابھمنیو فرزند کو تعلیم دی تھی تو اسکی والدہ چکر بیوہ میں داخل ہونے تک تو

؎ ... وہ کے بعد کا بچہ کی تعلیم کا اصل دن سمجھیں۔

پیدا ہی بعد ازاں ہو گئی جس کی وجہ سے وہ بچہ اور تو تمام راز جانتا تھا۔ مگر قاعدے سے لکھنا نہیں سمجھ سکتا تھا۔ اسی طرح جس بچہ کو ایک خاص بات میں ماہر کرنا ہے تو ضرور ہے کہ ایک تو اسکی والدہ ہر وقت ان صفات کے بعد وہی خیالات اٹھتے بیٹھتے اور کام کاج کرتے اپنے دل و دماغ میں جمع کئے رکھے دوسرے اس کا خاوند ان خیالات کو بذریعہ روایات اسی عورت کو سناتا ہے تو کبھی ممکن نہیں ہے کہ وہ بچہ ان ہی خیالات کا پرتو نہ بن جائے۔

ایک ہی دفعہ عورت مرد یہ قیاس کرلیں کہ جب ایک ہی آنکھ اور ہاتھ والا لکھ پڑھ سکتا ہے اور اسی اپنی موجودہ عضو سے جدا جدا کام لے سکتی ہے جیسے کہ ایک دوسرے اعضاء نہیں ہیں مگر وہ اسی ہاتھ اور چشم سے دونوں آنکھوں والوں سے اچھا کام کرتا ہے اسی طرح ہم ...... اپنے لڑکے کو تمام دنیا کا ایک قابل تقلید و رشک نمونہ بناتے ہیں اور یہ عہد کرتے ہیں کہ یہ لڑکا دونوں اجزا سے ایک ہی جسم میں الگ الگ کام لیا کرے گا جو ہم صفات بتا دیتے ہیں۔ دونوں ماں باپ کی نیت پر ہی ہونے والے لڑکے کی آنے والی زندگی ڈھلتی ہے اور وہ جیسا تصور کریں گے وہ مولود ویسا ہی عامل ہوگا۔

بس یہ ہم آخر ہی مضمون ختم کرتے ہیں۔

جب تم یہ تعلیم بچہ کو حفظ کرانا چاہو تو اول ایک چوکونہ آئینہ کے ٹکڑوں کا ظرف بنواؤ اس میں گھی یا موم یا شہد یا کوئی ایسے صاف نباتی وغیرہ کا تیل بنواؤ کہ جیسے اور کوئی چیز تیل محفوظ ہو فقط اسکا جوہر اور کسی آگ کو اپنے رنگ میں ظاہر کرنے کو گلگشہ (یعنی بتی وغیرہ) ڈالو جب وہ مصالحہ سلگ جائے تو عورت سے کہو کہ اس پانی کیفیت کے جوہر میں اپنے منہ کو دیکھے اور اسی کو یاد کرے۔

بعد ازاں اپنے ہی الفاظ میں جیسا ہم نے بیان کیا منہ سے کہے اور خود ذکر کرے۔

وہ تمام خیالات بچہ کے تختہ دل پر و عضار و دماغ پر ثبت ہوتے جائیں گے۔

اگر مزید پختہ کرنے کی تمنا ہو تو جیسے جیسے نئے بچے سے تمام عمر جیتنے مطلوب ہیں وہی نقشہ عمل میں لا کر عورت کے ذہن میں پختہ کراؤ گو تمہارا خیال فرضی ہوگا مگر بچہ اسی کا مثنیٰ پیدا ہوگا۔

تم اگر محض دونوں ہاتھ میں قدر یک رُخ، جُدا جُدا ورق پہ لکیریں ہی کھینچ جاؤ گے اور اس بچے کی والدہ یقین کئے جائے گی کہ ہاں یہ بالکل ممکن ہے کہ دونوں ہاتھوں اور آنکھوں سے الگ الگ کام لیا جا سکتا ہے تو وہ بچہ ویسا ہی کارپرداز پیدا ہوگا۔

لیکن یہ کبھی نہ بھولنا چاہیے کہ قبل از پیدائش و بعد ولادت کے ان تمام خیالات کو بچے والے ماں باپ کو ماننا چاہیے اور ہر وقت ان کا تصور رکھنا ضروری ہے۔ ہم تعلیم میں تم جس قسم کی تعلیم چاہو یاد کر سکتے ہو جو ہم مزید مشرح ذرا کبھی آئندہ ملاقات میں آشکار کریں گے۔

## عمل حاضرات

یہ بات بالکل بحث کی محتاج نہیں کہ انسان کا علم ہیئت گھٹتا بڑھتا رہتا ہے اور قوت کا تعلق علم سے ہے بعض پرانی روحانی باتیں آج نئی روشنی میں غالباً مجذوب کی بڑ سے زیادہ موقر ثابت نہ ہوں مگر سچائی کے دامن پر لوگوں کے ماننے یا نہ ماننے پر دھبہ نہیں آ سکتا۔

اگر کوئی دقیانوسی خیال کا بوڑھا جس کے پاس کوئی دلیل یقین دلانے والی نہیں ہے حاضرات جادو اور سحر کے متعلق کسی حق پر رائے دیتا ہے تو موجودہ نئی روشنی کے نوجوان اس کی فلسفی کو ہنسی میں اڑا دیتے ہیں لیکن اگر آپ سے کوئی سائنس کی تھیوری جو بمعہ ثبوت درست نہیں ہے صحیح اندازہ اور مدلل تفصیل سے دیانت کی بنا پر تو کچھ بیان نہ کر سکتے بلکہ وہ نئی دنیا کا تسلیم شدہ مسئلہ بتا کر ٹال دیتے ہیں۔

زمانہ سابق میں اور روئے سائنس ہم نے انسان کو کبھی اس قابل نہ سمجھا

تھا کہ وہ پانچ ہزار میل پر پانچ منٹ کے اندر خبر پہنچا سکتا تھا مگر اب یہ قوت جنات میں موجود ہے آج ہم انسان کو اس قابل نہیں پاتے کہ وہ ستاروں اور سیاروں تک پیغام رسانی کر سکے لیکن ممکن ہے کہ آئندہ ایسے راستے بھی کھل جائیں۔

عنصریات کے علم میں جس طرح بجائے چار اور پانچ عناصروں کے آج قریباً پانچ چھ درجن عناصر دریافت ہوئے ہیں اسی طرح علم حواس خمسہ۔ حواس ستہ کے متعلق بعض علماء کی رائے ہے کہ انسان میں ایک چھٹی حس بھی ہے جس کے ذریعے سے وہ اعضاء کی اعصابی حرکت محسوس کرتا ہے تو اگر کوئی ایسا وقت آئے جب کہ لوگ مختلف حواس رکھتے ہوں یعنی موجودہ پانچ کی بجائے ان کے تین یا آٹھ دس حواس ہوں تو وہ ہمارے آج کل کے تعلیم یافتہ خیالات و تصانیف کو واہیات اور خیالی افسانوں کا مجموعہ سمجھیں۔

روحانی اکثر باتیں جن کا ہم نے کتاب ہذا میں اظہار کیا ہے بہت عرصہ .... روحانی تاریکی کے گوشے میں بند تھیں اور اب نئی اسکیم میں غالب ہے کہ پہلے سے بھی بڑھ چڑھ کر مفید ثابت ہوں بشرطیکہ ہر شخص اس بات کا کما حقہ راز پا سکتا ہے جس کو ٹھنڈے دل سے جانچ کر کسی قیاس پر پہنچے۔

حاضرات کرنے والے کو بلکہ تمام روحانی شائقوں سے زیادہ تر پاک و صاف رہنا چاہیے خصوصاً بول و براز سے فارغ ہونے کے بعد فوراً ہی عضو مخصوص کو غسل دے لیا کرے بس ہر وقت بالکل پاک رہے ورنہ بجائے فائدہ کے جان تک معرض خطر میں رہے گی۔

حاضرات کے متعلق ہم دعوے سے کہہ سکتے ہیں کہ مندرجہ ذیل عمل اگر کوئی شخص حسب تلقین ہر ایک قیود کا پابند ہو کر کام میں لائے تو اسے ضرور کامیابی ہو گی۔

اس عالم میں تمام شہادات موکل سے لی جاتی ہیں اور اسکو ہمیشہ قید میں رہنا کب پسند آتا ہے اسلئے وہ آزادی کی سعی تو ہمیشہ جاری رکھتا ہے مگر پاک عامل پر اسکی طاقت اور جرأت کچھ کام نہیں کر سکتی اور جب وہ غفلت سے چوکتے انسان پر داؤ پاتا ہے اسی وقت اسکی زندگی تک نابود کر دیتا ہے

اسلیے اس کے عامل اپنے پاس ہمیشہ پانی کا برتن بھرا ہوا رکھتے ہیں اور سوتے بیٹھتے ہوئے ہر وقت باوضو رہتے ہیں۔

حاضرات کا شیش تین قسم کا ہے دو کو تو اکثر لوگ عمل ہمزاد کے ساتھ موسوم کرتے ہیں مگر عمل ہمزاد اور عمل موکل اور حاضرات میں بہت بڑی تفریق ہے تیسرا عمل محض کھیل تماشے کے کام کا ہے اور یہ بالکل آسان ہے جس کی ترکیب یہ ہے ایک عمدہ خوبصورت کمرہ خالی کریں جس میں چاروں طرف قدِ آدم بڑے بڑے آئینے لگا دیں درمیان اس مکان کے ایک دو گز لمبا اسی قدر چوڑا حوض بنوائیں جو بہت گہرا نہ ہو قریباً چار فٹ عمیق ہو اس میں صاف و شفاف بارش یا چشمے کا پانی ڈالیں حوض کے منہ سے پانی قریباً ایک فٹ کم رہے تو حوض کے گرد اگرد بڑے بڑے خوبصورت پھولوں کے چند پودے یا گملے رکھیں جن کا عکس پانی میں پڑے اور تمام مکان کے اندر حوض میں اور اُن گملوں میں کستوری و بہت سی عطر خوشبو پانی میں گھول کر چھڑکیں تاکہ تمام مکان فردوس بریں بن جائے۔

اب چند دوستوں کو بلا کر اس حوض کے گرد اگرد کرسیاں بچھا کر بیٹھیں اور مشک کافور کی چکنی ٹکیاں بنا کر ایک ایک انچ لمبی اور اتنی ہی چوڑی مربع بنا کر ان پر ذیل کا کلام زعفران سے لکھیں جس کے لئے پاک و صاف دوات میں اسی قدر خوشبودار عرق میں زعفران حل کر کے نیزہ کو دھو کر قلم بنا دیں اور لکھیں اور لکھتے وقت تصور جمائیں کہ کالوٹ جن کے ساتھی مکا موکل حاضر ہو گئے۔

انجبات حنة عطية الرحمن باذن الله تعالی۔ ایک ایک کا فور کے ٹکڑے پر لکھ کر رکھ لیں اور ایک خورد سال بچہ کے ہاتھ میں دے دے کر دیا سلائی سے آگ لگا کر حوض میں ڈالتے جاویں مکان کے کواڑ بند کرا دیں اور صرف روشن دان کھلا رہے جس کی قدرت کا تماشہ دیکھیں ناظرین کو تنبیہ کر دیں کہ کوئی شخص بدون حوض کے اور طرف نگاہ نہ کرے۔

پہلی ٹکیہ پانی میں پھینکتے ہی جس وقت جلنے لگے گی اسی وقت وہ شخص نمودار ہو گا جن کے ہاتھ میں نفیس رومال سنہری جوگا وہ اس پانی کی تہ

پر فرش بچھا دیں گے۔ اب کافور کا ٹکڑا ایک جگہ پانی کے پیالے میں جتنا نظر آئے گا اسی پیالے میں دوسرا ٹکڑا جمع کر ڈالدیں۔ اتنے میں کئی شخص آب دیکھے جو تخت وغیرہ کرسیوں سے لدے ہوں گے۔ اس تمام فرش پر وہ شاہی فرنیچر بچھا دیں گے جتنے کہ ناظرین کو بجائے حوض آب کے ایک نہایت وسیع شاہی ہال نظر آنے لگے گا۔ پانچ چار تکیے جلنے تک بہت سی مخلوق وہاں پر وارد ہو جاوے گی۔ تمام وزراء امراء آ آ کر کرسیوں پر بیٹھتے جاویں گے۔ جب ساتویں تکیے کو آگ لگا دیں گے تو بادشاہ کی سواری آئے گی۔ ہاتھی گھوڑے نہایت تزک و احتشام کے ساتھ بادشاہ رونق افروز ہوگا ہر شخص بھول جائیگا کہ ہم تماشہ دیکھ رہے ہیں یا سچ مچ کے شاہی ایوان میں بیٹھے ہیں کافور جلنے والے عامل کو ہوشیار رہنا چاہیئے کہ وہ ایک ایک ٹکڑہ برابر اس چند سالہ حلق سے آگ لگا کر حوض میں ڈلواتا ہے لفظوں میں بیان ہوتا زیادہ وقت لیتا ہے۔ مگر یہ تماشہ کہ دربار ہی تماشا کامل ہو جائے گی وہ تمام انسان چھوٹے چھوٹے قد کے گورے رنگ کے ہونگے ان کے سر پر سنہری بال ہوں گے اب کئی قسم کے کھانے تقسیم ہونگے روشنی کا یہ عالم ہو جائے گا۔ گویا ہر طرف بجلی کے بمب جل رہے ہیں۔ ہر ایک شخص تماشائی کے پاس بھی جس جس قسم کا کھانا ان میں تقسیم ہوگا برابر جنس رسدی آیا کرے گا بلکہ جو شخص چاہے کھائے تو اسوقت برابر اصلی خوراک کا لطف ملے گا

بعد ازاں رقص و سرود شروع ہوگا غرضیکہ کم از کم ایک گھنٹہ اور زیادہ سے زیادہ تین گھنٹہ تک یہ حسن مشق عامل کے عمل کے یہ کھیل دکھائی دیگا۔ اس میں نہ تو کسی شخص کا نقصان ہوتا ہے نہ کسی کو کچھ نقصان ملتا ہے البتہ جس نے کچھ کھالیا سو کھالیا اور کھانا کوئی مسک مزاج چھپا کر گرہ میں باندھ لے تو صبح کو نہایت مکروہ گندگی سی برآمد ہوگی۔

## دیگر ہمزاد عمل

یہ عمل خاص دقات کے لیے ہے جس کو کوئی امر دیانت طلب ہے

یا کسی مریض کا علاج درپیش ہے یا ایسی کوئی تکلیف وارد ہوئی ہے۔ تو اس موکل کے ذریعہ کام لینا چاہیئے۔

اس عمل کو نیرے چالیس دن کی طاقت سے قابل شخص بنایا جاتا ہے۔ وہ یوں کہ ہر روز کسی دریا تالاب میں علی الصبح گلے گلے تک پانی میں کھڑے ہو کر یہ الفاظ ایک سو پچیس بار روزانہ پڑھیں بعد ازاں ہر روز بطور وظیفہ کے پندرہ بار پڑھنا چاہیئے۔

جب عمل کرنا ہو تو دس بارہ سال کا ایک خوبصورت لڑکا بلا دیں اور اس کے بائیں ہاتھ پر نقطہ علی لکھیں اور اسکو انڈے سے سیاہ کر کے قدرے عطر سے چکدار بنا دیں اب اس طفل کی آنکھوں پر یہی کلام بجنبش دفعہ پڑھکر پھونکیں اور اس کو وہ سیاہی علی کی ہی والی دیکھنے کا اشارہ کریں وہ لڑکا فوراً اس موکل کو حاضر پائے گا کلام یہ ہے۔

لاحول لحاس نو محو منفق تیبز حو ۱۔

اگر لڑکا دیکھنے والا پاک صاف ہوگا تو چند ہی منٹ دیکھنے پر موکل سبز پوش تشریف آئے گا اور وہ ناظر جو جو حکم دے گا اسکی فوراً تعمیل کرے گا بڑی بڑی امراض آناً فاناً دور ہو جائیں گی۔

اگر ناظر کا جسم ناپاک ہے یا اسکے خیالات منتشر ہیں تو سیاہ یا سرخ لباس میں کوئی بے ڈول سی شکل کا آدمی دیکھتا ہے جو بجائے فائدہ کے نقصان رساں ہوتا ہے۔

## دوسرا عمل حاضرات

پیران غلام کی ذات سے منسوب کیا جاتا ہے کہ وہ اس عمل کے شاغل تھے یہ عمل خورد سال لڑکے سے عمل کرایا جائے تو اسکا موکل تمام عمر اس عامل کا غلام رہتا ہے ہر وقت اسکا جو کچھ حکم ہوگا فوراً تعمیل کرے گا۔

کلام یہ ہے۔ ذو تمحق وکذالک نری ابراھیم ملکوت السموات والارض

وَيَكُونَ مِنَ الْمُوقِنِينَ فَكَشَفْنَا عَنكَ غِطَاءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيدٌ ۝

یہ نقش پہلے دن جب چاند طلوع ہو تو شام کے وقت ایک کاغذ پر لکھ کر اس لڑکے کی پیشانی سے باندھیں۔ دوسرا کاغذ لکھیں اور فتیلہ بنا کر چراغ میں گھی داخل کر کے وہی بچہ اپنے ہاتھ سے جلا دے جتنی دیر چراغ جلتا رہے وہ لڑکا اُسی کو دیکھتا رہے اور اُستاد کو لازم ہے کہ اس بچے کو بتا دے کہ اس نقش کا موکل عطروین نام کا ہے وہ اکیس دن ایسا عمل کرنے پر تم سے ہمکلام ہوگا اور تین چار دن کے عمل میں کسی کسی وقت اسکی صورت نظر تو آئے گی مگر کبھی ظاہر اور کبھی پوشیدہ ہوتا رہے گا۔

وجہ یہ ہے کہ جب وہ فتیلہ لڑکے کے ہاتھ سے چراغ میں رکھا جائے تو کوئی شخص اس مکان میں نہ رہے فقط اکیلا وہ لڑکا رہ جاوے۔ لیکن لڑکا دل کا نہایت مضبوط و دلیر ہونا چاہیئے اسکو ہرگز یہ علم ہی نہ کیا جائے کہ یہ شغل جو تم سے کرایا جاتا ہے کوئی روحانی نرالی تعلیم ہے اور عوام الناس اس کو نہیں جانتے بلکہ اسکو یقین دلا دے کہ تمام بچوں کے والدین یہ عمل سکھلاتے ہیں مگر اس کا ایک دوسرے پر ظاہر کرنا سخت ممنوع ہے چنانچہ تم بھی کسی لڑکے سے ہرگز اس بات کا ذکر مطلق نہ کرنا۔

جب تین ہفتہ میں وہ موکل اس کا خادم ہو جاوے تو آئندہ جس وقت ضرورت ہو وہ فتیلہ روشن کریں اور موکل کے حاضر ہونے پر حسب دلخواہ کام لیں۔

# یخنی ودیا
یا
# عمل موہنی

آگاہ ہیں نیرنگ صفات دو عالم
تقدیر کی خوبی سے ہے جاگیر ہماری
فسوں ہے تو تقریر تو جادو ہے تکلم
اعجاز سے کچھ کم نہیں تحریر ہماری

پرکرتی کے ست، رج اور تم تینوں گن ہر جگہ ہر وقت کام کر رہے ہیں ان ہی کی تفریق و شمولیت سے دنیا کی چیزیں مختلف صفت اشکال رکھتی ہیں جوں جوں ان گنوں میں بتدریج ایک کا دوسرے سے گھٹنا بڑھنا ہوتا ہے توں توں اشیاء عالم کی تصاویر میں تفاوت نظر آتی ہے انسان و حیوان طیور و بہائم نباتات و جمادات ہر شے میں آپ کو پرکرتی کا یہی قانون حاوی و مبسوط دکھائی دیگا۔

دنیا کی چیزیں قدرتی ہوں یا مصنوعی پرانی ہو یا نئی ہر ایک کا دوسرے سے بین بین فرق نظر آئے گا۔

ایک ہی مصور کے ہاتھ کی ایک ہی چیز کی تصویریں ہرگز یکساں نہ ہونگی۔
ایک ہی ظروف گر کے ایک ہی سانچے کے برتن کچھ نہ کچھ ضرور فرق لیکر ہونگے۔
ایک ہی پتھر جس کی پریس میں ان کے ہاتھ کے چھپے ہوئے کاغذ ایک ہی پیوند کے ایک ہزار ہوں یا دس بیس ہزار۔ ایک کاغذ کا دوسرے کاغذ سے کسی نہ کسی ذرا سی بات میں ضرور فرق ہوگا۔

ایک ہی حیوان کی اولاد ایک ہی ماں باپ کی اولاد بلکہ ایک ہی مرغی کے انڈوں کے چوزے ہرگز آپس میں ایک شکل کے نہیں ہوں گے اور جبکہ ان تمام اشیاء عالم کے تشکل و صورت میں حتیٰ کہ ویسے ہی زمانہ بھر میں کسی دو اجناس کے افعال و خواص بھی مطابقت نہیں پاتے۔

جس طرح انسان کی صورت میں فرق ہے ویسے ہی ایک دوسرے شخص کے خیالات میں یکجہتی نہیں ہے۔

گویہ بات ہے کہ ایک مذہب یا چند افراد کے بعض خیالات ایک ہی ڈھانچے کے ہوں مثلاً خدا پرست یا منکر از خدا انسان ہزاروں لاکھوں کی تعداد میں ہم ضمیر پائے جاتے ہیں مگر ان میں بھی ہر ایک کا عقیدہ اپنے اپنے خیال کے مطابق دوسرے شخص سے جدا الوان کا ہوتا ہے۔

بلکہ ہم یہاں تک ثابت کر سکتے ہیں کہ ایک ہی انسان کا مذہب یعنی ایمان یا عقیدہ تمام عمر یا سال دو سال بلکہ ایک دن بھی ایک سا نہیں رہے گا صبح کو

ایک بشر کے ولیس دنیا کی بے ثباتی کا خیال آتا ہے تو دوپہر کو اسی شخص کی نیت میں تمام دنیا پر قبضہ پانے کی دھن سوار ہو جاتی ہے اور وہی شخص شام کو ہر دو پر لعنت بھیجتا اور ولی کامل بن بیٹھتا ہے۔

بعض اوقات ایک سادہ لوح انسان جس نے کسی علم کا ایک حرف بھی نہیں پڑھا کسی گہرے سائنس کے عقدے کو آناً فاناً حل کر لیتا ہے اور اکثر وقعہ بڑے بڑے علماء ذرا سی بات میں بھول بھلیوں میں پڑ جاتے ہیں۔

ایک دفعہ کسی بادشاہ کا بیٹا بیمار ہو گیا وہ تین نجومی بلوائے گئے اور انہوں نے کہا کہ اگر تم فلاں ستارے کے عقیدے کے مطابق اپنے بیٹے کو چاندی سونا تانبا آہن وغیرہ چند دھاتوں اور چاول گیہوں وغیرہ تین چند اناجوں سے وزن کرو اور وہ وزن شدہ چیزیں اس ستارے کے نام کے صدقے غرباء کو بانٹ دو تو تمہارا فرزند ابھی تندرست ہو جائے گا۔

بادشاہ نے کہا میں ابھی یہ سب چیزیں بیٹے کے ساتھ ایک ترازو پر تصدق کر دیتا ہوں اور جب لڑکا بالکل مرض سے صحت یاب ہو جائیگا تو بعد از اں اپنے بڑے ہاتھی کے وزن کی دولت غریبوں کو تقسیم کروں گا۔

الغرض دانشمند پوری کی گئی اور شہزادہ صحیح سلامت ہو گیا اب بادشاہ نے ہاتھی منگایا اور تمام وزراء امراء کے روبرو اپنا مدعا ظاہر کیا کہ اسی فیل کے وزن کے برابر زر و مال خیرات کرنا ہے بتاؤ کس طرح ہاتھی کا بوجھ دریافت کیا جائے تمام مصاحبین سوچنے لگے مگر کسی سے اس عقدہ کے حل کی ترکیب واضح نہ ہوئی کئی دن اسی مسئلہ کے سلجھانے میں لگ گئے آخر بادشاہ نے اعلان کر دیا کہ جو کوئی شخص ہمارے ہاتھی کا وزن کر دے گا اسکو اسقدر انعام دیا جائیگا۔

یہ اشتہار سنکر ایک کسان حاضر ہوا اور اس نے بادشاہ سے کہا کہ میں ابھی تمہارے ہاتھی کا وزن کر دیتا ہوں تم میرے ہمراہ فیل کو دریا کے کنارے تک روانہ کر دو۔

چنانچہ اس نے ایک بڑی مضبوط کشتی ناؤ کو دریا کے کنارے بہت

گہرے پانی میں لاکر کھڑا کیا اور ہاتھی کو اسمیں سوار کیا۔ ہاتھی کے بوجھ سے جہاں تک ناؤ پانی میں ڈوبی وہاں پر اس نے نشان کر دیے اور ہاتھی کو باہر نکال کر مال و اجناس ڈالا گیا جب اُس نشان تک کشتی پانی میں بیٹھ گئی تو بتلا دیا کہ یہ دولت فیل کے ہموزن ہے۔

اسوقت ہر شخص کی سمجھ میں یہ بات آ گئی کہ ہاں یہ ترکیب بالکل... درست ہے۔

ہمارا مدعا اس طویل تقریر سے یہ ہے کہ بعض باتیں جن کا علم ایک شخص کے وہم و خیال سے بالاتر ہے دوسرے کے لیئے وہ معمولی سمجھ کی باتیں ہوتی ہیں۔

کسی شخص کو ایک شے نہایت انوکھے خیال کی نتیجہ ہے مگر دوسرے کے ذہن میں وہ بالکل سادہ چیز ہے

ایک عمل ایک آدمی کے قیاس میں سچا اور قابل یقین ہے دوسرے کے علم میں محض وہی گپ اور محض وہب کی شعبدہ سے زیادہ موقر نہیں ہوتے کہ سابق الذکر اسکو عین نیچر کے قوانین کے مطابق سمجھتا ہے مابعد الذکر بالکل اصول قدرت اور عقل سلیم کے منافی قیاس کرتا ہے۔

ہماری کتاب یوگیشور ایک روحانی معلم ثابت ہوئی ہے اور جسقدر روحانی باتیں جہاں تک جستجو سے ہم پہنچائی ہیں بیان کر دی ہیں بعض شئیات کی نسبت اگر ناظرین کوئی امر اصلیت سے خالی پائیں کسی علم کے متعلق آپکے دل میں شکوک پیدا ہوں تو خود مزید تفتیش کریں ہم نے جیسا بیان کیا ہے کہ دنیا کا کوئی علم ایک انسان کے قبضے میں کلی نہیں سما سکتا اس لیئے ہمارا خیال ہے غالباً یہ باتیں جن کو آپ اور ہم نہیں جانتے جو شخص ظاہر کرتا ہے اسکو ان کا صحیح تجربہ ہوا ہو۔

یعنی دو دیا یعنی عمل تسخیر موہنی کے متعلق ہم نے ایک بار کیرلیے سپیرا فقیر سے یہ تمام منتر جو ذیل طریقہ معلوم کیا ہے وہ فقیر جوگی کبیر پال کا معتقد تھا اور بہت باتونی نہ تھا ہمارا خیال ہے غالباً یہ سارا عمل صحیح ہوگا لیکن

اس عجیب و غریب مطلوب شے یعنے موہنی دیکھی کی اصلیت میں ہمارا ایمان بہت کم یقین کرتا ہے لہٰذا راست و دروغ بگردن راوی لکھکر ہم مضمون شروع کر دیتا ہے۔

جوگی مذکور کا بیان ہے کہ سانپوں کی ایک "رکت مبنی" قسم نہایت مشہور ہے ان کا سر سیاہ اور جلد گلابی سرخ رنگ کی ہوتی ہے اور تمام جسم پر رنگ برنگ کے گل بوٹے ہوتے ہیں اس قسم کی ایک مادہ سانپ کو گرفتار کر لیتے ہیں۔ ذیل کا منتر ایک ہزار ایک مرتبہ ہر روز اس کے جسم پر دم کرتے ہیں اس مادہ سانپ کو اول تین برس گرگٹ کا گوشت کھاتے ہیں۔

اور ہفتہ میں ایک ہی دفعہ پانی دیتے ہیں بعد ازاں تین سال مور کا گوشت کھلاتے ہیں وہ مادہ سانپ مور یعنی طاؤس کے گوشت سے سخت نفرت کرتی اور بھاگتی ہے مگر چار و ناچار بھوک میں جسکو وہی کھانا پڑتا ہے بعد ازاں تین سال تک طاؤس کو مختلط دودھ دیتے ہیں اور کبھی کبھی کسی تیری کی حالت میں مور یا گرگٹ کا گوشت کھلاتے ہیں اور تین تین ماہ کے بعد پانی دکھلاتے ہیں اسکے بعد کامل بارہ سال صرف آٹھ پہر میں وہ دودھ ایک دفعہ پلاتے ہیں اور کوئی چیز کھانے کی دکھلاتے بھی نہیں ہیں روزانہ دو وقت غسل کراتے ہیں اور یہ کلام و منتر برابر ہم سال روزانہ ایک ہزار ایک مرتبہ پڑھکر اس پر پھونکتے ہیں ساتھ ساتھ تصور جماتے ہیں کہ یہ انسان کی صورت میں تبدیل ہو جائے گی۔

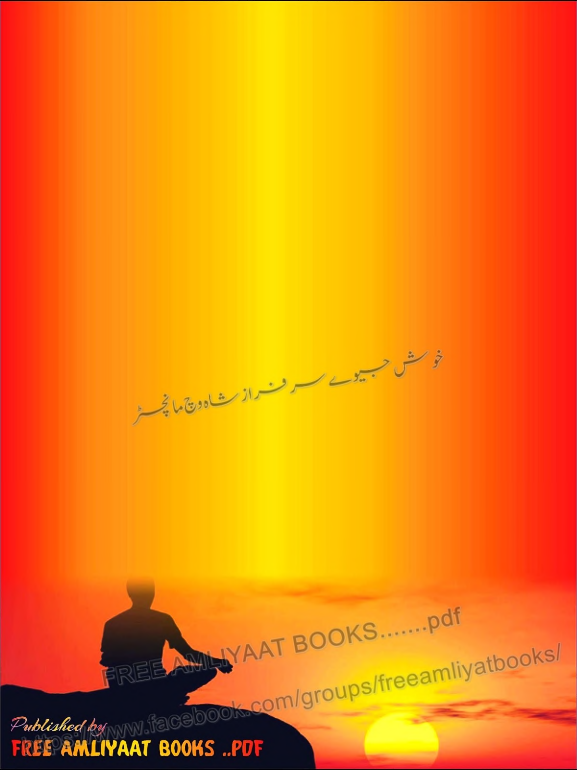
الغرض اس میعاد کے پورے تصور اور عمل سے وہ مادہ سانپ نہایت شکیل عورت بنجاتی ہے اور اس مرد کے ساتھ ہمیشہ کا اس کا تعلق مضبوط ہو جاتا ہے۔ تمام دنیا کے علوم و فنون اسکی وساطت سے وہ مرد حل کر لیتا ہے جو چیز چاہے فوراً ہر جگہ پیدا کر سکتا ہے۔

خورشید ہر ایک بات میں کہ میاں حاصل کرنا اس کے لیئے بالکل معمولی بات ہو جاتی ہے اور وہ عورت و مرد بے تعداد زمانے تک زندہ و محفوظ رہتے ہیں کوئی بیماری ان کے نزدیک تک پہنچتی نہیں ہے اور جب وہ پورے ایک ہزار سال کی عمر پاتے ہیں تو ہر ایک جانور وحش و طیور انسان و حیوان

کی صورت کے بنجانے ہیں۔

وہ فقیر قسم کھا کر کہتا تھا کہ یہ تمام عمل بالکل صحیح ہے۔ اور یہ منتر سچا ہے مگر وہ شخص اس عمل میں کامیاب ہوتا ہے جسکو اس منتر کو ادا کرنے کے صحیح تلفظ معلوم ہوں یعنی وہ اسی املا اسی لب ولہجہ سے ان حروف کو ادا کرے تو ضرور ہی اپنے ارادے میں سرفراز ہوتا ہے اور نیز ان حروف کے معانی کو سمجھنا بھی اس کے لیے لازمی ہے۔

منتر یہ ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ارپا حوا مو تلا ہندی تحت الدعا


خوش جیوے سرفراز شاہ وچ مانچسٹر